تنظیم المدارس (اہلِ سنّت)، پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طالبات

نورانی گائیڈ

حل شدہ پرچہ جات

عالمیہ 2

سوالیہ پرچہ کے ساتھ



مفتی محمد احمد نورانی دامت برکاتہم عالیہ

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

الشهادة العالية "السنة الأولىٰ" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۴۲ھ/2021ء

الورقة الاولیٰ: التفسير وعلوم القرآن

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات کا حل مطلوب ہے؟

حصہ اوّل......تفسیر

سوال نمبر 1:- کوئی سے سات (7) اجزاء کا حل مطلوب ہے؟ ۷۰=۷×۱۰

(۱)(الزانية والزاني) اى غير المحصنين لرجمها بالسنة وال فيما ذكر موصولة وهو مبتداء ولشبهه بالشرط دخلت الفاء فى خبره وهو (فاجلدوا كل واحد منهما مائة جلدة) ترجمہ کریں؟

(۲) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگانے والوں میں کون سے مسلمان شامل ہو گئے تھے؟

(۳) ولا ياتل اولو الفضل منكم کا شان نزول واضح کریں؟

(۴)(وانكحوا الايمٰى منكم) جمع ايم وهى من ليس لها زوج بكرا كانت او ثيباً ومن ليس له زوج وهذا فى الاحرار والحرائر ۔ ترجمہ کریں؟

(۵)(لاتلهيهم تجارة) اى شراء (ولا بيع عن ذكر الله واقام الصلوة) حذف هاء اقامة تخفيف ۔ ترجمہ کریں؟

(۶) آية الاستئذان قيل منسوخة وقيل لا ولكن تهاون الناس فى ترك الاستئذان ۔ عبارت کی وضاحت کریں؟

(۷)(لاتجعلوا دعاء الرسول بينكم كدعاء بعضكم بعضا) بان تقولوا يا محمد بل قولوا يا نبى الله يا رسول الله فى لين وتواضع وخفض صوت ۔ ترجمہ کریں اور مسئلہ واضح کریں؟

(۸) (اوتكون له جنة ياكل منها) اى من ثمارها فيكتفى بهاوفى قراءة ناكل بالنون اى نحن فيكون له مزية علينا بها .

ترجمہ کریں نیز وفی قراءة کی وضاحت کریں؟

(۹) سورۂ فرقان مدنی ہے یا مکی؟ نیز قرآن کو فرقان کیوں کہا گیا؟

حصہ دوم......علم القرآن

سوال نمبر 2:-صرف تین اجزاء حل کریں؟ ۳۰=۳×۱۰

(۱) اسلام کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں نیز قرآن میں یہ کن کن معانی کے لیے آیا ہے؟

(۲) کفر کا معنی بیان کریں نیز قرآن میں اس کا استعمال بیان کریں؟

(۳) شرک کا معنی کیا ہے؟ نیز شرک کی حقیقت بیان کریں؟

(۴) شرک کی کتنی اقسام بیان کی گئی ہیں؟ مختصراً لکھیں؟

(۶) کیا مشرکین عرب اس لیے مشرک تھے کہ وہ مخلوق کو فریادرس، مشکل کشا، شفیع اور حاجت روا مانتے تھے؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2021ء

پہلا پرچہ: تفسیر وعلوم القرآن

حصہ اوّل......تفسیر القرآن

سوال نمبر 1:-درج ذیل اجزاء کا حل مطلوب ہے؟

(۱) (الزانية والزانى) اى غير المحصنين لرجمها بالسنة وال فيما ذكر موصولة وهو مبتداء ولشبهه بالشرط دخلت الفاء فى خبره وهو (فاجلدوا كل واحد منهما مائة جلدة) ترجمہ کریں؟

(۲) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگائے جانے میں کون سے مسلمان شامل ہوگئے تھے؟

(۳) ولا ياتل اولو الفضل منكم کا شان نزول واضح کریں؟

(۴) (وانكحوا الايامٰى منكم) جمع ايم وهى من ليس لها زوج بكرا كانت او ثيباً

ومن ليس له زوج وهذا في الاحرار والحرائر . ترجمہ کریں؟

(۵)(لاتلهيهم تجارة) اى شراء (ولا بيع عن ذكر الله واقام الصلوة) حذف هاء اقامة تخفيف . ترجمہ کریں؟

(۶)آية الاستئذان قيل منسوخة وقيل لا ولكن تهاون الناس في ترك الاستئذان . عبارت کی وضاحت کریں؟

(۷)(لاتجعلوا دعاء الرسول بينكم كدعاء بعضكم بعضا) بان تقولوا يا محمد بل قولوا يا نبى الله يا رسول الله في لين وتواضع وخفض صوت .
ترجمہ کریں اور مسئلہ واضح کریں؟

(۸)(اوتكون له جنة ياكل منها) اى من ثمارها فيكتفي بهاوفي قراء ة ناكل بالنون اى نحن فيكون له مزية علينا بها .
ترجمہ کریں نیز وفی قراء ة کی وضاحت کریں؟

(۹)سورۃ فرقان مدنی ہے یا مکی؟ نیز قرآن کو فرقان کیوں کہا گیا؟

جواب: ترجمہ اجزاء:

(۱) زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد یعنی وہ لوگ جو محصن نہ ہوں، کیونکہ ان دونوں کو سنگسار کرنے کا حکم حدیث سے ثابت ہے، اس لفظ میں موجود الف لام جز بیان کیا گیا ہے، وہ موصولہ ہے اور یہ مبتداء ہے اور یہ شرط کے ساتھ بھی مشابہت رکھتا ہے، کیونکہ اس کی خبر پر فاء داخل ہوئی ہے اور وہ فاء یہ ہے: تو تم ان میں سے ہر ایک کو کوڑے لگاؤ یعنی سو ضربیں۔

(۲)(i) حضرت حسان بن ثابت، (ii) عبداللہ بن ابی سلول، (iii) حضرت مسطح، (iv) حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہم اس مذموم عمل میں شامل تھے۔

(۳)"وَلَا يَاْتَلِ اُولُو الْفَضْلِ مِنكُمْ" کا شان نزول:

یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی، ان کے خالہ زاد بھائی مسطح نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے میں حصہ لیا تھا، اور جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت نازل ہوگئی اور مسطح کا جھوٹ نمایاں ہوگیا، تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بہت رنج ہوا، کیونکہ مسطح یتیم تھے، ان کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پرورش کی تھی، سوانہوں نے کہا: میں اب مسطح پر بالکل خرچ نہیں کروں گا، مسطح نے معافی مانگی اور معذرت کی، اس موقع پر حضرت ابوبکر صدیق سخت غصہ میں تھے، وہ دوبارہ مسطح کے اخراجات بحال کرنے پر آمادہ نہ ہوئے، تب یہ آیت نازل ہوئی، پھر حضرت صدیق اکبر

رضی اللہ عنہ نے رجوع کرلیا اور فرمایا: کیوں نہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت کردے اور اب میں مسطح پر پہلے سے زیادہ خرچ کروں گا۔

(۴) اور تم اپنے میں سے ایامی کا نکاح کروادو، یہ لفظ اَیِّمٌ کی جمع ہے، اس سے مراد وہ عورت ہے، جس کا شوہر نہ ہو، خواہ وہ کنواری ہو یا بیوہ ہو، یا طلاق یافتہ۔

(۵) جنہیں غافل نہیں کرتی تجارت یعنی خرید و فروخت، اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے سے، یہاں پر تخفیف پیدا کرنے کے لیے حاء کو حذف کردیا گیا ہے۔

(۶) عبارت کی وضاحت:

آیت استئذان یعنی گھر میں داخل ہونے کے لیے اجازت حاصل کرنے کے حوالے سے مفسرین کے دو قول ہیں: (i) یہ منسوخ ہے، (ii) یہ آیت غیر منسوخ ہے۔ اس آیت کا غیر منسوخ ہونا راجح ہے مگر لوگ اس پر عمل کرنے کے حوالے سے غفلت سے کام لیتے ہیں۔

(۷) اور تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے درمیان اس طرح نہ بلاؤ جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو یعنی تم یہ نہ کہو: اے محمد! بلکہ یوں کہو: اے اللہ تعالیٰ کے نبی! اے اللہ تعالیٰ کے رسول نرمی سے اور پست آواز میں۔

مسئلہ کی وضاحت:

اس آیت میں بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و احترام کو پیش نظر رکھنے کا درس دیا گیا ہے، اس بات کی تلقین کی گئی ہے کہ آپ کے حضور عام لوگوں کی طرح چلا چلا کر گفتگو نہ کی جائے بلکہ معروضات نہایت ادب اور پست آواز سے پیش کی جائیں۔

(۸) یا اس کا کوئی باغ ہوتا، جس کے پھلوں سے وہ کھایا کرتا، پس وہ اس کے لیے کافی ہوتا۔ یہاں پر ایک قراءت میں ناکل یعنی نون کے ساتھ بھی آیا ہے، جس وجہ سے ہم انہیں اپنے اوپر فوقیت دیتے۔

"وفي قراءة" کی وضاحت:

اس آیت میں ایک قراءت کے مطابق لفظ "یاکل" کی بجائے "ناکل" یعنی نون کے ساتھ ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ کفار کہا کرتے تھے: اگر آپ واقعی نبی ہیں، تو پھر آپ کے لیے جنت کا باغ ہونا چاہیے، جس کا پھل آپ کھایا کریں یا ہمیں بھی اس سے لطف اندوز ہونے کا موقع فراہم کریں۔ اس طرح ہم بھی آپ کی نبوت کے قائل ہوجاتے۔

(۹) سورہ فرقان کی نزولی حیثیت اور قرآن کو فرقان کہنے کی وجہ:

سورہ فرقان ہجرت سے قبل نازل ہوئی ہے، لہٰذا تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ مکی ہے یعنی مکہ میں اس کا نزول

ہوا۔

قرآن کریم کو فرقان کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ حق و باطل اور اسلام و کفر کے درمیان فرق کرنے والی کتاب ہے، کیونکہ "لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ" کا اعلان اسی کتاب نے کیا ہے۔

حصہ دوم......علم القرآن

سوال نمبر 2:- اجزاء حل کریں؟

(۱) اسلام کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں نیز قرآن میں یہ کن کن معانی کے لیے آیا ہے؟

(۲) کفر کا معنی بیان کریں نیز قرآن میں اس کا استعمال بیان کریں؟

(۳) شرک کا معنی کیا ہے؟ نیز شرک کی حقیقت بیان کریں؟

(۵) شرک کی کتنی اقسام بیان کی گئی ہیں؟ مختصراً لکھیں؟

(۶) کیا مشرکین عرب اس لیے مشرک تھے کہ وہ مخلوق کو فریاد رس، مشکل کشا، شفیع اور حاجت روا مانتے تھے؟

جواب: حل اجزاء:

(۱) اسلام کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ:

لفظ "اسلام" سلم سے بنا ہے، جس کا معنیٰ ہے: صلح، جنگ کا متقابل۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: "اگر وہ صلح کی طرف مائل ہو جائیں، تو تم بھی اس کی طرف جھک جاؤ"۔

اس طرح اسلام بمعنیٰ صلح ہوئے۔

تاہم اسلام کا اصطلاحی معنیٰ ہے: اطاعت و فرمانبرداری۔ یہ لفظ قرآن کریم میں اسی معنیٰ میں استعمال ہوا ہے، مگر کبھی یہ لفظ ایمان کے معنیٰ میں آتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ دین، اسلام ہے"۔

(۲) "کفر" کا معنیٰ اور قرآن میں اس کا استعمال:

لفظ کفر کا معنیٰ ہے: مٹانا، چھپانا۔ جرم کی شرعی سزا کو اس لیے کفارہ کہا جاتا ہے، وہ اپنی تیز خوشبو سے دوسری خوشبوؤں پر غلبہ حاصل کر لیتی ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: "تم میرا شکر ادا کرو، ناشکری مت کرو"۔

(۳) "شرک" کا معنیٰ اور اس کی حقیقت:

لفظ "شرک" کا معنیٰ ہے: ساجھا، یا حصہ۔ اس طرح شریک کا مطلب ہوا: حصہ دار، یا ساجھی۔ چنانچہ

ارشاد ربانی ہے:

"کیا ان بتوں کا ان آسمانوں اور زمین میں حصہ ہے"۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

مومن غلام، مشرک سے اچھا ہے۔

شرک کی حقیقت:

لفظ "شرک" کا معنیٰ ہے: اللہ تعالیٰ کے برابر، مساوی۔ جب تک کسی کو اللہ تعالیٰ کے برابر نہ مانا جائے تب تک شرک نہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ کفار قیامت کے دن اپنے بتوں سے یوں کہیں گے: چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

"خدا کی قسم! ہم کھلی گمراہی میں تھے کہ تم کو رب العالمین کے برابر ٹھہراتے تھے"۔

(۲) اقسام شرک:

شرک کی پانچ اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) کسی کو اللہ کی اولاد ماننا: جس طرح یہودی حضرت عزیر علیہ السلام کو اور عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا بیٹا قرار دیتے تھے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: "یہ لوگ بولے کہ اللہ نے اپنے بچے اختیار کیے ہیں، پاکی ہے اس کے لیے بلکہ یہ اللہ کے عزت والے ہیں"۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی طرح کسی کو خالق ماننا: جس طرح کفار عرب کا اعتقاد تھا کہ خیر کا خالق اللہ ہے اور شر کا خالق دوسرا رب ہے۔ بعض کفار کہا کرتے تھے کہ ہم اپنے اعمال کے خود خالق ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید میں فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے تمہیں اور تمہارے تمام اعمال کو پیدا کیا ہے"۔

(۳) خود زمانہ کو مؤثر ماننا: بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا انکار کرتے ہوئے زمانہ کو مؤثر مانتے تھے۔ چنانچہ ایسے لوگوں کی تردید میں ارشاد ربانی ہے:

"بے شک آسمان وزمین کی پیدائش اور دن رات کے گھٹنے بڑھنے میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لیے"۔

(۴) اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے مگر وہ اب تھک گیا ہے: یہ بعض کفار کا اعتقاد ہے کہ تمام اشیاء کا خالق اللہ تعالیٰ ہے مگر وہ اشیاء کو پیدا کر کے تھکاوٹ کا شکار ہو چکا ہے۔ چنانچہ ان کی تردید میں ارشاد خداوندی ہے:

"اور بے شک ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا اور ہم کو تھکن نہ

آئی"۔

(۵) تمام کائنات کا خالق تو اللہ تعالیٰ ہے، مگر اتنے بڑے نظام کو وہ چلا نہ سکا، اس نے اس کائنات کو چلانے کے لیے اپنے نائبین کا انتخاب کیا ہے: یہ بھی بعض کفار کا عقیدہ تھا۔ چنانچہ ان کی تردید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"ان مشرکین میں سے بہت سے وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے، مگر وہ شرک کرتے ہیں"۔

(۵) مشرکین عرب کے مشرک ہونے کی وجہ:

دریافت طلب یہ بات ہے کہ کیا مشرکین عرب اس لیے مشرک تھے کہ وہ مخلوق کو فریاد رس، مشکل کشاء، شفیع، حاجت روا، دور سے سننے والے اور عالم الغیب مانتے تھے؟

یہ محض غلط اور قرآن پر افتراء ہے، کیونکہ جب تک بندے کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ برابر نہ مانا جائے شرک نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنے تراشے ہوئے بتوں کو اللہ تعالیٰ کے مقابل ان صفات سے موصوف کرتے تھے، جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ مومن اللہ تعالیٰ کے اذن سے ان کو محض اللہ تعالیٰ کا بندہ جان کر مانتا ہے، لہٰذا وہ مومن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ان بندوں کے لیے یہ صفات قرآن کریم سے ثابت ہیں، چنانچہ چند دلائل درج ذیل:

(i) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: "میں باذن الٰہی مردوں کو زندہ، کوڑھیوں کو درست کر سکتا ہوں۔ میں باذن الٰہی ہی مٹی کی شکل میں پھونک مار کر پرندہ بنا سکتا ہوں، جو کچھ تم گھر میں کھاؤ یا جمع کرو میں بتا سکتا ہوں"۔

(ii) حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: "میری قمیص میرے والد کی آنکھوں پر لگا دو، انہیں آرام ہو گا"۔

(iii) حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت مریم علیہا السلام سے کہا: میں تمہیں بیٹا دوں گا۔

(iv) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا دم میں لاٹھی اور دم میں زندہ سانپ بن جاتا تھا۔

(v) حضرت یعقوب علیہ السلام نے کنعان بیٹھے ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام کو سات قفلوں سے بند کوٹھڑی میں برے ارادہ سے بچایا۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

الشهادة العالية "السنة الأولى" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۴۲ھ/2021ء

الورقة الثانية: الحديث واصوله

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: حصہ اول سے کوئی دو سوال حل کریں جبکہ حصہ دوم کا سوال لازمی ہے۔

حصہ اول: حدیث

سوال نمبر 1:- قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ مَنْ رَّضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا

(الف) اعراب لگائیں، ترجمہ کریں اور حدیث کی روشنی میں مسلمان اور مہاجر کی تعریف کریں؟ (۱۵)

(ب) مشکوٰۃ المصابیح کی حدیث کے مطابق وہ تین کون لوگ ہیں جو حلاوتِ ایمان پاتے ہیں؟ (۱۰)

(ج) حدیث کی رو سے لکھیں کہ بندوں پر اللہ کے کیا حق ہیں اور اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ (۱۰)

سوال نمبر 2:- اوصانى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعشر كلمات.

(الف) خط کشیدہ صیغہ بتائیں نیز وہ دس کلمات کون سے ہیں؟ تحریر کریں؟ (۱۵)

(ب) حدیث میں مذکورہ "السبع الموبقات" کون کون سے ہیں؟ (۱۰)

(ج) وسوسہ کیا ہے؟ کون پیدا کرتا ہے؟ سب سے برا وسوسہ کیا ہے؟ وسوسہ آئے تو بندہ کیا پڑھے؟ اور کیا کہے؟ (۱۰)

سوال نمبر 3:- عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاتقتل نفس ظلما الاكان على ابن آدم الاول كفل من دمها لانه اول من سن القتل.

(الف) ترجمہ کریں اور بتائیں کہ ابنِ آدم اول کون ہے؟ اور یہاں كفل من دمها سے کیا مراد ہے؟ (۱۵)

(ب) حدیث میں ذکر کردہ وہ افراد کون سے ہیں جنہیں منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈالا جائے گا؟(۱۰)

(ج) نااہل کو علم سکھانے کی مثال حدیث سے دیں؟(۱۰)

حصہ دوم: اصول حدیث

سوال نمبر 4:-کوئی سے تین اجزاء حل کریں؟

(۱) حدیث قولی، حدیث فعلی اور حدیث تقریری کی تعریفات لکھیں؟(۱۰)

(۲) متصل، منقطع اور معلق کی تعریفات لکھیں؟(۱۰)

(۳) حدیث معنعن اور حدیث معلق کی تعریفات کی وضاحت کریں؟(۱۰)

(۴) وجوہ طعن فی الضبط کون کون سے ہیں؟(۱۰)

(۵) صحاح ستہ کون سی کتب ہیں؟(۱۰)

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2021ء

دوسرا پرچہ: حدیث و اصول حدیث

حصہ اول: حدیث

سوال نمبر 1:-قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعَمَ الْاِیْمَانَ مَنْ رَّضِیَ بِاللہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا ۔

(الف) اعراب لگائیں، ترجمہ کریں اور حدیث کی روشنی میں مسلمان اور مہاجر کی تعریف کریں؟

(ب) مشکوٰۃ المصابیح کی حدیث کے مطابق وہ تین کون لوگ ہیں جو حلاوتِ ایمان پاتے ہیں؟

(ج) حدیث کی رو سے لکھیں کہ بندوں پر اللہ کے کیا حق ہیں اور اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟

جواب: (الف) اعراب، ترجمہ حدیث اور حدیث کی روشنی میں مسلمان اور مہاجر کی تعریف:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا، جو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت،

اسلام کے دین اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوا۔

مسلمان اور مہاجر کی تعریف احادیث کے مطابق:

مسلمان: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من سلم المسلمون من لسانه ويده ۔ یعنی مسلمان وہ ہے، جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

مہاجر: وہ شخص ہے، جو اللہ تعالیٰ کی ممنوعہ اشیاء کو مکمل طور پر ترک کر دے۔

(ب) حدیث کے مطابق حلاوت ایمان پانے والے تین لوگ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین باتیں ایسی ہیں جس میں پائی جائیں اسے ایمان کی حلاوت حاصل ہوتی ہے: (i) جس شخص کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے غیر سے زیادہ محبوب ہو، (ii) جو شخص کسی بندے سے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرے، (iii) جو شخص کفر کی طرف لوٹنا پسند نہ کرے اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کفر سے بچالیا جیسا کہ وہ جہنم میں ڈالا جانا پسند نہیں کرتا۔

(ج) اللہ کے حقوق بندوں پر اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر:

اللہ تعالیٰ کے حقوق بندوں پر دو ہیں: (i) بندے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، (ii) اس کی عبادت و ریاضت کریں۔ بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ جو لوگ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں، تو وہ انہیں عذاب نہ دے۔

سوال نمبر 2:- اوصانی رسول الله صلى الله عليه وسلم بعشر كلمات ۔

(الف) خط کشیدہ صیغہ بتائیں نیز وہ دس کلمات کون سے ہیں؟ تحریر کریں؟

(ب) حدیث میں مذکورہ "السبع الموبقات" کون کون سے ہیں؟

(ج) وسوسہ کیا ہے؟ کون پیدا کرتا ہے؟ سب سے برا وسوسہ کیا ہے؟ وسوسہ آئے تو بندہ کیا پڑھے؟ اور کیا کہے؟

جواب: (الف) خط کشیدہ صیغہ اور دس کلمات:

صیغہ: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ لفیف مفروق از باب افعال۔ وصیت کرنا۔

دس کلمات: دس کلمات درج ذیل ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، (۲) والدین کی نافرمانی نہ کرنا، (۳) عمداً فرض نماز کو ترک نہ کرنا، (۴) شراب نوشی نہ کرنا، (۵) نافرمانی سے بچنا، (۶) لڑائی والے دن بھاگنے سے بچنا، (۷)

اپنی حیثیت کے مطابق اپنے افراد خانہ پر خرچ کرنا، (۸) ان کو ادب سکھانے کے لیے اپنی لاٹھی کو ان سے دور نہ کرنا، (۹) انہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرانا، (۱۰) جب لوگ بکثرت مر رہے ہوں، تو ان میں موجود ہو، تو ثابت قدم رہنا۔

(ب) سات ہلاک کن چیزیں:

سات ہلاک کن امور درج ذیل ہیں:

(i) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، (ii) جادو کرنا، (iii) کسی شخص کو ناحق قتل کرنا، (iv) سود کھانا، (v) یتیم کا مال کھانا، (vi) معرکہ کے دن میدان جہاد سے پیٹھ پھیر کر راہ فرار اختیار، (vii) پاک دامن خواتین پر تہمت لگانا۔

(ج) وسوسہ، اسے پیدا کرنے والا، سب سے برا وسوسہ اور وسوسہ کے وقت پڑھے جانے والے کلمات:

وسوسہ: کسی دینی مسئلہ میں شک وشبہات کا شکار ہونا۔

وسوسہ پیدا کرنے والا: وسوسہ پیدا کرنے والا شیطان ہے۔

بڑا وسوسہ: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد شک وشبہات کا شکار ہونا۔

وسوسہ آنے کی صورت میں پڑھے جانے والے الفاظ: چونکہ وسوسہ شیطان کی طرف سے پیدا کیا جاتا ہے، لہٰذا اس موقع پر تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا چاہیے۔

سوال نمبر3:- عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتقتل نفس ظلما الا کان علی ابن آدم الاول کفل من دمھا لانہ اول من سن القتل ۔

(الف) ترجمہ کریں اور بتائیں کہ ابنِ آدم اول کون ہے؟ اور یہاں کفل من دمھا سے کیا مراد ہے؟

(ب) حدیث میں ذکر کردہ وہ افراد کون سے ہیں جنھیں منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈالا جائے گا؟

(ج) نااہل کو علم سکھانے کی مثال حدیث سے دیں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث، ابن آدم اوّل اور "کفل من دمھا" کا مطلب:

ترجمہ حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کوئی انسان ظلم سے قتل کیا جاتا ہے، تو حضرت آدم علیہ السلام کے سب سے پہلے بیٹے (قابیل) کے نامہ اعمال میں اس قتل کا گناہ لکھا جاتا ہے، کیونکہ قتل ناحق کی بنا سب سے پہلے اسی

نے قائم کی تھی۔

ابن آدم اوّل سے مراد: یہاں ابن آدم اوّل سے مراد قابیل ہے، جس نے خواہش نفسانی کے تحت ہابیل کو قتل کر دیا تھا۔

"کفل من دمھا" سے مراد: یہاں ان الفاظ سے مراد ہے: کسی کو ناحق طور پر قتل کر دینا ہے، جو بہت بڑا جرم ہے۔

(ب) وہ لوگ جن کو گھسیٹ کر جہنم میں پھینکا جائے گا:

تین قسم کے لوگ ہیں، جن کو گھسیٹ کر جہنم میں پھینکا جائے گا:

(۱) عالم، (۲) مجاہد، (۳) مالدار۔

(ج) نااہل کو علم سکھانے کے حوالے سے حدیث سے مثال:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نااہل کو علم سکھانا، خنزیر کے گلے میں جواہرات اور سونے کا ہار ڈالنے کی طرح ہے۔

حصہ دوم: اصول حدیث

سوال نمبر 4:- مندرجہ ذیل اجزاء حل کریں؟

(۱) حدیث قولی، حدیث فعلی اور حدیث تقریری کی تعریفات لکھیں؟

(۲) متصل، منقطع اور معلق کی تعریفات لکھیں؟

(۳) حدیث معنعن اور حدیث معلق کی تعریفات کی وضاحت کریں؟

(۴) وجوہ طعن فی الضبط کون کون سے ہیں؟

(۵) صحاح ستہ کون کون سی کتب ہیں؟

جواب: اجزاء کا حل:

(۱) حدیث قولی، حدیث فعلی اور حدیث تقریری کی وضاحت مع امثلہ:

حدیث قولی: وہ ہے جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا ذکر ہو مثلاً بُنِـيَ الْإِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ (یعنی اسلام کی بنیاد پانچ امور پر رکھی گئی ہے)

حدیث فعلی: وہ ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کا تذکرہ ہو مثلاً آپ نے فرمایا: صَلُّوْا كَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ (تم اس طرح نماز ادا کرو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو)

حدیث تقریری: وہ ہے، جس میں آپ کی خاموشی یا تائید کا ذکر ہو مثلاً صحابی یا غیر صحابی یوں کہے:

"فَعَلَ فُلَانٌ بِحَضْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا" اور اس پر انکار کا ذکر نہ ہو۔

(۲) متصل، منقطع اور معلق کی تعریفات:

متصل: وہ مرفوع یا موقوف حدیث ہے، جس کی سند متصل ہو۔

منقطع: جس حدیث کی سند متصل نہ ہو، وہ منقطع ہے، خواہ انقطاع کسی بھی وجہ سے ہو۔

معلق: وہ حدیث ہے جس کی سند کے آغاز سے ایک یا زیادہ راوی مسلسل حذف ہوں۔

(۳) حدیث معنعن اور حدیث معلق کی تعریفات کی وضاحت:

حدیث معنعن: وہ حدیث ہے، جو "عن فلان عن" کے الفاظ سے منقول ہو مثلاً عن اسامة بن زيد عن عثمان بن عروة عن عروة عن عائشة (رضى الله تعالىٰ عنهم) قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخ .

حدیث معلق: وہ حدیث ہے، جس کی سند کے آغاز سے ایک یا زیادہ راوی مسلسل حذف ہوں مثلاً قال ابو موسىٰ رضى الله عنه غطى النبى صلى الله عليه وسلم ركبتيه حين دخل عثمان .

(۴) وجوہ طعن فی الضبط کی تعداد اور نام:

طعن فی الضبط کے پانچ اسباب ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) کذب، (۲) اتہام کذب، (۳) فسق، (۴) جہالت، (۵) بدعت۔

(۵) کتبِ صحاح ستہ کے نام:

اس سے مراد چھ مشہور کتب حدیث ہیں، جن کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) صحیح بخاری، (۲) صحیح مسلم، (۳) سنن ابی داود، (۴) سنن نسائی، (۵) جامع ترمذی، (۶) سنن ابن ماجہ۔



تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

الشهادة العالية "السنة الأولىٰ" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۴۲ھ/2021ء

الورقة الثالثة: العقائد

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: صرف چار سوالات حل کریں؟

سوال نمبر 1:- اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے متعلق پانچ عقائد سپرد قلم کریں؟ (۲۵=۵+۵+۵+۵+۵)

سوال نمبر 2:- (الف) سابقہ آسمانی کتابوں کے متعلق عقیدہ کی وضاحت کریں؟ (۱۰)

(ب) قرآن مجید کے متعلق تین عقائد وضاحت سے لکھیں؟ (۱۵)

سوال نمبر 3:- (الف) غیب پر مطلع ہونے کے متعلق انبیاء کے بارے میں عقیدہ کی وضاحت کریں؟ (۱۵)

(ب) عصمت انبیاء اور صفات انبیاء علیہم السلام کے متعلق ایک ایک عقیدہ تحریر کریں؟ (۱۰=۵+۵)

سوال نمبر 4:- (الف) ملائکہ اور جن کی تخلیق کس چیز سے ہوئی ہے؟ ان دونوں کے بارے میں عقیدہ لکھیں۔ (۱۳)

(ب) حساب کے متعلق عقیدہ بیان کریں نیز حساب کی کیفیات تفصیلاً تحریر کریں؟ (۱۲)

سوال نمبر 5:- (الف) دنیا کے فنا ہونے سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی' آپ ان میں سے کوئی پانچ نشانیاں لکھیں؟ (۱۵)

(ب) حوض کوثر اور میزان کا تعارف لکھ کر اس کے متعلق عقیدہ کی وضاحت کریں؟ (۱۰)

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2021ء

تیسرا پرچہ: عقائد

سوال نمبر 1:- اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے متعلق پانچ عقائد سپرد قلم کریں؟

جواب: باری تعالیٰ کی ذات وصفات کے حوالے سے پانچ عقائد:

(۱) اللہ تعالیٰ ایک ہے، کوئی اس کا شریک نہیں نہ ذات میں، نہ صفات میں، نہ افعال میں، نہ احکام میں، نہ اسماء میں۔ وہ واجب الوجود یعنی اس کا وجود ضروری ہے اور عدم محال، قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے، ازلی کے بھی یہی معنیٰ ہیں۔ باقی ہے یعنی ہمیشہ رہے گا اور اسی کو ابدی بھی کہتے ہیں، وہی اس کا مستحق ہے کہ اس کی عبادت و پرستش کی جائے۔

(۲) وہ بے پرواہ ہے، کسی کا محتاج نہیں اور تمام جہان اس کا محتاج ہے۔

(۳) ذات وصفات باری تعالیٰ کے سوا سب چیزیں حادث ہیں یعنی پہلے نہ تھیں پھر موجود ہوئیں۔

(۴) نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ بیٹا، نہ اس کے لیے بی بی۔ جو اسے باپ یا بیٹا بتائے یا اس کے لیے بی بی ثابت کرے، وہ کافر ہے بلکہ جو ممکن بھی کہے وہ بھی کافر ہے۔

(۵) وہ حی ہے یعنی خود زندہ ہے اور سب کی زندگی اسی کے ہاتھ میں ہے، جسے چاہے زندہ کرے اور جسے چاہے موت دے۔

سوال نمبر 2:- (الف) سابقہ آسمانی کتابوں کے متعلق عقیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) قرآن مجید کے متعلق تین عقائد وضاحت سے لکھیں۔

جواب: (الف) سابقہ آسمانی کتابوں کے حوالے سے عقیدہ:

پہلی کتابیں، انبیاء کرام علیہم السلام کو زبانی یاد ہوتیں، قرآن کریم کا اعجاز ہے کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ اسے یاد کر لیتا ہے۔ قرآن عظیم کی سات قراءتیں ہیں، جو مشہور اور متواتر ہیں، ان میں کہیں اختلاف معنیٰ ہیں، وہ سب حق ہیں۔ اس امت کے لیے آسانی یہ ہے کہ جس کے لیے جو قراءت آسان ہو، وہ پڑھے۔ قرآن کریم نے اگلی کتابوں کے بہت سے احکام منسوخ کر دیے، یونہی قرآن کی بعض آیات نے بعض آیات کو منسوخ کر دیا۔ نسخ کا مطلب یہ ہے کہ بعض احکام کسی خاص وقت تک کے لیے ہوتے ہیں، مگر یہ ظاہر نہیں کیا جاتا کہ یہ حکم فلاں وقت تک کے لیے ہے۔ جب میعاد پوری ہو جاتی ہے، تو دوسرا حکم نازل ہوتا ہے، جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلا حکم اٹھا دیا گیا اور حقیقتاً دیکھا جائے تو اس کے وقت کا ختم ہو جانا بتایا

گیا۔ منسوخ کے معنیٰ بعض لوگ باطل ہونا کہتے ہیں، یہ بہت سخت بات ہے۔ احکام الٰہیہ سب حق ہیں، وہاں باطل کی رسائی کہاں؟ وحی نبوت انبیاء کرام کے لیے خاص ہے، جو کوئی اسے غیر نبی کے لیے مانے، وہ کافر ہے۔ نبی کو خواب میں جو چیز بتائی جائے، وہ بھی وحی ہے اور اس کے جھوٹے ہونے کا احتمال نہیں۔ ولی کے دل میں بعض اوقات سونے یا جاگتے میں کوئی بات القاء ہوتی ہے، تو اس کو الہام کہتے ہیں۔ وحی شیطان کے القاء من جانب شیطان ہوتی ہے، یہ کاہن، ساحر، اور دیگر کفار وفساق کے لیے ہوتی ہے۔

(ب) قرآن کے حوالے سے تین عقائد کی تفصیل:

(۱) سب آسمانی کتب اور صحائف حق ہیں اور سب کلام اللہ تعالیٰ کا ہیں، ان میں جو کچھ ارشاد ہوا۔ سب پر ایمان ضروری ہے، مگر یہ بات الگ ہے کہ اگلی کتابوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے امت کے سپرد کی تھی، ان سے اس کی حفاظت نہ ہو سکی۔ کلام الٰہی جیسا اترا تھا، ان کے ہاتھوں میں ویسا نہ رہا، بلکہ ان کے شریروں نے تو یہاں تک اس میں تحریفیں کر دیں یعنی اپنی خواہش کے مطابق گھٹا بڑھا دیا، لہٰذا جب کوئی بات ان کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہو، تو وہ اگر ہماری کتاب کے مطابق ہے، تو ہم اس کی تصدیق کریں گے اور اگر مخالف ہے تو یقین سے جانیں کہ یہ ان کی تحریفات سے ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ یعنی میں ایمان لایا اللہ پر اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔

(۲) چونکہ یہ دین ہمیشہ رہنے والا ہے لہٰذا قرآن عظیم کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم لی، فرمایا: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ یعنی بے شک ہم نے قرآن اتارا اور بے شک ہم اس کے ضرور نگہبان ہیں"۔ لہٰذا اس میں حرف یا نقطہ کی کمی بیشی محال ہے، اگرچہ پوری دنیا اس کے بدلنے پر جمع ہو جائے، تو یہ کہے کہ اس میں کے کچھ پارے یا سورتیں یا آیات بلکہ ایک حرف بھی کسی نے کم کر دیا یا بڑھا دیا، یا بدل دیا گیا قطعاً کفر ہے، کیونکہ اس نے اس آیت کا انکار کیا، جو ہم نے ابھی نقل کی ہے۔

(۳) قرآن مجید کتاب اللہ ہونے پر اپنے آپ پر دلیل ہے کہ خود اعلان کے ساتھ کہہ رہا ہے: "اگر تم کو اس کتاب میں جو ہم نے اپنے سب سے خاص بندے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتاری، کوئی شک ہو تو اس کی مثل کوئی چھوٹی سی سورت لے آؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بلا لو، اگر تم سچے ہو تو، اگر تم ایسا نہ کر سکو، اور ہم یہ کہہ دیتے ہیں ہرگز ایسا نہ کر سکو گے، تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے"۔

لہٰذا کافروں نے اس کے مقابلہ میں کمر توڑ کوششیں کیں مگر اس کی مثل ایک سطر نہ بنا سکے اور نہ بنا سکیں گے۔

سوال نمبر 3:- (الف) غیب پر مطلع ہونے کے متعلق انبیاء کے بارے میں عقیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) عصمت انبیاء اور صفات انبیاء علیہم السلام کے متعلق ایک ایک عقیدہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) غیب پر مطلع ہونے کے حوالے سے انبیاء کرام کے بارے میں عقیدہ:

انبیاء کرام کی تعداد معین کرنا درست نہیں کہ خبریں اس باب میں مختلف وارد ہوئی ہیں، انبیاء کرام کے مختلف درجات ہیں، بعض کو بعض پر فضیلت ہے اور سب سے افضل ہمارے آقا و مولا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بڑا رتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور پھر حضرت نوح علیہ السلام کا، ان کو مرسلین اولوا العزم کہتے ہیں۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے حضور تعظیم و وجاہت و عزت والے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک معاذ اللہ چوہڑے چمار کی مثل کہنا کھلی گستاخی اور کلمہ کفر ہے۔

جو شخص نبی نہ ہو اور نبوت کا دعویٰ کرے، وہ دعویٰ کر کے کوئی محال عادی اپنے دعویٰ کے مطابق ظاہر نہیں کر سکتا اور جھوٹے سچے میں فرق نہ رہے گا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے سلسلہ نبوت آپ پر ختم کر دیا کہ آپ کے ظاہر زمانہ میں یا بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ جو شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں، یا آپ کے زمانہ کے بعد کسی کو نبوت ملنا مانے، یا جائز جانے کافر ہے۔

(ب) عصمت انبیاء اور صفات انبیاء علیہم السلام کے حوالے سے ایک ایک عقیدہ:

عصمت انبیاء علیہم السلام:

سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہوئے اور سب سے پہلے جو کفار پر بھیجے گئے حضرت نوح علیہ السلام ہیں، انہوں نے ساڑھے نو سو برس تبلیغ فرمائی، ان کے زمانہ کے کفار بہت سخت تھے، ہر قسم کی تکلیفیں پہنچاتے، استہزاء کرتے، اتنے عرصہ میں گنتی کے کچھ لوگ مسلمان ہوئے، باقیوں کو جب ملاحظہ فرمایا کہ ہرگز اصلاح پذیر نہیں' ہٹ دھرمی اور کفر سے باز نہ آئیں گے۔ مجبور ہو کر اپنے رب کے حضور ان کی ہلاکت کی دعا کی۔ طوفان آیا اور تمام زمین ڈوب گئی، صرف وہ گنتی کے مسلمان اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑا جو کشتی میں لے لیا گیا تھا، بچ گئے۔

صفات انبیاء علیہم السلام:

انبیاء کرام علیہم السلام نبوت میں برابر ہیں، اب بعض وہ امور جو نبی علیہ السلام کے خصائص میں ہیں اور انبیاء علیہم السلام کی بعثت خاص ایک قوم کی طرف ہوئی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق، انسان و جن، ملائکہ، حیوانات، جمادات سب کی طرف مبعوث ہوئے۔ جس انسان کے ذمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت فرض ہے، یونہی ہر مخلوق پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری ضروری ہے۔

سوال نمبر 4:- (الف) ملائکہ اور جن کی تخلیق کس چیز سے ہوئی ہے؟ ان دونوں کے بارے میں عقیدہ

لکھیں۔

(ب) حساب کے متعلق عقیدہ بیان کریں نیز حساب کی کیفیات تفصیلاً تحریر کریں؟

جواب: (الف) ملائکہ اور جن کی تخلیق اور دونوں کے بارے میں عقیدہ:

فرشتے: فرشتے اجسام نوری ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل پسند کریں، بن جائیں، کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر اور کبھی دوسری شکل میں۔

جن: یہ آگ سے پیدا کیے گئے ہیں، ان میں سے بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں۔

دونوں کے بارے میں عقیدہ: ملائکہ وہی کرتے ہیں جو حکم الٰہی ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے، نہ قصداً اور نہ سہواً نہ خطاءً، یہ اللہ تعالیٰ کے معصوم بندے ہیں، ہر قسم کے صغائر اور کبائر سے پاک ہیں۔

جنات میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی، یہ آگ سے بنائے گئے ہیں، مگر ان کے کفار انسان کی بنسبت زیادہ ہیں اور ان میں سے مسلمان نیک بھی ہیں اور فاسق بھی، سنی بھی ہیں اور بدمذہب بھی۔ ان میں فاسقوں کی تعداد بنسبت انسان کے زیادہ ہے۔

(ب) حساب سے متعلق عقیدہ اور حساب کی کیفیات:

عقیدہ: قیامت کے دن ہر شخص کو اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا، نیکوں کو دائیں ہاتھ میں اور بدوں کو بائیں ہاتھ میں، کافر کا سینہ توڑ کر اس کا بایاں ہاتھ اس سے پسِ پشت نکال کر پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا۔

حساب کی کیفیات: حساب برحق ہے، اعمال کا حساب ہوگا، حساب کا منکر کافر ہے۔ کسی سے اس طرح حساب لیا جائے گا کہ آہستگی سے دریافت کیا جائے گا: تو نے یہ کیا، اور یہ کیا؟ وہ عرض گزار ہوگا: ہاں! اے پروردگار! یہاں تک کہ تمام گناہوں کا اقرار کرلے گا۔ اب یہ اپنے دل میں خیال کرے گا کہ اب گئے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہم نے دنیا میں تیرے عیب چھپائے اور اب بخشتے ہیں۔ کسی سے سختی کے ساتھ ایک ایک بات کی باز پرس ہوگی، جس سے یوں سوال ہوا، وہ ہلاک ہوگا۔ کسی سے فرمائے گا: اے فلاں کیا میں نے تجھے عزت نہ دی تھی، تجھے سردار نہ بنایا تھا اور تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ وغیرہ کو مسخر نہ کیا تھا، اس کے علاوہ اور نعمتیں یاد دلائے گا۔ بندہ عرض گزار ہوگا: ہاں تو نے سب کچھ دیا تھا۔ پھر فرمائے گا: کیا تیرا خیال تھا کہ مجھ سے ملنا ہے؟ وہ جواب میں عرض کرے گا: نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جیسے تو نے ہمیں یاد نہ کیا، ہم بھی تمہیں عذاب میں چھوڑتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت سے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل

ہوں گے اور ان کے طفیل میں ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار لوگ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ تین جماعتیں اور دے گا۔ معلوم نہیں ہر جماعت میں کتنے لوگ ہوں گے۔ تہجد پڑھنے والا بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوگا۔ اس امت میں وہ شخص بھی ہوگا، جس کے ننانوے دفتر گناہوں کے ہوں گے، ہر دفتر اتنا ہوگا جہاں تک نظر پہنچے، وہ سب کھول دیے جائیں گے، بندہ عرض گزار ہوگا: اے پروردگار! یہ پرچہ ان دفتروں کے سامنے کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھ پر ظلم نہ ہوگا، پھر ایک پلڑے پر یہ تمام دفتر رکھے جائیں گے، وہ پرچہ ان دفتروں سے بھاری ہو جائے گا۔ الحاصل اس کی رحمت کی کوئی انتہاء نہیں، جس پر رحم فرمائے گا تھوڑی چیز بھی بہت کثیر ہے۔

سوال نمبر 5:- (الف) دنیا کے فنا ہونے سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی آپ ان میں سے کوئی پانچ نشانیاں لکھیں؟

(ب) حوض کوثر اور میزان کا تعارف لکھ کر اس کے متعلق عقیدہ کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) پانچ علامات قیامت:

(۱) تین خسف ہوں گے یعنی آدمی زمین میں دھنس جائیں گے، ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں اور تیسرا جزیرہ عرب میں، (۲) جہالت کی کثرت ہوگی، (۳) زنا کی کثرت ہوگی، (۴) مرد کم ہوں گے اور خواتین زیادہ ہوں گی، یہاں تک ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں ہوں گی، (۵) والدین کی نافرمانی ہوگی۔

(ب) حوض کوثر اور میزان کا تعارف اور ان کے حوالے سے عقیدہ:

حوض کوثر: حوض کوثر، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوا، یہ برحق ہے، اس حوض کی مسافت ایک مہینہ کی راہ ہے، اس کے کناروں پر موتیوں کے قبے ہیں، چاروں اطراف برابر یعنی زاویے قائمہ ہیں، اس کی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی سی ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اس پر برتن ستاروں کی تعداد سے بھی زیادہ ہوں گے، جو اس کا پانی پیے گا، وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اس میں جنت سے دو پرنالے ہر وقت گرتے ہیں: ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا۔

میزان: میزان وہ ترازو ہے، جس پر لوگوں کے اعمال تولے جائیں گے، نیک اعمال کا پلہ بھاری ہونے کا یہ معنیٰ ہے کہ اوپر اٹھے گا، دنیا جیسا معاملہ نہیں، جو بھاری ہوتا ہے، وہ نیچے کو جھکتا ہے۔

عقیدہ: حوض کوثر اور میزان دونوں حق ہیں، ان کا انکار مسلمان نہیں کر سکتا اور ان کی اہمیت واضح ہے اور بنیاد عدل و انصاف اور کرامت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

الشهادة العالية "السنة الأولىٰ" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۴۲ھ/2021ء

الورقة الرابعة: الفقه واصوله

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: دونوں قسموں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں؟

قسم اول......اصول فقہ

سوال نمبر1:-خيار الشرط جائز في البيع للبائع والمشتری ولهما الخيار ثلثة أيام فمادونها ولا يجوز أكثر من ذلك عند أبي حنيفة وقال أبو يوسف و محمد يجوز أذاسمى مدة معلومة .

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں؟۱۰

(ب) خیار الشرط اور خیار رؤیت کے احکام قدوری کی روشنی میں لکھیں؟۲۰

سوال نمبر2:-الربوا محرم في كل مكيل أوموزون إذابيع بجنسه متفاضلا فالعلة فيه الكيل مع الجنس أو الوزن مع الجنس .

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں؟۱۰

(ب) باب الربوا میں بیان کردہ سود کے دس احکام تحریر کریں؟۲۰

سوال نمبر3:-(الف) درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات لکھیں؟۱۵

بیع فاسد، بیع سلم، بیع صرف

(ب) درج ذیل کا مفہوم واضح کریں؟۱۵

اقالہ، مرابحہ، تولیہ

قسم دوم......اصول فقہ

سوال نمبر 4:- خاص وعام کی تعریفات، اقسام مع امثلہ تحریر کریں؟ ۲۰

سوال نمبر 5:- حقیقت، مجاز، صریح اور کنایہ کی تعریفات مع امثلہ بیان کریں؟ ۲۰

سوال نمبر 6:- متقابلات کے نام اور ان میں سے پانچ کی تعریفات لکھیں؟ ۲۰

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2021ء

چوتھا پرچہ: فقہ واصول فقہ

قسم اول......اصول فقہ

سوال نمبر 1:- خِيَارُ الشَّرْطِ جَائِزٌ فِي الْبَيْعِ لِلْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِيْ وَلَهُمَا الْخِيَارُ ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ فَمَا دُوْنَهَا وَلَا يَجُوْزُ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ عِنْدَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٌ يَجُوْزُ إِذَا سُمِّيَ مُدَّةً مَعْلُوْمَةً .

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں؟

(ب) خیار الشرط اور خیار رؤیت کے احکام قدوری کی روشنی میں لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب برعبارت اور ترجمہ عبارت:

نوٹ: عبارت پر اعراب لگادیے گئے ہیں اور ترجمہ عبارت درج ذیل ہے:

بائع اور مشتری دونوں کے لیے بیع میں خیار شرط تین دن یا اس سے کم مدت کے لیے جائز ہے، یہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مؤقف ہے۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس سے زیادہ مدت میں بھی خیار شرط جائز ہے بشرطیکہ مدت معلوم ہو۔

(ب) خیار شرط اور خیار رؤیت کے احکام:

خیار شرط کے احکام:

خیار کی تین صورتیں ہیں:

(۱) بالاتفاق فاسد مثلاً مشتری نے کہا: میں نے یہ چیز اس شرط پر خریدی کہ مجھ کو ہمیشہ کا خیار ہے۔

(۲) بالاتفاق جائز مثلاً تین دن، یا تین دن سے کم کا خیار لیا۔

(۳) مختلف فیہ مثلاً تین دن سے زیادہ کا خیار لیا، تو اس میں دو مذہب ہیں: (i) امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام زفر رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک تین دن سے زیادہ کا اختیار نہیں ملے گا۔ (ii) صاحبین اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیار شرط کا معاملہ بائع اور مشتری کے اختیار میں ہے؛ لہٰذا اگر دونوں زیادہ دنوں تک اختیار دینے پر راضی ہیں، تو کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے بشرطیکہ مدت معلوم ہو۔

خیار رؤیت کے احکام:

۱- اگر کسی نے بغیر دیکھے کوئی چیز خرید لی، تو اس کی بیع درست ہے اور مشتری جب اسے دیکھے گا، تو اسے اس کو لینے یا نہ لینے کا اختیار ہوگا۔

۲- اگر کوئی اپنی چیز بغیر دیکھے فروخت کر دے، پھر دیکھنے کے بعد وہ خیار رؤیت کے تحت بیع توڑنا چاہے، تو سے بیع توڑنے کا اختیار نہیں دیا جائے گا، کیونکہ مبیع اس کے پاس تھی، اس نے بیع سے پہلے اسے کیوں نہیں دیکھا؟

(۳) مبیع کے ہر ہر عضو کو دیکھنا ضروری نہیں بلکہ عرف عام میں جس عضو یا حصہ کو دیکھنا شمار کیا جاتا ہو، اس حصہ کو دیکھنا کافی سمجھا جائے گا اور اسی کو دیکھنے سے خیار رؤیت ختم ہو جائے گا، مثلاً غلہ کے ڈھیر کے اوپر کے حصہ کو دیکھنے سے پورے ڈھیر کی معلومات ہو جاتی ہیں، اس لیے اوپر والے حصہ کو دیکھنا کافی ہوگا۔

سوال نمبر 2:- اَلرِّبٰوا مُحَرَّمٌ فِيْ كُلِّ مَكِيْلٍ اَوْ مَوْزُوْنٍ اِذَا بِيْعَ بِجِنْسِهٖ مُتَفَاضِلًا فَالْعِلَّةُ فِيْهِ الْكَيْلُ مَعَ الْجِنْسِ أَوِ الْوَزْنُ مَعَ الْجِنْسِ .

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں؟

(ب) باب الربوا میں بیان کردہ سود کے دس احکام تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب برعبارت اور ترجمہ عبارت:

نوٹ: اعراب عبارت پر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ عبارت درج ذیل ہے:

ہر وہ چیز جو ناپی جاتی ہو یا وزن کی جاتی ہو، اس کی خرید و فروخت اپنی جنس کے بدلے اضافہ کے ساتھ ہو، تو یہ سود ہے اور حرام ہے۔ سود کی علت کیل (ناپ) مع الجنس ہے، یا پھر وزن مع جنس ہے۔

(ب) باب الربوا میں بیان کردہ سود کے دس احکام:

(۱) ہر وہ چیز ربوا ہے، جو مکیلی ہو بشرطیکہ اس کی ہم جنس کے عوض زیادتی کے ساتھ فروخت کی جائے۔

(۲) اسی طرح ہر وہ چیز بھی جو موزونی ہو۔ (۳) دونوں میں یہ شرط ہے کہ متفاضل ہوں۔ (۴) اس میں علت کیل مع الجنس (۵) یا کیل مع الوزن ہو۔ (۶) قدر مع الجنس کو ربوا اقرار دینا زیادہ بہتر ہے۔ (۷) چھ

مشہور چیزوں میں جہاں بھی علت موجود ہوگی وہاں کمی وبیشی ربوا ہوگی۔ (۸) اگر ان امور میں سے کوئی فوت ہو جائے تو ربوٰا نہیں ہوگا۔ (۹) مکیلی یا موزونی کو اس کی جنس کے عوض ہاتھ در ہاتھ اور برابر برابر فروخت کیا گیا، تو بیع درست ہو جائے گی۔ (۱۰) اموال ربویہ میں کھرے کو کھوٹے کے عوض فروخت کرنا جائز ہے، کیونکہ وصف کے تفاوت کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔

سوال نمبر 3:- (الف) درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات لکھیں؟

بیع فاسد، بیع سلم، بیع صرف

(ب) درج ذیل کا مفہوم واضح کریں؟

اقالہ، مرابحہ، تولیہ

جواب: (الف) اصطلاحاتِ فقہ کی تعریفات:

(۱) بیع فاسد: وہ ہے جو ذات کے لحاظ سے مشروع ہو مگر وصف کے اعتبار سے مشروع نہ ہو مثلاً جس طرح کوئی گھر فروخت کرے اور کہے کہ میں اس میں ایک سال تک رہوں گا۔

(۲) بیع سلم: وہ بیع ہے، جس میں مبیع بعد میں دی جائے اور قیمت کی ادائیگی پہلے ہوتی ہے۔

(۳) بیع صرف: یہ ہے کہ قیمت کو قیمت سے فروخت کرنا مثلاً سونے کو سونے سے اور چاندی کو چاندی سے فروخت کرنا۔

(ب) اصطلاحات بیوع کی تعریفات:

(۱) اقالہ: بیع منعقد ہو جانے کے بعد پھر کسی کا واپسی کا ارادہ ہو بغیر عیب کے اور دوسرا راضی ہو جائے۔

(۲) مرابحہ: بازاری قیمت سے کچھ نفع پر فروخت کرنا مثلاً بازار سے کوئی چیز دس روپے کی خریدلی اور گیارہ کی فروخت کردی۔

(۳) تولیہ: وہ بیع ہے کہ جتنے کی کوئی چیز خریدی ہو، اتنے کی فروخت کر دینا۔

قسم دوم......اصول فقہ

سوال نمبر 4:- خاص وعام کی تعریفات، اقسام مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: خاص وعام کی تعریفات، اقسام مع امثلہ:

خاص: وہ لفظ ہے، جو کسی معلوم معنیٰ یا معلوم مسمّٰی کے لیے انفرادی طور پر وضع کیا گیا ہو۔ اس کی تین اقسام ہیں:

(i) تخصیص فرد مثلاً زَیْدٌ، (ii) تخصیص نوع مثلاً رَجُلٌ، (iii) تخصیص جنس جیسے اِنْسَانٌ۔

عام: وہ لفظ ہے، جو افراد کی ایک جماعت کو لفظاً یا معناً شامل ہو۔

اس کی دو اقسام ہیں:

(i) لفظی عام جیسے مُسْلِمُوْنَ اور مُشْرِکُوْنَ۔ (ii) معنوی عام جیسے مَنْ اور مَا۔

سوال نمبر 5:- حقیقت، مجاز، صریح اور کنایہ کی تعریفات مع امثلہ بیان کریں؟

جواب: اصطلاحات کی تعریفات:

حقیقت: ہر وہ لفظ جسے لغت کے واضع نے کسی چیز کے مقابلہ میں وضع کیا ہو مثلاً اَسَدٌ سے مراد شیر لیا جائے۔

مجاز: ہر وہ لفظ ہے جسے لغت کے واضع نے کسی چیز کے مقابلہ میں اس کے غیر میں استعمال کیا ہو مثلاً اَسَدٌ سے مراد رَجُلٌ شُجَاعٌ لیا جائے۔

صریح: وہ لفظ ہے جس کا مفہوم ظاہر ہو مثلاً بِعْتُ وَاشْتَرَیْتُ۔

کنایہ: وہ لفظ ہے، جس کا معنی مخفی ہو مثلاً کَمْ و کَذَا۔

سوال نمبر 6:- متقابلات کے نام اور ان میں سے پانچ کی تعریفات لکھیں؟

جواب: متقابلات کے نام اور ان میں سے پانچ کی تعریفات:

متقابلات میں آٹھ چیزیں شامل ہیں:

(۱) ظاہر کے مقابلہ میں خفی، (۲) نص کے مقابلہ میں مشکل، (۳) مفسر کے مقابلہ میں مجمل، (۴) محکم کے مقابلہ میں متشابہ۔

ظاہر: وہ لفظ جس کا مفہوم واضح ہو مثلاً اَنْتَ طَالِقٌ۔

مفسر: وہ لفظ ہے، جس کا مفہوم متکلم کے بیان کی وجہ سے ظاہر ہو، اس حیثیت سے کہ اس کے ساتھ تاویل و تخصیص کا احتمال باقی نہ رہے مثلاً ارشاد ربانی ہے: فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝

نص: وہ ہے، جس کے لیے کلام کو لایا جائے مثلاً ارشاد خداوندی ہے: فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ج

خفی: وہ ہے، جس کا مفہوم واضح نہ ہو، کسی عارضہ کی وجہ سے نہ کہ صیغہ کی وجہ سے مثلاً ارشاد ربانی ہے: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا۔

متشابہ: وہ ہے، جس میں خفی سے زیادہ پوشیدگی ہو مثلاً حروف مقطعات۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

الشهادة العالية "السنة الأولىٰ" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۴۲ھ/2021ء

الورقة الخامسة: الأدب العربي

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: دونوں قسموں سے کوئی دو سوال حل کریں؟

قسم اوّل......قصیدہ بردہ شریف

سوال نمبر 1:-درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ الفاظ کے صیغے لکھیں؟(۲۵)

منزه عن شريك في محاسنه ... فجوهر الحسن فيه غير منقسم

دع ما ادعته النصارى في نبيهم ... واحكم بما شئت مدحا فيه واحتكم

سوال نمبر 2:-درج ذیل اشعار پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟(۲۵)

وكل آى أتى الرسل الكرام بها ... فإنما اتصلت من نوره بهم

فإنه شمس فضل هم كواكبها ... يظهرن أنوارها للناس في الظلم

سوال نمبر 3:-درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ مفردات کی جموع لکھیں؟(۲۵)

نبينا الآمر الناهي فلا أحد ... أبر في قول لا منه ولا نعم

دعا إلى الله فالمستمسكون به ... مستمسكون بحبل غير منفصم

قسم دوم......مقامات حریری

سوال نمبر 4:-ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے حل کریں؟(۲۵)

حكى الحارث ابن همام قال كلفت مذ ميطت عني التمائم ونيطت بي العمائم بان أغشى معان الأدب وأنضي إليه ركاب الطلب .

سوال نمبر 5:-ترجمہ کریں اور خط کشیدہ کا مادہ اشتقاق لکھیں؟(۲۵)

فيدعى تارة أنه من آل ساسان ويعتزى مرة إلى أقبال غسان ويبرز طورا

فی شعار الشعراء ویلبس حینا کبر الکبراء ۔

سوال نمبر 6:- اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ (۲۵)

حدث الحارث ابن همام قال لما اقتعدت غارب الاغتراب وأناتني المتربة عن الأتراب طوحت بي طوائح الزمن إلى صنعاء اليمن فدخلتها خاوی الوفاض بادی الإنفاض ۔

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2021ء

پانچواں پرچہ: ادب عربی

قسم اول......قصیدہ بردہ شریف

سوال نمبر 1:- درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں، نیز خط کشیدہ الفاظ کے صیغے لکھیں؟

منزه عن شريك في محاسنه   فجوهر الحسن فيه غير منقسم

دع ما ادعته النصارى في نبيهم   واحكم بما شئت مد حافيه واحتكم

جواب: ترجمہ اشعار:

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خوبیوں میں کسی ہمسر سے پاک ہیں، پس وہ جوہر حسن جو آپ میں ہے، غیر تقسیم شدہ ہے۔

(۲) جو کچھ نصاریٰ نے اپنے نبی کے بارے میں دعویٰ کیا، اسے چھوڑ دو، اس کے علاوہ بحالت مدح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلتوں کو بیان کر اور خوب فیصلہ کس انداز میں بیان کر۔

خط کشیدہ الفاظ کے صیغے:

منزہ: صیغہ واحد مذکر اسم مفعول ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل از باب تفعیل۔ پاکیزہ، پاک ہونا۔

منقسم: صیغہ واحد مذکر اسم مفعول ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل باب انفعال۔ تقسیم کرنا۔

ادعتہ: صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل ناقص یائی باب افتعال۔

احتکم: صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب افتعال۔ فیصلہ کرنا۔

سوال نمبر 2:- درج ذیل اشعار پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا   فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمِ

فَاِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا   يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

جواب: اعراب بر اشعار اور ترجمہ اشعار:

نوٹ: اعراب بر اشعار لگادیے گئے ہیں ترجمہ درج ذیل ہے:

(۱) اور تمام معجزات جنہیں انبیاء علیہم السلام لائے، وہ دراصل انہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے ملے۔

(۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم فضل الٰہی کے آفتاب اور انبیاء کرام علیہم السلام اس آفتاب کے ستارے ہیں، جو لوگوں کے لیے اپنی روشنیاں تاریکیوں میں ظاہر فرماتے رہے۔

سوال نمبر 3:- درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ مفردات کی جموع لکھیں؟

نبینا الآمر الناهی فلا أحد — أبر فی قول لا منه ولا نعم

دعا إلی الله فالمستمسکون به — مستمسکون بحبل غیر منفصم

جواب: ترجمہ اشعار اور خط کشیدہ مفردات کی جموع:

(۱) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم دینے والے اور روکنے والے ہیں، کوئی ایک بھی آپ سے زیادہ سچا نہیں بات میں، خواہ وہ بات نفی میں ہو یا اثبات میں۔

(۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا، پس جو لوگ آپ کے دامن سے وابستہ ہیں، وہ ایسی رسی کو تھامنے والے ہیں، جو ٹوٹنے والی نہیں ہے۔

خط کشیدہ مفردات کی جموع:

نبی: انبیاء

منفصم: مُنْفَصِمُوْنَ

قسم دوم...... مقامات حریری

سوال نمبر 4:- ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

حکی الحارث ابن همام قال کلفت مذ میطت عنیَ التمائم و نیطت بی العمائم بان أغشی معان الأدب وأنضی إلیه رکاب الطلب.

جواب: ترجمہ عبارت:

حارث بن ہمام نے بیان کیا: اس نے کہا کہ جب میرے گلے سے تعویذ اتار دیے گئے اور دستاریں بندھوادی گئیں تو میں مشتاق ہوا اس بات کی طرف کہ میں ادب کی مجلسوں پر چھا جاؤں اور لاغر کردوں میں اس کی طرف جستجو کی سواریوں کو تاکہ میں حاصل کروں میں۔

خط کشیدہ صیغوں کا حل:

حکی: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی ثلاثی مجرد معروف ناقص یائی از باب ضَرَبَ یَضرِبُ۔ بیان کرنا۔

میطت: صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی ثلاثی مجرد مجہول اجوب یائی باب نَصَرَ یَنصُرُ اتار دینا۔

نیطت: صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی مجہول اجوف یائی از باب نَصَرَ یَنصُرُ ۔ بندھوانا، سجانا۔

أغشي: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ با ہمزہ وصل ناقص یائی باب افعال۔ ڈھانپنا۔

أنضي: صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معروف ثلاثی مزید فیہ ناقص یائی از باب افعال۔ کمزور کرنا۔

سوال نمبر5:- ترجمہ کریں اور خط کشیدہ کا مادہ اشتقاق لکھیں؟

فيدعي تارة أنه من آل ساسان ويعتزى مرة إلى أقيال غسان ويبرز طورا في شعار الشعراء ويلبس حينا كبر الكبراء .

جواب: ترجمہ عبارت اور خط کشیدہ کا مادہ اشتقاق:

ترجمہ: پس کبھی وہ دعویٰ کرتا کہ وہ ایران کے بادشاہ کی اولاد ہے، اور کبھی شام کے بادشاہوں کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتا اور کبھی شعراء کے لباس میں ظاہر ہوتا اور کبھی بڑوں کی بڑائی کو زیب تن کرتا۔

خط کشیدہ کا مادہ اشتقاق:

فَيُدْعِي: يَدْعُوْ — يَعْتَزِيْ: عزى

أَقْيَال: قَيْلٌ

الشعراء: شِعْرٌ

سوال نمبر6:- اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

حَدَّثَ الْحَارِثُ ابْنُ هَمَّامٍ قَالَ لَمَّا اقْتَعَدْتُ غَارِبَ الْاِغْتِرَابِ وَأَنْأَتْنِي الْمُتْرَبَةُ عَنِ الْأَتْرَابِ طَوَّحَتْ بِيْ طَوَائِحُ الزَّمَنِ اِلٰى صَنْعَاءِ الْيَمَنِ فَدَخَلْتُهَا خَاوِي الْوَفَاضِ بَادِي الْاِنْفَاضِ .

جواب: اعراب بر عبارت اور ترجمہ عبارت:

نوٹ: اعراب عبارت پر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حسب ذیل ہے:

حارث بن ہمام نے بیان کیا: اس نے کہا: جب میں بیٹھا کوچ کی کوہان پر اور دور کر دیا مجھے فقر و مسکنت نے ہم جھولیوں سے، زمانے کے حوادثات نے مجھے یمن کے شہر صنعاء کی طرف اٹھا پھینکا، پس میں صنعاء شہر میں داخل ہوا حالانکہ میں توشہ دان خالی کرنے والا تھا۔

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولیٰ للطالبات

الموافق سنة 1442ھ/2021ء

الورقة السادسة: البلاغة

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ١٠٠

نوٹ: کوئی سے تین سوال حل کریں؟

سوال نمبر 1:-(الف) علم معانی کی تعریف کریں نیز فائدہ خبر اور لازم فائدہ خبر کی وضاحت کریں؟ (۲۱=۷+۷+۷)

(ب) تنافر حروف اور مخالفت قیاس کی تعریف و مثال لکھیں؟ (۱۲=۶+۶)

سوال نمبر 2:(الف) تعقید لفظی اور تعقید معنوی کی تعریفات لکھ کر ایک ایک مثال لکھیں؟ (۲۴=۱۲+۱۲)

(ب) انشاء طلبی کی اقسام اور ایک ایک مثال لکھیں؟ (۱۰)

سوال نمبر 3:-(الف) ذکر مسند الیہ کی دو وجوہ مع امثلہ بیان کریں؟ (۱۲=۶+۶)

(ب) اسباب تقدیم و تاخیر میں سے کوئی سے تین اسباب مثالوں کے ساتھ مفصل تحریر کریں؟ (۲۱=۳×۷)

سوال نمبر 4:-(الف) فصاحت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف تحریر کریں؟ (۱۲)

(ب) فصاحت کی تینوں اقسام مع تعریفات و امثلہ لکھیں؟ (۲۱=۷×۳)

سوال نمبر 5:- درج ذیل میں سے صرف تین اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ (۳۳=۱۱×۳)

قصر اضافی، فصل وصل، ایجاز، اطناب، مساوات، تشبیہ

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2021ء

چھٹا پرچہ: بلاغت

سوال نمبر 1:-(الف) علم معانی کی تعریف کریں نیز فائدہ خبر اور لازم فائدہ خبر کی وضاحت کریں؟

(ب) تنافر حروف اور مخالفت قیاس کی تعریف ومثال لکھیں؟

جواب: (الف) علم معانی کی تعریف، فائدہ خبر اور لازم فائدہ خبر کی وضاحت:

علم معانی: وہ علم ہے، جس کے ذریعے عربی الفاظ کے ان احوال کی پہچان حاصل ہوتی ہے، جن کی وجہ سے مقتضائے حال کی مطابقت پائی جاتی ہے۔

فائدہ خبر: مخاطب کو اس بات کی خبر دینا جس پر جملہ مشتمل ہے مثلاً حَضَرَ الْاَمِيْرُ (یعنی امیر حاضر ہوا)

لازم فائدہ خبر: مخاطب کو اس بات کی خبر دینا کہ متکلم کو مضمون جملہ کا علم ہے مثلاً حَضَرْتَ الْاَمْسَ (یعنی تم کل آئے)

(ب) تنافر حروف اور مخالفت قیاس کی تعریفات مع امثلہ:

تنافر حروف: کلمہ میں ایک ایسا وصف ہے، جو اس کلمہ کو زبان پر ثقیل بنا دیتا ہے اور اس کا بولنا دشوار ہو جاتا ہے مثلاً اَلْهُعْخُعُ (یعنی میٹھا اور صاف پانی)

مخالفت قیاس: جب کوئی کلمہ مخالف قانون ہو مثلاً بُوْقٌ کی جمع بُوْقَاتٌ لانا۔

سوال نمبر 2:- (الف) تعقید لفظی اور تعقید معنوی کی تعریفات لکھ کر ایک ایک مثال لکھیں؟

(ب) انشاء طلبی کی اقسام اور ایک ایک مثال لکھیں؟

جواب: (الف) تعقید لفظی اور تعقید معنوی کی تعریفات مع امثلہ:

تعقید لفظی: مرادی معنیٰ پر کلام کی دلالت خفی ہو اور یہ پوشیدگی یا تو لفظی اعتبار سے ہوگی مثلاً تقدیم یا تاخیر، یا فصل کے سبب سے ہوگی مثلاً

جفخت وهم لايجفخون بها بهم

شيم على الحسب الاغر دلائل

تعقید معنوی: مجاز اور کنایہ کے استعمال سے معنیٰ میں پوشیدگی ہو اور مراد سمجھ میں نہ آئے، تو یہ تعقید معنوی ہے مثلاً

نشر الملك السنته فى المدينة (یعنی بادشاہ نے شہر میں اپنی زبانیں پھیلا دیں)

(ب) انشاء طلبی کی اقسام مع امثلہ:

انشاء طلبی کی پانچ اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں:

امر: اپنے آپ کو بلند مرتبہ سمجھتے ہوئے دوسرے آدمی سے طلب فعل کرنا مثلاً خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ (کتاب کو مضبوطی سے پکڑو)

نہی: اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہوئے کسی کو ترک فعل کا کہنا مثلاً وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا (یعنی زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو)

استفہام: کسی چیز کی طلب کو استفہام کہا جاتا ہے مثلاً أَعَلِيٌّ مُسَافِرٌ وَ اَمْ خَالِدٌ ۔

تمنی: کسی پسندیدہ چیز کو طلب کرنا، جس کے حصول کی امید نہ ہو یا اس لیے کہ وہ محال ہے، یا اس کا واقع بعید مثلاً لَيْتَ لِيْ اَلْفُ دِيْنَارٍ ۔

نداء: ایسے حرف کے ساتھ کسی کو مخاطب کرنا جو اَدْعُوْ کے قائمقام ہو مثلاً یَا اَللّٰہُ ۔

سوال نمبر 3:- (الف) ذکر مسند الیہ کی دو وجوہ مع امثلہ بیان کریں؟

(ب) اسباب تقدیم وتاخیر میں سے کوئی سے تین اسباب مثالوں کے ساتھ مفصل تحریر کریں؟

جواب: (الف) ذکر مسند الیہ کے دو اسباب:

ا- تقریر اور وضاحت کی زیادتی مقصود ہو مثلاً ارشاد ربانی ہے: اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۖ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں)

۲- سامع کے کند ذہن ہونے کی طرف اشارہ کرنے کے لیے مثلاً دریافت کیا جائے: مَاذَا قَالَ عُمَرُ؟ (عمر نے کیا کہا؟) تو جواب یوں کہا جائے: هُوَ قَالَ كَذَا (اس نے ایسا کہا)

(ب) اسباب تقدیم وتاخیر میں سے تین مع امثلہ:

مسند الیہ کو مقدم کرنے کے تین اسباب درج ذیل ہیں:

(۱) خوشی یا رنج کی جلدی: خوشی یا رنج کی جلدی مقصود ہو، تو مسند الیہ کو مقدم کیا جاتا ہے مثلاً اَلْعَفْوُ عَنْكَ (یعنی معافی تیری طرف سے ہے)

(۲) ترتیب وجودی کی رعایت کرتے ہوئے: یعنی ترتیب وجودی کی رعایت مقصود ہو، تو مسند الیہ کو مقدم کیا جاتا ہے مثلاً ارشاد خداوندی ہے: لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ (یعنی اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند)

(۳) ترقی کے راستہ پر چلنا: ترقی کے راستہ پر چلنا مقصود ہو تو مسند الیہ کو مقدم کیا جاتا ہے مثلاً هٰذَا الْكَلَامُ صَحِيْحٌ وَفَصِيْحٌ بَلِيْغٌ ۔

سوال نمبر 4:- (الف) فصاحت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف تحریر کریں؟

(ب) فصاحت کی تینوں اقسام مع تعریفات وامثلہ لکھیں؟

جواب: (الف) فصاحت کی لغوی واصطلاحی تعریف:

فصاحت: اس کا لغوی معنیٰ ہے: بیان اور ظہور۔ جب کسی بچے کا کلام واضح اور نمایاں ہو جائے تو کہا

جاتا ہے: اُفْصِحَ الصَّبِیُّ فِیْ مَنْطِقِهٖ (یعنی بچہ اپنی گفتگو میں فصیح ہو گیا)

اس کا اصطلاحی معنیٰ ہے: فصاحت کلمہ، کلام اور متکلم کی صفت واقع ہوتی ہے۔

(ب) فصاحت کی اقسام اور تعریفات مع امثلہ:

فصاحت کی تینوں اقسام کی تعریفات مع امثلہ درج ذیل ہیں:

۱-فصاحت فی الکلمہ: یعنی کلمہ کا تنافر حروف، مخالفت قیاس اور غرابت سے خالی ہونا مثلاً اَلظِّشُّ، خَشِنٌ۔

۲-فصاحت فی الکلام: کلام کے تمام کلمات کا فصیح ہونے کے ساتھ ساتھ ان کلمات کے اجتماع سے جو تنافر پیدا ہو اس سے ضعف تالیف سے اور تعقید سے کلام کا محفوظ ہونا۔

۳-فصاحت فی المتکلم: ایسا ملکہ اور استعداد جس کے ذریعے متکلم فصیح کلام کے ساتھ مقصود کو ادا کرنے پر قادر ہو جس غرض اور مقصد کے لیے وہ کلام ہو۔

سوال نمبر 5:- درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

۱-قصر اضافی، ۲-فصل وصل، ۳-ایجاز، ۴-اطناب، ۵-مساوات، ۶-تشبیہ

جواب: اصطلاحات بلاغت کی تعریفات مع امثلہ:

۱-قصر اضافی: جب کسی معین شی کی نسبت سے اختصاص ہو، تو اسے قصر اضافی کہا جاتا ہے مثلاً مَا عَلِیٌّ اِلَّا قَائِمٌ (علی صرف کھڑا ہے)

۲-فصل وصل: کسی جملہ کا دوسرے جملہ پر عطف وصل کہلاتا ہے اور اس عطف کا نہ ہونا فصل ہے۔

۳-ایجاز: عام لوگوں کے عرف سے ناقص عبارت کے ساتھ معنیٰ کی ادائیگی کی جائے مگر اس سے غرض بھی پوری ہوتی ہو مثلاً قِفَانَبْكِ مِنْ ذِكْرِ حَبِيْبٍ وَّمَنْزِلِ۔ تم دونوں ٹھہر جاؤ، محبوب کو یاد اور منزل پر رولیں۔

۴-اطناب: معنیٰ کی ادائیگی ایسی عبارت سے کرنا، جو اس سے زائد ہو مگر مفید و نافع ہو مثلاً اِنِّـیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا۔ (بے شک میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور سر کے بال سفید ہو چکے ہیں یعنی میں بوڑھا ہو گیا ہوں)

۵-مساوات: مرادی معنیٰ کو ایسی عبارت سے ادا کرنا، جو اس کے مساوی ہو یعنی اس حد پر موجود ہو، میانہ روی اختیار کرنے والے لوگوں کا عرف ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو نہ تو بلاغت کے درجہ تک پہنچتے ہیں اور نہ ہی اس حد تک گرے ہوئے ہیں مثلاً وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ (اور جب ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیات میں کجی کرتے ہیں، تو ان سے منہ پھیر لو)

۶-تشبیہ: ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی وصف میں کسی حرف کے ذریعے کسی غرض کے لیے ملانا مثلاً اَلْعِلْمُ كَالنُّوْرِ فِي الْهِدَايَةِ (یعنی علم ہدایت میں نور کی طرح ہے)

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

الشهادة العالية السنة الاولٰی للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الأولٰی: التفسير وعلوم القرآن

الوقت المحدد: ثلاث ساعات. مجموع الارقام: ١٠٠

نوٹ: دونوں سوالات کا حل مطلوب ہے۔

حصہ اوّل......تفسیر

سوال نمبر ۱:-کوئی سے سات (7) اجزاء کا حل مطلوب ہے۔ ۷۰=۷×۱۰

(۱) والذين يرمون المحصنت العفيفات بالزنا ثم لم ياتوا بأربعة شهداء على زناهن برؤيتهم فاجلدوهم أى كل واحد منهم ثمانين جلدة ولا تقبلوا لهم شهادة في شيء أبدا وأولئك هم الفسقون لإتيانهم كبيرة.

کلام الٰہی اور کلام مفسر کا مربوط ترجمہ کریں؟ ۱۰

(۲) محدود فی القذف کی شہادت کی قبولیت اور عدم قبولیت میں ائمہ کے اقوال تحریر کریں؟ ۱۰

(۳) الزانی لاينكح يتزوج إلا زانية أو مشركة والزانية لاينكحها إلا زان أومشرك أى المناسب لكل منهما ماذكر وحرم ذلك أى نكاح الزوانى على المؤمنين الأخيار ترجمہ کریں؟ ۱۰

(۴) آیت کریمہ کا شان نزول تحریر کریں؟ ۱۰

(۵) حضرت مسطح کا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے کیا رشتہ تھا اور آپ نے ان کا خرچہ کیوں روک دیا تھا؟ ۱۰

(۶) سورۃ الفرقان کی وجہ تسمیہ تحریر کریں نیز اس کے مضامین اجمالاً بیان کریں یہ مکی سورت ہے یا مدنی؟ زمانہ نزول قبل ہجرت ہے یا بعد ہجرت؟ ۱۰

(۷) سورۃ الفرقان میں عباد الرحمٰن کی جو صفات بیان ہوئی ہیں اُن میں سے چار صفات بیان کریں؟ ۱۰

(۸) الذى خلق السموات والارض وما بينهما فى ستة أيام من أيام الدنيا.

ترجمہ کریں اور بتائیں کہ آسمان وزمین کو چھ دنوں میں کیوں پیدا کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ ایک لمحہ میں بھی

پیدا کر سکتا تھا؟۱۰

(۹) چھ دنوں میں زمین وآسمان کی تخلیق کس طرح ہوئی یعنی کون سی چیز کس دن پیدا ہوئی؟۱۰

حصہ دوم......علم القرآن

سوال نمبر 2:-صرف تین اجزاء حل کریں۔۳۰=۱۰×۳

(۱) کفر کے معنی تحریر کرتے ہوئے حقیقت کفر تحریر کریں؟۱۰

(۲) ایمان کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں نیز ایمان کے متعلق کوئی ایک آیت تحریر کریں؟۱۰

(۳) ولی کے معنی بیان کریں اور قرآن میں یہ کن کن معانی کے لیے آیا ہے؟۱۰

(۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعونیوں کے لیے کون سی تین بددعائیں کیں؟۱۰

(۵) شرک کا معنی لکھیں نیز شرک کی حقیقت کیا ہے؟۱۰

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

حصہ اول......تفسیر

سوال نمبر 1:-درج ذیل اجزاء کا حل مطلوب ہے۔

(۱) والذين يرمون المحصنت العفيفات بالزنا ثم لم يأتوا بأربعة شهداء على زناهن برؤيتهم فاجلدوهم أى كل واحد منهم ثمانين جلدة ولا تقبلوا لهم شهادة في شيء أبدا وأولئك هم الفسقون لإتيانهم كبيرة .

کلام الٰہی اور کلام مفسر کا مربوط ترجمہ کریں؟

(۲) محدود فی القذف کی شہادت کی قبولیت اور عدم قبولیت میں ائمہ کے اقوال تحریر کریں؟

(۳) الزاني لاينكح يتزوج إلا زانية أو مشركة والزانية لاينكحها إلا زان أو مشرك أى المناسب لكل منهما ماذكر وحرم ذلك أى نكاح الزواني على المؤمنين الأخيار ترجمہ کریں؟

(۴) آیت کریمہ کا شان نزول تحریر کریں؟

(۵) حضرت مسطح کا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے کیا رشتہ تھا اور آپ نے ان کا خرچہ کیوں روک دیا تھا؟

(۶) سورۃ الفرقان کی وجہ تسمیہ تحریر کریں نیز اس کے مضامین اجمالاً بیان کریں یہ مکی سورت ہے یا مدنی؟ زمانہ نزول قبل ہجرت ہے یا بعد ہجرت؟

(۷) سورۃ الفرقان میں عباد الرحمٰن کی جو صفات بیان ہوئی ہیں ان میں سے چار صفات بیان کریں؟

(۸) الذی خلق السموات والارض وما بینهما فی ستة أیام من الدنیا ۔

ترجمہ کریں اور بتائیں کہ آسمان وزمین کو چھ دنوں میں کیوں پیدا کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ ایک لمحہ میں بھی پیدا کر سکتا تھا؟

(۹) چھ دنوں میں زمین وآسمان کی تخلیق کس طرح ہوئی یعنی کون سی چیز کس دن پیدا ہوئی؟

جواب: (۱) کلام الٰہی وکلام مفسر کا ترجمہ:

اور جو لوگ محصنہ عورتوں پر زنا کا الزام عائد کریں یعنی پاکدامن عورتوں پر زنا کا الزام لگائیں، پھر وہ اس پر چار گواہ بطور عینی شاہد پیش نہ کر سکیں، تو تم ان میں سے ہر ایک کو اسی (۸۰) کوڑے لگاؤ اور کسی معاملہ میں ہمیشہ ان کی گواہی قبول نہ کرو۔ یہی لوگ گناہگار ہیں، کیونکہ انہوں نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔

(۲) محدود فی القذف میں شہادت کی قبولیت اور عدم قبولیت:

جس شخص کو پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت لگانے کی حد لگی ہو، اگر وہ اس بہتان سے توبہ کر لے تو امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا فسق ختم ہو جائے گا اور اس کی شہادت کو قبول کر لیا جائے گا جبکہ امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک توبہ کی وجہ سے اس کا فسق تو ختم ہو جائے گا مگر اس کی شہادت قبول نہ کی جائے گی۔

(۳) ترجمہ عبارت:

زنا کرنے والا مرد نکاح نہ کرے یا شادی نہ کرے مگر صرف زنا کرنے والی عورت کے ساتھ یا مشرکہ عورت کے ساتھ، اور زنا کرنے والی عورت کے ساتھ شادی کرے صرف زنا کرنے والا مرد یا مشرک مرد یعنی ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کے لائق ہے جن کا ذکر کیا گیا ہے اور اسے حرام کیا گیا ہے یعنی زنا کرنے والوں کے ساتھ شادی کرنے کو مومنین کے لیے یعنی نیک لوگوں کے لیے۔

(۴) آیت کریمہ کا شان نزول:

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب بعض غریب مہاجرین نے یہ ارادہ کیا کہ وہ بدکردار مشرک عورتوں کے ساتھ شادی کر لیں تاکہ وہ عورتیں انہیں خرچ دیں۔

(۵) حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے رشتہ:

حضرت مسطح رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد بھائی تھے۔

ان کا خرچ روکنے کی وجہ: واقعہ افک میں شامل ہونے کی وجہ سے ان کا خرچ روک دیا گیا تھا۔

(۶) سورۃ الفرقان کی وجہ تسمیہ:

☆ اس سورت کا نام فرقان اس وجہ سے رکھا گیا' کیونکہ اس کی پہلی آیت "تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ" میں "فرقان" لفظ کا ذکر کیا گا ہے۔ اس میں حق و باطل کی وضاحت اس کا معیار بیان کیا گیا ہے۔

مضامین: اس میں پہلے لوگوں کے مظالم پر مشتمل واقعات بیان کیے گئے ہیں، آداب زندگی پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اہل جنت و اہل جہنم کے احوال کا ذکر ہے، علاوہ ازیں عبرت آموز اور نصیحت آموز واقعات بھی بیان کیے گئے ہیں۔ یہ سورۃ احکام توحید اور اس کے دلائل اور مکارم اخلاق اور معادِ احوال پر بھی مشتمل ہے۔

مکی یا مدنی ہونا: یہ سورت مکی ہے سوائے: وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ ...... رَّحِیْمًا o تک، کیونکہ یہ آیات مدنی ہیں۔

زمانہ نزول: یہ سورۃ ہجرت سے پہلے نازل ہوئی۔

(۷) عبادالرحمٰن کی صفات:

۱- وہ زمین پر آہستہ سے چلتے ہیں (عاجزی سے) ۲- جاہل لوگوں سے کنارہ کشی کرتے ہیں۔ ۳- رب کے لیے رات میں نماز پڑھتے ہیں۔ ۴- نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ کنجوسی۔

(۸) ترجمہ: (وہی اللہ ہے) جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دنوں میں پیدا کیا۔

آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کرنے کی وجہ: آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں اس لیے پیدا فرمایا تا کہ دنیا کے دنوں کا حساب ہو سکے' اس لیے کہ اس وقت سورج نہ تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایسا کرنا اللہ کا اپنی اس قدرت سے عدول کرنا اور مخلوق کو جلدی نہ کرنے کی تعلیم دینے کے لیے ہے۔

(۹) "زمین و آسمان کی تخلیق"

دو دنوں یعنی اتوار اور پیر کو زمین پیدا کی گئی۔

دو دنوں میں یعنی منگل اور بدھ کو جو کچھ زمین کے اوپر ہے، وہ پیدا کیا گیا۔ دو دنوں میں یعنی جمعرات اور جمعہ کو ساتوں آسمان پیدا کیے گئے۔

حصہ دوم......علم القرآن

سوال نمبر 2:- درج ذیل اجزاء حل کریں۔

(۱) کفر کے معنی تحریر کرتے ہوئے حقیقتِ کفر تحریر کریں؟

(۲) ایمان کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں نیز ایمان کے متعلق کوئی ایک آیت تحریر کریں؟

(۳) ولی کے معنی بیان کریں اور قرآن میں یہ کن کن معانی کے لیے آیا ہے؟

(۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعونیوں کے لیے کون سی تین بددعائیں کیں؟

(۵) شرک کا معنی لکھیں نیز شرک کی حقیقت کیا ہے؟

جواب: اجزاء کا حل:

(۱) لغوی معنی: کفر کا معنی ہے "چھپانا اور مٹانا"

حقیقت کفر: ایمان کا دارومدار صرف ایک چیز ہے یعنی رسول اللہ کو کما حقہ مان لیا جائے۔ جس نے یہ مان لیا اس نے سب کچھ مان لیا۔ اسی طرح کفر کا دارومدار بھی ایک ہی چیز ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان کا انکار کرنا اصل کفر ہے، باقی سب اس کی شاخیں ہیں۔

(۲) ایمان کا لغوی معنی: ایمان کا لغوی معنی ہے "امن دینا"

اصطلاحی معنی: ایمان عقائد کا نام ہے، اس کے اختیار کرنے سے انسان عذاب سے بچ جاتا ہے۔

قرآنی آیت: كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىِٕكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟

(۳) ولی کے معنیٰ اور قرآنی معانوں میں استعمال:

لفظ "ولی" لفظ "ولایت" سے بنا ہے، اس کے لغوی معنی دوست کے ہیں جبکہ اس کا اصطلاحی معنی قرب، صاحب، مددگار، متصرف اور دوست کے ہیں۔ قرآن کریم میں یہ لفظ معبود، مالک، ہادی، وارث اور والی کے معانی میں استعمال ہوا ہے، اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱- سورہ سجدہ میں ارشاد ربانی ہے: ہم ہی تمہارے دوست ہیں، دنیا اور آخرت میں۔

۲- سورہ نساء میں ہے: پس بنا دے تو ہمارے لیے اپنے پاس سے والی اور بنا دے ہمارے لیے اپنے پاس سے مددگار۔

۳- سورہ تحریم میں ہے: پس نبی کا مددگار اللہ ہے، نیک مومن ہیں اور اس کے بعد فرشتے مددگار ہیں۔ (التحریم:۴)

ان آیات میں لفظ "ولی" قریب، دوست، مددگار اور مالک کے معانی میں استعمال ہوا ہے۔

(۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تین بددعائیں:

۱- ان کے مال ہلاک ہو جائیں۔

۲- اپنے جیتے جی ایمان نہ لائیں۔

۳- مرتے وقت ایمان لائیں پھر ایمان قبول نہ ہو۔

(۵) معنی شرک:

شرک کا معنی ہے "حصہ یا ساجھا"

شرک کی حقیقت: اللہ کے ساتھ اس کی عبادت میں، اس کے افعال میں کسی کو اس کے برابر ٹھہرانا شرک ہے۔ جب اللہ اور غیر کے درمیان مساوات ثابت نہ ہوگی شرک ثابت نہ ہوگا۔ مالک کو بھول کر کوئی کام کرنا شرک کی حقیقت ہے۔

قرآن میں ہے:

"اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ○"

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولىٰ للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الثانية: الحديث وأصوله

الوقت المحدد: ثلاث ساعات　　　مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: حصہ اول سے کوئی دو سوال حل کریں جبکہ حصہ دوم کا سوال لازمی ہے۔

حصہ اول: حدیث

سوال نمبر1:-عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ: لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ۔

(الف) حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟۱۰

(ب) امانت اور ایفائے عہد پر ازکم ... سطری مضمون تحریر کریں؟۱۵

(ج) مشکوٰۃ المصابیح کی حدیث کے مطابق وہ تین کون لوگ ہیں جنہیں دو گنا ثواب ملتا ہے؟۱۰

سوال نمبر2:-فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھُدَی مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ۔

(الف) حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور بتائیں "کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ" سے کیا مراد ہے؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) بدعت کے لغوی و شرعی معنی اور اقسام تحریر کریں؟۱۵

سوال نمبر3:-اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعٰی لِلنَّاسِ النَّجَاشِیَ الْیَوْمَ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ وَخَرَجَ بِھِمْ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِھِمْ وَکَبَّرَ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور بتائیں نجاشی کا نام کیا ہے؟۱۰

(ب) غائبانہ نماز جنازہ کے بارے میں ائمہ اربعہ کا موقف مع دلائل تحریر کریں؟۱۵

(ج) عیادتِ مریض کی فضیلت پر کوئی دو احادیث لکھ کر ان کا ترجمہ کریں؟۱۰

حصہ دوم......اصول حدیث

سوال نمبر 4:-کوئی سے تین اجزاء حل کریں۔۳×۱۰=۳۰

(۱) حدیث مرفوع، مقطوع، متصل اور منقطع کی تعریفات تحریر کریں؟۱۰

(۲) شاذ، منکر، محفوظ اور معروف کی وضاحت کریں؟۱۰

(۳) حدیث وخبر اور سند ومتن میں کیا فرق ہے؟۱۰

(۴) حدیث غریب، عزیز، مشہور اور متواتر کی تعریفات قلمبند کریں؟۱۰

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

دوسرا پرچہ: حدیث واصول حدیث

حصہ اوّل: حدیث

سوال نمبر 1:-عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ: لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ

(الف) حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) امانت اور ایفائے عہد پر کم از کم پندرہ سطری مضمون تحریر کریں؟

(ج) مشکوٰۃ المصابیح کی حدیث کے مطابق وہ تین کون لوگ ہیں جنہیں دوگنا ثواب ملتا ہے؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: بہت کم ایسا ہوا ہو گا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مجلس پند ونصائح میں یہ نہ فرمایا ہو: جو شخص امانتدار نہیں وہ ایمان دار نہیں اور جو وعدہ پورا نہیں کرتا اس کا دین نہیں ہے۔

(ب) امانت وایفائے عہد پر مضمون:

قرآن وسنت میں امانتداری اور ایفاء وعدہ پر زور دیا گیا ہے اور ان صفات کو مسلمان کی علامات قرار دیا گیا ہے جبکہ ان کی مخالفت کو منافقت قرار دیا گیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوالے سے اپنی امت کو عملی پیغام دیا ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی اس

وقت آپ کے پاس کفار ومشرکین کی کثیر امانتیں موجود تھیں، آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کی فہرست عطا کی اور امانتیں مالکوں کو واپس کر کے ہجرت کرنے کا حکم صادر فرمایا، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کسی چیز کے بارے میں معاملہ طے کیا، اس نے عرض کیا: آپ یہاں ٹھہریئے میں رقم لیکر ابھی حاضر ہوتا ہوں، وہ اپنا وعدہ بھول گیا، آپ وہاں تین دن تک اس کے انتظار میں تشریف فرما رہے۔ کفار ومشرکین بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو امانتدار اور ایفاء وعدہ کا علمبردار قرار دیتے تھے بلکہ وہ آپ کو صادق وامین کے معزز ومحترم القاب سے یاد کرتے تھے۔

ان تاریخی واقعات اور نا قابل فراموش حقائق سے امانتداری اور ایفاء وعدہ کی اہمیت وفضیلت واضح ہو جاتی ہے۔

(ج) دوگنا اجر پانے والے لوگ:

حدیث مبارکہ کے مطابق دوگنا اجر پانے والے لوگ یہ ہیں:

۱- وہ شخص جو دو نبیوں پر ایمان لائے (یعنی اپنا مذہب بدل کر مسلمان ہونا)

۲- وہ غلام جو اللہ اور اپنے آقا کا حق ادا کرتا ہے۔

۳- وہ شخص جس نے اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیا۔

سوال نمبر2:- فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ .

(الف) حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور بتائیں "كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" سے کیا مراد ہے؟

(ب) بدعت کے لغوی وشرعی معنی اور اقسام تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: پس بے شک بہترین کلام اللہ کی کتاب ہے اور بہترین ہدایت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے۔ اور برے امور بے اصل نئی ایجاد کردہ چیزیں ہیں اور ہر بدعت ضلالت ہے۔

كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ سے مراد ہر وہ کام ہے، جس کا ثبوت قرآن وسنت میں نہ ہو۔

"كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" کی وضاحت: "بدعت گمراہی ہے" سے مراد بدعت سیئہ ہیں، جو قرآن و سنت کے خلاف ہوں جیسے نماز جمعہ کا خطبہ عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں پڑھنا۔ ورنہ کتب احادیث، مساجد کی تعمیر، مدارس کا قیام وغیرہ امور بھی بدعت ہوتے۔

(ب) بدعت کا لغوی معنیٰ: بدعت کا لغوی معنی ہے: "نئی چیز"

شرعی معنیٰ: اس نئی چیز کو بدعت کہتے ہیں، جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ایجاد کی گئی ہو۔

اقسام بدعت: بدعت کی دو قسمیں ہیں:

۱-بدعت حسنہ، ۲-بدعت سیئہ

بدعت حسنہ: اگر نئی چیز قرآن وحدیث کے خلاف نہ ہو جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا باجماعت نماز تراویح پڑھنے کا حکم دینا۔

بدعت سیئہ: اگر نئی چیز قرآن وحدیث کے خلاف ہو جیسے اذان عربی زبان کی بجائے فارسی زبان میں دینا۔

سوال نمبر3:-اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِي الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور بتائیں نجاشی کا نام کیا ہے؟

(ب) غائبانہ نماز جنازہ کے بارے میں ائمہ اربعہ کا مؤقف مع دلائل تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: جس دن نجاشی فوت ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی موت کی خبر دی، آپ عیدگاہ کی طرف گئے، مسلمانوں نے صفیں باندھیں اور آپ نے چار تکبیریں پڑھیں۔

نجاشی کا نام: نجاشی کا نام ''اصحمہ'' تھا۔

(ب) غائبانہ نماز جنازہ سے متعلق آئمہ اربعہ:

آئمہ احناف اور مالکیہ کے نزدیک یہ نماز نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں یہ ثابت نہیں کہ آپ نے نجاشی کے سوا کسی کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھی ہو۔ نجاشی کی یہ خصوصیت ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بطور معجزہ نجاشی کا جنازہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر کر دیا گیا۔ اسی وجہ سے امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ غائبانہ نماز جنازہ کے قائل نہیں۔ بعض فقہاء نے اس کی اجازت دی ہے۔ امام احمد بن حنبل اور امام شافعی رحمہما اللہ غائبانہ نماز جنازہ کی پرزور تائید کرتے تھے۔

(ج) عیادت مریض کی فضیلت:

حدیث نمبر1: وعن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من عاد مريضاً نادى مناد فى السماء: طبت وطاب ممشاك وتبوات من الجنة منزلاً ۔

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے، تو آسمان سے آواز دینے والا اعلان کرتا ہے: آپ اچھے رہے اور آپ کا چلنا بھی اچھا رہا

اور آپ نے جنت میں گھر بنالیا۔

حدیث نمبر 2: وعن ثوبان رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسلم اذا عاد اخاہ المسلم لم یزل فی خرفۃ الجنۃ حتی یرجع۔

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے، تو وہ واپس آنے تک جنت کے میوے کھانے میں مصروف رہتا ہے۔

حصہ دوم......اصول حدیث

سوال نمبر 4:- درج ذیل اجزاء حل کریں۔

(۱) حدیث مرفوع، مقطوع، متصل اور منقطع کی تعریفات تحریر کریں؟

(۲) شاذ، منکر، محفوظ اور معروف کی وضاحت کریں؟

(۳) حدیث، خبر اور سند و متن میں کیا فرق ہے؟

(۴) حدیث غریب، عزیز، مشہور اور متواتر کی تعریفات قلمبند کریں؟

جواب: اصطلاحات کی تعریفات:

(۱) حدیث مرفوع: وہ حدیث جس کی سند کی انتہاء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو۔

حدیث مقطوع: اگر سند کی انتہاء تابعی تک ہو، تو اسے مقطوع کہا جاتا ہے۔

حدیث متصل: وہ مرفوع یا موقوف حدیث جس کی سند متصل ہو۔

حدیث منقطع: جس کی سند متصل نہ ہو خواہ انقطاع کسی بھی وجہ سے ہو۔

(۲) اصطلاحات کی تعریفات:

شاذ: جس حدیث میں ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔

منکر: وہ حدیث جسے ضعیف راوی، ثقہ راوی کے خلاف روایت کرے۔

محفوظ: وہ حدیث جسے ثقہ راوی کے مقابلے میں زیادہ ثقہ روایت کرے۔

معروف: وہ حدیث جسے ثقہ راوی، ضعیف راوی کی روایت کے خلاف روایت کرے۔

(۳) حدیث و خبر میں فرق:

۱- خبر، حدیث کا غیر ہوتی ہے۔ ۲- خبر، حدیث سے عام ہوتی ہے۔

سند و متن میں فرق: راویان حدیث کو سند کہتے ہیں جبکہ متن وہ کلام ہے، جو سند کے بعد واقع ہو/ وہ کلام

جس تک سند پہنچتی ہے۔

(۴) اصطلاحات کی تعریفات:

غریب: وہ حدیث جس کی سند میں صرف ایک ہی راوی ہو۔

عزیز: جس حدیث کے دوراوی ہوں۔

مشہور: وہ حدیث جو دو سے زائد طرق سے مروی ہو اور یہ زیادتی حد تواتر سے کم ہو۔

متواتر: وہ حدیث جو اتنے کثیر طرق سے مروی ہو کہ ان کا توافق علی الکذب عادۃً محال ہو۔

☆☆☆☆☆

الاختبار السنوی النھائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اھل السنۃ) باکستان

الشھادۃ العالیۃ السنۃ الاولٰی للطالبات

الموافق سنۃ 1443ھ/2022ء

الورقۃ الثالثۃ: العقائد

الوقت المحدد: ثلاث ساعات　　　مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: صرف چار سوالات حل کریں۔

سوال نمبر 1:- (الف) قضاء قدر کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ وضاحت کریں؟ (۱۵)

(ب) اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے یا نہیں؟ اگر ممکن ہے تو کس کے لیے اور اس کی کیفیت کیا ہوگی؟ وضاحت کے ساتھ لکھیں؟ (۱۰)

سوال نمبر 2:- (الف) اہانت، ارہاص، کرامت، معونت اور استدراج کی تعریفات بیان کریں؟ (۱۵=۵×۳)

(ب) مرنے کے بعد مسلمانوں کی روحیں کہاں رہتی ہیں؟ وضاحت کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 3:- (الف) اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتیہ کونسی ہیں؟ کوئی پانچ وضاحت کے ساتھ لکھیں؟ (۱۵=۵×۳)

(ب) عصمتِ انبیاء کے متعلق عقیدہ مفصلاً تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 4:- (الف) قیامت کے دن مرتبہ شفاعتِ کبریٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے۔ اس عقیدہ کی وضاحت کریں؟ (۱۵)

(ب) منصب شفاعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جا چکا ہے یا قیامت کے دن دیا جائے گا؟ مفصل لکھیں۔ (۱۰)

سوال نمبر 5:- (الف) عالمِ برزخ سے مراد کیا ہے؟ اس کے متعلق دو عقیدے وضاحت کے ساتھ لکھیں؟ (۱۵=۵+۵+۵)

(ب) ایمان زیادتی اور نقصان کے قابل ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق عقیدہ کی وضاحت کریں؟ (۱۰)

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

سوال نمبر 1:-(الف) قضاء قدر کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ وضاحت کریں؟
(ب) اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے یا نہیں؟ اگر ممکن ہے تو کس کے لیے اور ا کی کیفیت کیا ہوگی؟ وضاحت کے ساتھ لکھیں؟

جواب: (الف): قضاء کی تین اقسام ہیں:
(i) مبرم حقیقی: وہ علم الٰہی میں کسی شے پر معلق نہیں ہوتی۔
(ii) معلق محض: صحف ملائکہ میں کسی شے پر اس کا معلق ہونا ظاہر فرما دیا گیا ہے۔
(iii) معلق شبیہ بہ مبرم: صحف ملائکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں اور علم الٰہی میں تعلیق ہے۔ جو مبرم حقیقی ہے اس کی تبدیلی ناممکن ہے۔ اکابر محبوبان خدا اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کریں تو انہیں اس خیال سے واپس فرما دیا جاتا ہے کہ ملائکہ قوم لوط پر عذاب لے کر آئے۔ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا الکریم وعلیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اللہ کی رحمت محضہ تھے۔ ان کا نام ہی ابراہیم ہے یعنی مہربان باپ۔ ان کافروں کے بارے میں اتنی ساعی ہوئے کہ اپنے رب سے جھگڑنے لگے۔ ان کا رب فرماتا ہے: وہ ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے۔ (ھود ۷۴)

(ب) دیدار الٰہی کا ممکن ہونا:
دنیا کی زندگی میں دیدار الٰہی صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص ہے۔ آخرت میں ہر سنی مسلمان کے لیے ممکن ہوگا۔ قلبی دیدار یا خواب میں دیدار انبیاء کرام اور اولیاء کرام کے لیے بھی ممکن رہا۔ امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کو سو بار خواب میں زیارت ہوئی۔

دیدارِ الٰہی کی کیفیت:
اس کا دیدار بلا کیف ہوگا یعنی دیکھیں گے اور کہہ نہ سکیں گے کہ کیسے دیکھیں گے۔ جس چیز کو دیکھتے ہیں اس سے کچھ فاصلہ مسافت کا ہوتا ہے، نزدیک یا دور، دیکھنے والے سے کسی جہت میں ہوتی ہے دائیں یا بائیں، آگے یا پیچھے، اوپر یا نیچے۔ اس کا دیکھنا ان تمام باتوں سے پاک ہوگا۔

سوال نمبر 2:-(الف) اہانت، ارہاص، کرامت، معونت اور استدراج کی تعریفات بیان کریں؟
(ب) مرنے کے بعد مسلمانوں کی روحیں کہاں رہتی ہیں؟ وضاحت کریں؟

جواب: (الف) تعریفاتِ اصطلاحات:
اہانت: بے باک فجار یا کفار سے وہ بات جو ان کے خلاف ظاہر ہو، اسے اہانت کہتے ہیں۔

ارہاص: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بات خلاف عادت قبل از نبوت ظاہر ہو، اس کو ارہاص کہتے ہیں۔

کرامت: ولی اللہ سے جو بات خلاف عادت ظاہر ہو، اسے کرامت کہتے ہیں۔

معونت: وہ بات جو عام مومنین سے خلاف عادت ظاہر ہو، اسے معونت کہتے ہیں۔

استدراج: بے باک فجار یا کفار سے وہ بات جو ان کے موافق ظاہر ہو، اسے استدراج کہتے ہیں۔

(ب) مقام ارواح:

مرنے کے بعد مسلمانوں کی روحیں حسب مرتبہ مختلف مقامات میں رہتی ہیں۔ بعض لوگوں کی قبر میں، بعض کی چاہ زمزم میں، بعض کی آسمانوں سے بلند، بعض کی عرش کی قندیلوں میں اور بعض کی اعلیٰ علیین میں۔ روحیں کہیں بھی رہیں، مگر جسم کے ساتھ ان کا تعلق بدستور باقی رہتا ہے۔ جو لوگ زیارت قبر کے لیے آتے ہیں، مردے انہیں دیکھتے اور پہچانتے ہیں، ان کی بات کو سنتے ہیں۔

سوال نمبر ۳- (الف) اللہ تعالیٰ کی صفاتِ ذاتیہ کونسی ہیں؟ کوئی پانچ وضاحت کے ساتھ لکھیں؟

(ب) عصمتِ انبیاء کے متعلق عقیدہ مفصلاً تحریر کریں؟

جواب: (الف) صفاتِ ذاتیہ:

اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتیہ یہ ہیں:

۱-حیات، ۲-قدرت، ۳-سننا، ۴-دیکھنا، ۵-کلام، ۶-علم، ۷-ارادہ

وضاحت:

علم: اس کا علم ہر شے کو محیط ہے، وہ سب کو ازل سے جانتا ہے اور ابد تک جانے گا۔

کلام: اس کا کلام آواز سے پاک ہے۔ قرآن عظیم اس کو ہم اپنی زبان میں پڑھتے ہیں، مصاحف میں لکھتے ہیں کہ ہمارا پڑھنا حادث اور جو ہم نے پڑھا قدیم یعنی اس کا کلام قدیم بلا صورت ہے۔

ارادہ: اس کی مشیت و ارادہ کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا، مگر اچھے کام پر وہ خوش ہوتا ہے اور برے کام پر ناراض ہوتا ہے۔

قدرت: وہ ہر ممکن پر قادر ہے کوئی ممکن اس کی قدرت سے باہر نہیں ہے۔

سننا: سننا اجسام سے متعلق ہے اور اللہ اجسام سے پاک ہے۔

(ب) عصمت انبیاء علیہم السلام:

سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہوئے اور سب سے پہلے جو کفار پر بھیجے گئے حضرت نوح علیہ السلام ہیں، انہوں نے ساڑھے نو سو برس تبلیغ فرمائی، ان کے زمانہ کے کفار بہت سخت تھے، ہر قسم کی

تکلیفیں پہنچاتے، استہزاء کرتے، اتنے عرصہ میں گنتی کے کچھ لوگ مسلمان ہوئے، باقیوں کو جب ملاحظہ فرمایا کہ ہرگز اصلاح پذیر نہیں ہٹ دھرمی اور کفر سے باز نہ آئیں گے۔ مجبور ہو کر اپنے رب کے حضور ان کی ہلاکت کے لیے دعا کی۔ طوفان آیا اور تمام زمین ڈوب گئی، صرف وہ گنتی کے مسلمان اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑا جو کشتی میں لے لیا گیا تھا، بچ گئے۔

سوال نمبر 4:- (الف) قیامت کے دن مرتبہ شفاعتِ کبریٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے۔ اس عقیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) منصبِ شفاعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جا چکا ہے یا قیامت کے دن دیا جائے گا؟ مفصل لکھیں۔

جواب: (الف) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کبریٰ:

شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم: خصائص حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ شفاعت کبریٰ کا جھنڈا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ید اقدس میں ہوگا۔ جب تک شفاعت کا دروازہ آپ نہ کھولیں گے کسی کو کوئی مجال نہ ہوگی کہ وہ شفاعت کر جائے۔

شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی اقسام ہیں۔ ایک قسم یہ ہے کہ جس کو شفاعت کبریٰ کہتے ہیں، یہ شفاعت تمام کے لیے ہوگی خواہ مومن ہو یا کافر، مطیع یا عاصی، موافق ہو یا مخالف انتظار حساب کی گھڑی جو سخت جانگزا ہوگی جس کے لیے لوگ تمنا کریں گے کہ کاش ہم جہنم میں ڈال دیے جائیں تاکہ اس انتظار سے نجات پا جائیں، اس مصیبت سے چھٹکارا کفار کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی ہوگا جس پر سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد کریں گے، اسی کو مقام محمود کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ شفاعت کی اور اقسام بھی ہیں مثلاً:

☆- کچھ کو بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمائیں گے۔

☆- کچھ وہ ہوں گے جو عذاب کے حق دار ہو چکے ہوں بعد از حساب آپ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کر کے ان کو جہنم سے نجات دلائیں گے۔

☆- کچھ کے درجات بلند فرمائیں گے۔

☆- کچھ کے عذاب میں تخفیف کروائیں گے۔

ہر قسم کی شفاعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثابت ہے۔ شفاعت کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہے۔

منصب شفاعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جا چکا ہے۔ جیسا کہ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے: "اعطیت الشفاعة"۔ اللہ کا فرمان ہے: "وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ" مغفرت چاہو اپنے خاصوں کے گناہوں اور عام مؤمنین و مؤمنات کے گناہوں کی۔ شفاعت اور کس کا نام ہے؟

(ب) منصب شفاعت سے متعلق عقیدہ:

منصب شفاعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جا چکا ہے۔ آپ کا فرمان ہے: اعطیت الشفاعۃ ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ترجمہ: ''جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے مگر جو اللہ کے حضور سلامت دل لیکر حاضر ہوا۔ (اللّٰھم ارزقنا شفاعۃ حبیبک الکریم)

سوال نمبر 5:- (الف) عالمِ برزخ سے مراد کیا ہے؟ اس کے متعلق دو عقیدے وضاحت کے ساتھ لکھیں؟

(ب) ایمان زیادتی اور نقصان کے قابل ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق عقیدہ کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) برزخ کا تعارف:

لفظ برزخ کا معنی ہے: پردہ۔ عالم برزخ بھی دینا و آخرت میں ایک پردہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

برزخ سے متعلق دو عقائد:

۱- عالم برزخ حق ہے، مسلمان اس کا انکار نہیں کر سکتا اور عالم عتاب و ثواب کا مظہر ہے۔ اس کا انکار گمراہی و بے دینی ہے۔

۲- اس کے وجود کی وجہ سے انسان میں اپنے تمام کام دیانتداری اور نتیجہ کو سامنے رکھتے ہوئے کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور انسان آخرت کی تیاری میں مگن رہتا ہے۔

(ب) ایمان میں کمی و زیادتی کے بارے میں عقیدہ:

ایمان میں کمی و نقصان نہیں ہو سکتی، کیونکہ زیادتی اس چیز میں ہوتی ہے جو قابل ابعاد ثلاثہ ہو جبکہ ایمان تو تصدیق قلبی کا نام ہے؛ جس کا تعلق کیف سے ہے اور تقسیم کے قابل نہیں۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولى للطالبات

المو افق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الرابعة: الفقه و أصوله

الوقت المحدد: ثلاث ساعات　　　　مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: دونوں قسموں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

قسم اول......فقہ

سوال نمبر1:- وَلَا يَجُوْزُ اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَةً وَّيَسْتَثْنِی مِنْهَا اَرْطَالًا مَّعْلُوْمَةً وَّيَجُوْزُ بَيْعُ الْحِنْطَةِ فِی سُنْبُلِهَا وَالْبَاقِلَاءِ فِی قِشْرِهَا وَمَنْ بَاعَ دَارًا دَخَلَ فِی الْبَيْعِ مَفَاتِيْحُ اَغْلَاقِهَا وَاُجْرَةُ الْكَيَّالِ وَنَاقِدِ الثَّمَنِ عَلَى الْبَائِعِ وَاُجْرَةُ وَزَّانِ الثَّمَنِ عَلَى الْمُشْتَرِیْ ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) عیب کسے کہتے ہیں؟ اس کے احکام قدوری کی روشنی میں تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر2:- نَهٰی رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجْشِ وَعَنِ السَّوْمِ عَلٰی سَوْمِ غَيْرِهٖ وَعَنْ تَلَقِّی الْجَلَبِ وَعَنْ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِیْ وَالْبَيْعِ عِنْدَ اَذَانِ الْجُمُعَةِ ۔

(الف) اعراب لگا کر مذکورہ تمام بیوع کی وضاحت کریں اور حکم فقہی تحریر کریں۔ ۵+۱۵=۲۰

(ب) مرابحہ وتولیہ کی تعریف واحکام سپرد قلم کریں؟ ۱۰

سوال نمبر3:- (الف) درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کریں؟ ۱۵

ربوٰ، بیع، خیار شرط

(ب) باب السلم میں بیان کردہ پانچ فقہی احکام تحریر کریں؟ ۱۵

حصہ دوم......اصول فقہ

سوال نمبر4:- حکم خاص لکھ کر کتاب میں بیان کردہ تینوں مثالیں وضاحت سے لکھیں؟ ۲۰

سوال نمبر5:- مطلق ومقید کی تعریفات وامثلہ لکھیں نیز حقیقت کی اقسام ثلاثہ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟ ۸+۱۲=۲۰

سوال نمبر 6:- درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات وامثلہ سپرد قلم کریں؟ ۵×۴=۲۰

اداء کامل، حسن بنفسه، نهی، عبارة النص

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

چوتھا پرچہ: فقہ واصول فقہ

قسم اول......فقہ

سوال نمبر 1:- وَلَا يَجُوزُ اَنْ يَّبِيعَ ثَمَرَةً وَّيَسْتَثْنِي مِنْهَا اَرْطَالًا مَّعْلُوْمَةً وَّيَجُوزُ بَيْعُ الْحِنْطَةِ فِيْ سُنْبُلِهَا وَالْبَاقِلَاءِ فِيْ قِشْرِهَا وَمَنْ بَاعَ دَارًا دَخَلَ فِي الْبَيْعِ مَفَاتِيْحُ اَغْلَاقِهَا وَاُجْرَةُ الْكَيَّالِ وَنَاقِدِ الثَّمَنِ عَلَى الْبَائِعِ وَاُجْرَةُ وَزَّانِ الثَّمَنِ عَلَى الْمُشْتَرِيْ.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) عیب کسے کہتے ہیں؟ اس کے احکام قدوری کی روشنی میں تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: پھل بیچنا اور معین رطل کو مستثنیٰ کرنا جائز نہیں۔ گندم کی اس کے خوشے میں اور لوبیا، مونگ پھلی کے چھلکے کے ساتھ بیع جائز ہے۔ جس نے گھر فروخت کیا تو اس کی بیع میں گھر کے تالے اس کی چابیاں، داخل ہیں۔ مبیعہ کو کیل کرنے والے کی اجرت اور ثمن کی پڑتال کرنے والے کی اجرت بائع پر لازم ہے اور ثمن کو وزن کرنے والے کی اجرت مشتری کے ذمہ ہے۔

(ب) عیب:

مبیع میں وہ نقص جو اس کے ثمن کو کم کر دے اسے عیب کہتے ہیں۔

اصطلاح میں عیب یہ ہے، جس کی وجہ سے مبیع کو واپس کر سکتے ہیں اور جس کی وجہ سے تاجروں کی نظر میں قیمت کم ہو جائے۔

احکام: مبیع میں عیب ہو تو اس کا ظاہر کرنا بائع پر واجب ہے، چھپانا گناہ کبیرہ ہے۔ خریدار کے ہاں نیا عیب مبیع کے پاس آنے کے بعد پیدا ہوا پھر وہ اس عیب پر آگاہ ہوا، جو بائع کے پاس تھا تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ نقصان کے عیب کے بدلے رجوع کرے اور مبیع کو نہ لوٹائے مگر اس صورت میں جب بائع اس کو بعینہ واپس لینے پر رضامند ہو۔

سوال نمبر2:- نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجْشِ وَعَنِ السَّوْمِ عَلٰى سَوْمِ غَيْرِهٖ وَعَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ وَعَنْ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِيْ وَالْبَيْعِ عِنْدَ اَذَانِ الْجُمُعَةِ .

(الف) اعراب لگا کر مذکورہ تمام بیوع کی وضاحت کریں اور حکم فقہی تحریر کریں؟

(ب) مرابحہ وتولیہ کی تعریف واحکام سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

مذکورہ تمام بیوع کی وضاحت:

(۱) بیع نجش: قیمت خرید بڑھا کر کوئی چیز فروخت کرنا، اس میں دھوکہ کا امکان ہے۔

(۲) بیع سوم: دوسروں کے ریٹ پر ریٹ لگا کر کوئی چیز خریدنا، یہ بیع علی البیع ہے، جو درست نہیں۔

(۳) بیع تلقی الجلب: تاجروں سے میل ملاپ کر کے کوئی چیز سستے داموں خریدنا یا فروخت کرنا، اس میں دھوکہ کا امکان ہے۔

(۴) بیع الحاضر للبادی: دیہاتی کا سامان شہری کے ہاتھوں فروخت ہونا، اس میں دھوکہ کا امکان ہے۔

(۵) بیع اذان جمعہ کے وقت: اذان جمعہ کے وقت خرید و فروخت کرنا۔

حکم: یاد رہے بیع کی یہ صورتیں امکان دھوکہ کی وجہ سے ناپسند ہیں مگر بیع منعقد ہو جائے گی۔

(ب) بیع تولیہ اور بیع مرابحہ کی تعریف و حکم:

(۱) بیع تولیہ: مشتری جس چیز کا عقد اوّل میں پہلی قیمت کے ساتھ مالک ہوا تھا اسی قیمت پر بطور نفع زیادتی سے بغیر بیع کو نقل کر دینا 'تولیہ' کہلاتا ہے۔

(۲) بیع مرابحہ: بازار کی قیمت سے کچھ زیادہ قیمت سے فروخت کرنا۔ حکم: یہ بیع جائز ہے۔

سوال نمبر3:- (الف) درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کریں؟

ربو، بیع، خیار شرط

(ب) باب السلم میں بیان کردہ پانچ فقہی احکام تحریر کریں؟

جواب: (الف) اصطلاحات کی تعریفات:

ربٰو: ربٰو کا لغوی معنی ہے زیادتی۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

(1) ادھار کی میعاد پر معین شرح کے ساتھ اصل رقم سے زیادہ وصول کرنا۔

(۲) ایک جنس کی چیزوں میں دست بدست زیادتی کے عوض بیع ہو مثلاً ایک کلو چینی کو نقد ڈیڑھ کلو چینی کے عوض بیچنا۔

بیع: دو اشخاص کا باہم مال کو مال سے ایک مخصوص صورت کے ساتھ تبادلہ کرنا بیع کہلاتا ہے۔

خیار شرط: بائع اور مشتری دونوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ قطعی طور پر بیع نہ کریں بلکہ عقد میں یہ شرط رکھ لیں کہ اگر منظور نہ ہوا یا چیز پسند نہ آئی تو بیع باقی نہ رہے گی۔ اسے خیار شرط کہتے ہیں۔ اس کی زیادہ سے زیادہ مدت تین دن ہے۔

(ب) بیع سلم کے احکام:

1- جو شخص کسی چیز کے بارے میں بیع سلم کرے، تو وہ اس پر قبضہ کرنے سے پہلے اسے کسی اور کو نہ دے۔

2- جب چیز کی جنس معلوم ہو۔

3- جب چیز کی مقدار کی پہچان ممکن ہو۔

4- جب ثمن کی مقدار معلوم ہو۔

5- کپڑوں میں تب درست ہوگی جب لمبائی، چوڑائی اور اصل جوہر ذکر کیا جائے۔

حصہ دوم ...... اصول فقہ

سوال نمبر 4:- حکم خاص لکھ کر کتاب میں بیان کردہ تینوں مثالیں وضاحت سے لکھیں؟

جواب: خاص کا حکم:

قرآن پاک کے خاص پر قطعی طور پر عمل واجب ہوتا ہے۔ اگر اس کے مقابلے میں خبر واحد یا قیاس آ جائے تو ان کو اس طرح جمع کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ دونوں پر عمل ہو سکے۔ اگر یہ ممکن ہو، تو ٹھیک ہے ورنہ خبر واحد اور قیاس کو چھوڑ دیا جائے گا اور کتاب اللہ پر عمل کیا جائے گا۔

پہلی مثال کی وضاحت:

يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ

اس مثال میں لفظ "ثَلٰثَةَ" خاص ہے یعنی طلاق والی عورتیں تین قروء عدت گزاریں۔ لہٰذا لفظ ثَلٰثَةَ پر عمل کرنا ضروری ہے۔ احناف کے نزدیک قروء سے مراد "حیض" ہے کیونکہ طہر سے مراد لینے کی صورت میں لفظ ثَلٰثَةَ پر عمل نہ ہو سکے گا۔ جب کہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قروء سے مراد "طہر" ہے۔ تو تین طہر پورے نہیں ہوتے کم یا زیادہ ہو جاتے ہیں۔

دوسری مثال کی وضاحت:

قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ اس مثال میں لفظ "فَرَضْنَا" خاص ہے۔ اس سے مراد حق مہر کی کم از کم مقدار مقرر ہے۔ لہٰذا اگر نکاح کو عقد مالی سمجھتے ہوئے میاں بیوی کی رائے کا اعتبار کیا

جائے، تو قرآن پاک کے خاص پر عمل نہیں ہوگا۔

تیسری مثال کی وضاحت:

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ اس مثال میں "تَنْكِحَ" خاص ہے یعنی مطلقہ عورت اپنا نکاح کرنے کا اختیار رکھتی ہے، کیونکہ اگر اسے اختیار نہ دیا جائے اور ولی کی اجازت لازم قرار دی جائے تو "تَـنْـكِـحَ" پر عمل نہ ہو سکے گا۔ جبکہ یہ مؤنث کا صیغہ ہے اور اس میں نکاح کا اختیار عورت کو دیا گیا ہے۔

سوال نمبر 5:۔ مطلق ومقید کی تعریفات وامثلہ لکھیں نیز حقیقت کی اقسام ثلاثہ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

جواب: مطلق کی تعریف:

وہ اسم جنس یا صفت ہے، جس میں محض ذات کا اعتبار ہو، کسی زائد کی قید ملحوظ نہ ہو مثلاً فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ (تم اپنے چہروں کو دھوؤ) یہاں ترتیب وغیرہ کی قید ملحوظ نہیں ہے، محض دھونے کا حکم ہے۔ لہٰذا وضو میں ترتیب وغیرہ امور فرض نہیں ہے۔

مقید: اسم جنس یا صفت میں جب کسی زائد وصف کی قید ملحوظ ہو، تو اسے مقید کہا جاتا ہے مثلاً کسی مومن کو غلطی سے قتل کرنے کی صورت میں بطور کفارہ مومن غلام آزاد کرنے کا حکم ہے، چنانچہ ارشاد ربانی ہے: وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ یعنی جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر بیٹھے، تو وہ ایک مومن غلام آزاد کرے۔ یہاں "رقبۃ" کے ساتھ "مومنہ" کی قید موجود ہے۔

حقیقت کی اقسام:

۱۔متعذرہ، ۲۔مہجورہ، ۳۔مستعملہ

متعذرہ: ایسی حقیقت جس کے حقیقی معنیٰ پر عمل متعذر اور مشکل ہو جیسے کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ اس درخت یا ہنڈیا سے نہیں کھائے گا، تو چونکہ درخت اور ہنڈیا کا کھانا مشکل ہے۔ لہٰذا اس سے مراد مجازی معنیٰ لیا جائے گا یعنی اس درخت کا پھل یا اس ہنڈیا میں پکی ہوئی چیز نہ کھائے گا۔

مہجورہ: وہ حقیقت کہلاتی ہے، جس پر عمل کرنا لوگوں نے ترک کر دیا ہو اگر چہ اس کی رسائی آسان ہو، جیسے: وضع قدم فی الدار ۔ گھر میں قدم رکھنے کے حقیقی معنیٰ پاؤں رکھنے کی بجائے شخص مراد لینا۔

مستعملہ: ایسی حقیقت جس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہو جبکہ اس کے لیے مجاز متعارف نہ ہو جیسے اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ اس گندم سے نہیں کھائے گا تو امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عین گندم کھانے سے حانث ہوگا لیکن اس گندم سے بنی اور چیزیں مثلاً روٹی اور ستو وغیرہ کھانے سے حانث نہ ہوگا۔

سوال نمبر6:- درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات وامثلہ سپرد قلم کریں؟

اداء کامل، حسن بنفسه، نهی، عبارة النص

جواب: تعریفات اصطلاحات:

اداء کامل: اداء کامل سے مراد مامور بہ کو بعینہ تمام حقوق کے ساتھ ادا کیا جائے جیسے باوضو طواف کرنا۔

حسن بنفسه: جس میں حُسن، ذات کے اعتبار سے پایا جائے اور حَسن بنفسه کہتے ہیں جیسے سچ بولنا۔

نهی: اپنے سے چھوٹے کو کسی کام کو چھوڑنے کے لیے کہنا نہی کہلاتا ہے جیسے جھوٹ بولنے سے روکنا۔

عبارة النص: جو معنیٰ نص سے مقصود ہو، نص کی عبارت ہی اس کی واضح الفاظ میں صراحت کر دے، جیسے وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ط میں اسبات کی دلالت کہ بیع حلال اور سود حرام ہے۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

الشهادة العالية السنة الاولى للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الخامسة: الأدب العربی

الوقت المحدد: ثلاث ساعات　　　　مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں جزوی رعایت ہر سوال میں موجود ہے۔

پہلا حصہ.....قصیدہ بردہ شریف

سوال نمبر 1: (الف) مندرجہ ذیل میں سے صرف چھ اشعار کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟ (۷×۶=۴۲)

(ب) خط کشیدہ میں سے چار صیغے حل کریں؟ (۲×۴=۸)

۱- هو الحبیب الذی ترجی شفاعته　　لکل هول من الأهوال مقتحم

۲- فمبلغ العلم فیه أنه بشر　　وأنه خیر خلق الله کلهم

۳- فما لعینیك إن قلت اکففاهمتا　　وما لقلبك إن قلت استفق یهم

۴- وأثبت الوجد خطی عبرة وضنی　　مثل البهار علی خدیك والعنم

۵- أم هبت الریح من تلقاء کاظمة　　وأومض البرق فی الظلماء من إضم

۶- نعم سری طیف من أهوی فأرقنی　　والحب یعترض اللذات بالألم

۷- لو کنت أعلم أنی ما أوقره　　کتمت سرا بدا لی منه بالکتم

۸- استغفر الله من قول بلا عمل　　لقد نسبت به نسلا لذی عقم

دوسرا حصہ.....مقامات حریری

سوال نمبر 2:- درج ذیل اجزاء میں سے کوئی دو جز حل کریں۔

فَرَأَيْتُ فِي بُهْرَةِ الْحَلْقَةِ شَخْصًا شَخْتَ الْخِلْقَةِ عَلَيْهِ اُهْبَةُ السِّيَاحَةِ وَلَهُ رَنَّةُ النِّيَاحَةِ وَهُوَ يَطْبَعُ الْاَسْجَاعَ بِجَوَاهِرِ لَفْظِهِ وَيَقْرَعُ الْاَسْمَاعَ بِزَوَاجِرِ وَعْظِهِ وَقَدْ اَحَاطَتْ بِهِ اَخْلَاطُ الزُّمَرِ اَحَاطَةَ الْهَالَةِ بِالْقَمَرِ وَالْاِكْمَامِ بِالثَّمَرِ قَدْ لَفَّتْ

إِلَيْهِ لِأَقْتَبِسَ مِنْ فَوَائِدِهِ ۔

(الف) اعراب لگائیں نیز سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟ (۱۰+۱۵=۲۵)

ولبثنا على ذلك برهة ينشىء لى كل يوم نزهة ويدرأ عن قلبى شبهة إلى أن جدحت له يد الإملاق كأس الفراق وأغراه عدم الفراق بتطليق الغراق ولفظته معاوز الإرفاق إلى مفاوز الآفاق ونظمه فى سلك الرفاق خفوق رأية الإخفاق ۔

(ب) عبارت کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ صیغے حل کریں؟ (۱۶+۹=۲۵)

(ج) درج ذیل عبارت کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کے مفردات لکھیں؟ (۱۶+۹=۲۵)

ورغب عن هاد تسهديه إلى زاد تستهديه وتغلب حب ثوب تشتهيه على ثواب تستريه مواقيت الصلات أعلق بقلبك من مواقيت الصلاة ومغالاة الصدقات آثر عندك من موالات الصدقات وصحاف الألوان أشهى إليك من صحائف الأديان ۔

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

پانچواں پرچہ: الادب العربی

پہلا حصہ......قصیدہ بردہ شریف

سوال نمبر 1:۔(الف) مندرجہ ذیل اشعار کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

۱۔ هو الحبيب الذى ترجى شفاعته ۔۔۔ لكل هول من الأهوال مقتحم

۲۔ فمبلغ العلم فيه أنه بشر ۔۔۔ وأنه خير خلق الله كلهم

۳۔ فما لعينيك إن قلت اكففاهمتا ۔۔۔ وما لقلبك إن قلت استفق يهم

۴۔ وأثبت الوجد خطى عبرة وضنى ۔۔۔ مثل البهار على خديك والعنم

۵۔ أم هبت الريح من تلقاء كاظمة ۔۔۔ وأومض البرق فى الظلماء من إضم

٦- نعم سرى طيف من أهوى فأرقني — والحب يعترض اللذات بالألم

٧- لو كنت أعلم أني ما أوقره — كتمت سرا بدا لي منه بالكتم

٨- استغفر الله من قول بلا عمل — لقد نسبت به نسلا لذي عقم

جواب: (الف) ترجمہ اشعار:

۱- وہی محبوب ہیں جن کی سفارش/ شفاعت کی امید کی جاتی ہے مصیبتوں اور بلاؤں کے وقت جو یکا یک آپڑتی ہیں۔

۲- پس ہمارے علم کی انتہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق یہی ہے کہ آپ بشر ہیں حالانکہ آپ بہتر ہیں اللہ کی تمام مخلوق سے۔

۳- پس کیا ہوا تیری آنکھوں کو اگر تو کہے ٹھہرو، تو بہنے لگتی ہیں اور کیا ہوا تیرے دل کو اگر تو کہے ہوش میں آ تو وہ بے خود ہو جاتا ہے۔

۴- اور نقش کر دیے ہیں غم محبت نے دو خط (لکیریں) آنسوؤں اور کمزوری کے۔ تیرے چہرے پر نرم وسرخ شاخوں والے درخت اور زرد گلاب کی طرح۔

۵- یا کاظمہ (شہر مدینہ) کی طرف سے ہوا چلی یا بجلی چمکی اضم پہاڑ سے اندھیری رات میں۔

۶- ہاں! رات کو محبوب کے خیال نے مجھے بے خواب کر دیا اور محبت دکھ درد سے لذتوں کو مٹا دیتی ہے۔

۷- اگر میں جانتا کہ اس (معزز مہمان) کی تعظیم نہ کر سکوں گا، تو چھپا لیتا میں اس راز کو جو ظاہر ہو گیا خضاب سے۔

۸- میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے ایسی بات سے جس پر خود عمل نہ کروں۔ اس طرح تو میں نے بانجھ عورت کی طرف اولاد کی نسبت کر دی۔

(ب) خط کشیدہ کے صیغے:

تُرجٰی: صیغہ واحد مؤنث غائب فعل مضارع مجہول از باب ضَرَبَ یَضرِبُ۔

مُقتَحِم: صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ثلاثی مزید فیہ از باب اِفتِعَال۔

اُکفُفَا: صیغہ تثنیہ مذکر فعل امر حاضر معروف از باب نَصَرَ یَنصُرُ۔

اِستَفِق: صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مزید فیہ از باب اِفتِعَال۔

اَثبَتَ: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ از باب اِفعال۔

کَتَمتُ: صیغہ واحد متکلم فعل ماضی معروف از باب نَصَرَ یَنصُرُ/ ضَرَبَ یَضرِبُ۔

دوسرا حصہ......مقامات حریری

سوال نمبر2:-درج ذیل اجزاء حل کریں۔

فَرَأَيْتَ فِيْ بَهْرَةِ الْحَلْقَةِ شَخْصًا شَخْتَ الْخِلْقَةِ عَلَيْهِ اُهْبَةُ السِّيَاحَةِ وَلَهٗ رَنَّةُ النِّيَاحَةِ وَهُوَ يَطْبَعُ الْاَسْجَاعَ بِجَوَاهِرِ لَفْظِهٖ وَيَقْرَعُ الْاَسْمَاعَ بِزَوَاجِرِ وَعْظِهٖ وَقَدْ اَحَاطَتْ بِهٖ اَخْلَاطُ الزُّمَرِ اَحَاطَةَ الْهَالَةِ بِالْقَمَرِ وَالْاِكْمَامِ بِالثَّمَرِ فَدَلَفْتُ اِلَيْهِ لِاَقْتَبِسَ مِنْ فَوَائِدِهٖ .

(الف) اعراب لگائیں نیز سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

ولبثنا على ذلك برهة ينشيء لى كل يوم نزهة ويدرأ عن قلبى شبهة إلى أن جدحت له يد الإملاق كأس الفراق وأغراه عدم الفراق بتطليق العراق ولفظه معاوز الإرفاق إلى مفاوز الآفاق ونظمه فى سلك الرفاق خفوق راية الإخفاق

(ب) عبارت کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

(ج) درج ذیل عبارت کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کے مفردات لکھیں؟

وترغب عن هاد تسهديه إلى زاد تستهديه وتغلب حب ثوب تشتهيه على ثواب تشتريه بواقيت الصلات أعلق بقلبك من مواقيت الصلاة ومغالاة الصدقات آثر عندك من موالات الصدقات وصحاف الألوان أشهى إليك من صحائف الأديان .

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: پس میں نے ایک کمزور الخلقت شخص کو حلقہ کے درمیان دیکھا کہ اس پر سفر کے آثار ہیں۔ اس کی آواز توجہ کرنے کی سی ہے اور وہ الفاظ کے موتیوں سے سجعوں کو ڈھال رہا ہے اور اپنے وعظ کی تنبیہات سے کانوں کی کھڑکیوں/ سامعتوں کو کھٹکھٹا رہا ہے۔ مخلوط جماعتوں نے اسے گھیرا ہوا ہے۔ جیسے ہالہ چاند کو یا چھلکا پھل کو گھیرتا ہے۔ پس میں اس کی طرف بڑھا تا کہ اس کی مفید باتوں سے استفادہ حاصل کروں۔

(ب) ترجمہ: ہم ایک عرصہ تک اس پر ٹھہرے اور ہر دن پیدا کرتا میرے لیے سامان تفریح اور میرے دل سے شکوک وشبہات دور کرتا۔ یہاں تک کہ محتاجی نے جدائی کا پیالہ اس کے لیے گھولا اور گوشت نوچی ہوئی ہڈیوں کے نہ ہونے نے اسے عراق چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ نفع نہ ہونے نے اُسے دور دراز صحراؤں میں پھینک دیا۔ ناکامیوں کے جھنڈوں کی پھڑ پھڑاہٹ نے اسے دوستوں کی لڑی میں پرو دیا۔

خط کشیدہ الفاظ کے صیغے:

لَبِثْنَا: جمع متکلم ماضی معروف از باب سَمِعَ يَسْمَعُ۔

يَذْرَأُ: واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف از باب فَتَحَ يَفْتَحُ۔

لَفَظْتُهُ: واحد متکلم فعل ماضی معلوم از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ۔

(ج) ترجمہ: تو اس راہنما سے اعراض کرتا ہے، جس سے تجھے ہدایت ملتی ہے، اس زادِراہ کی طرف جس کے تو ہدیے طلب کرتا ہے۔ اور تو غالب کرتا ہے اپنی چاہت کے محبت کے کپڑے کو اس ثواب پر، جسے تو نے خریدنا ہے۔ عمدہ انعامات تجھے زیادہ مرغوب ہیں نماز کے اوقات سے اور لگاتار صدقات کرنے سے تجھے مہروں کی گرانی زیادہ اچھی لگتی ہے اور رنگ برنگی ڈشیں تجھے زیادہ مرغوب ہیں دینی صحیفوں سے۔

خط کشیدہ کے مفردات:

مَوَاقِيْتُ:	مِيْقَاتٌ
صَحَائِفُ:	صَحِيْفَةٌ
اَلْاَدْيَانُ:	دِيْنٌ

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولٰى للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة السادسة: البلاغة

الوقت المحدد: ثلاث ساعات　　　مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر 1:- درج ذیل میں سے تین کی تعریفات و امثلہ لکھیں؟ ۳۳

(۱) فصاحت کلمہ، (۲) بلاغت کلام، (۳) تنافر کلام، (۴) مقتضی حال، (۵) غرابت

سوال نمبر 2:- (الف) بلاغت کے لیے ضروری امور کونسے ہیں؟ کوئی سے تین تحریر کریں؟ ۲۴

(ب) صدق خبر اور کذب خبر سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 3:- (الف) فائدة الخبر اور لازم فائدة الخبر کے علاوہ خبر کی دوسری اغراض کونسی ہیں؟ کوئی سی تین تحریر کریں؟ ۲۴

(ب) هل بسیطه اور هل مرکبه میں فرق بیان کریں؟ ۹

سوال نمبر 4:- (الف) حذفِ مسند الیہ کی کوئی سی تین وجوہات مع امثلہ لکھیں؟ ۲۴

(ب) اسباب تقدیم و تاخیر میں سے کوئی سے دو سبب مع امثلہ لکھیں؟ ۹

سوال نمبر 5:- (الف) قصر کی تعریف کریں نیز طرق قصر میں سے کوئی سے تین طریقے مع امثلہ لکھیں؟ ۲۴

(ب) وصل کی تعریف کریں نیز اس کے کسی ایک مقام کی مثال کے ساتھ وضاحت کریں؟ ۹

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

چھٹا پرچہ: بلاغت

سوال نمبر 1:- درج ذیل کی تعریفات و امثلہ لکھیں؟

(۱) فصاحت کلمہ، (۲) بلاغت کلام، (۳) تنافر کلام، (۴) مقتضی حال، (۵) غرابت

جواب: اصطلاحات کی تعریفات مع امثلہ:

۱- فصاحت کلمہ: کلمہ کا تنافر حروف، مخالفت قیاس اور غرابت سے خالی ہونا ہے۔

۲- بلاغت کلام: کلام کا مقتضائے حال کے مطابق ہونا، بلاغت کلام ہے جبکہ وہ کلام فصیح بھی ہو۔

۳- تنافر کلام: کلام میں ایسا وصف جو کلام کو زبان پر بھاری کر دے اور اس کی ادائیگی مشکل ہو جائے جیسے

فی رفع عرش الشرع مثلك يشرع

وليس قرب قبر حرب قبر

۴- مقتضی حال: یہ اس مخصوص صورت کو کہتے ہیں جس کے مطابق عبارت لائی جاتی ہے، اسے مقتضی حال بھی کہتے ہیں اور اعتبار مناسب بھی۔ مثلاً تعریف ایک حال (حالت) ہے جو طویل کلام کا تقاضا کرتی ہے اور مخاطب کا سمجھدار ہونا ایک حال ہے جو کلام کے مختصر ہونے کا تقاضا کرتا ہے۔ پس مدح اور سمجھداری دونوں حال ہیں۔ طوالت اور اختصار مقتضی ہیں اور کلام کو طویل اور اختصار سے لانا مقتضائے حال کی مطابقت ہے۔

۵- غرابت: کلمہ کی غرابت یہ ہے کہ اس کا معنی ظاہر نہ ہو تَكَأْكَأَ اس کا معنی اِجْتَمَعَ (جمع ہوا ہے) اور افْرَنْقَعَ اس کا معنی اِنْصَرَفَ (پھرایا) ہے۔

سوال نمبر 2:- (الف) بلاغت کے لیے ضروری امور کون سے ہیں؟ کوئی سے تین تحریر کریں؟

(ب) صدق خبر اور کذب خبر سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں؟

جواب: (الف) امور ضروریہ کا بیان:

جو شخص علم بلاغت حاصل کرنے کا خواہاں ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ علم لغت، علم صرف، علم نحو، علم معانی اور علم بیان حاصل کرے۔ علاوہ ازیں سلیم ذوق کا ہونا بھی ضروری ہے اور عربی کلام پر واقفیت بھی ضروری ہے۔

(ب) صدق خبر: خبر اگر واقعہ کے مطابق ہو، تو اس کو صدق خبر کہتے ہیں جیسے زَيْدٌ عَالِمٌ۔ اگر زید واقعی عالم ہے، تو یہ صدق خبر ہے۔

کذب خبر: اگر خبر واقعہ کے مطابق نہ ہو، تو اسے کذب خبر کہتے ہیں جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ وغیرہ۔

سوال نمبر 3:- (الف) فائدۃ الخبر اور لازم فائدۃ الخبر کے علاوہ خبر کی دوسری اغراض کون سی ہیں؟ کوئی سی تین تحریر کریں؟

(ب) ھل بسیطہ اور ھل مرکبہ میں فرق بیان کریں؟

جواب: (الف) خبر کی دیگر اغراض:

۱- اظہار عاجزی کرنا: جیسے حضرت زکریا علیہ السلام کا قول "رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ"

۲- اظہار توبیخ کے لیے: جیسے ایسے شخص سے کہنا جو ٹھوکر لگنے سے گر جائے اَلشَّمْسُ طَالِعَةٌ۔

(ب) هل بسیطه اور هل مرکبه میں فرق:

هل بسیطه کے ذریعے کسی شیء کے وجود فی نفسہ کو سمجھنا مقصود ہوتا ہے جیسے هل العنقاء موجود؟

جبکہ هل مرکبه کے ذریعے کسی چیز کا دوسری چیز کے لیے وجود معلوم کرنا مقصود ہوتا ہے جیسے هل تبیض العنقاء وتفرخ؟

سوال نمبر 4:-(الف) حذفِ مسند الیہ کی کوئی سی تین وجوہ بلاغت مع امثلہ لکھیں؟

(ب) اسباب تقدیم وتاخیر میں سے کوئی سے دو سبب مع امثلہ لکھیں؟

جواب: (الف) حذفِ مسند الیہ کی وجوہ:

1- کلام کو مختصر کرنے کے عمومیت پیدا کرنے کے لیے: یعنی مسند الیہ کو حذف کر کے کلام کو مختصر کیا جاتا ہے۔ اور فعل میں تعمیم پیدا ہو جائے گی جیسے واللہ یدعوا الی دار السلم۔

2- تنگی مقام کی وجہ سے: مقام طوالت یا تنگی وقتِ فرصت کے ہونے کی وجہ سے ہو جیسے شکاری صرف یوں کہے غزال۔

3- بوقت ضرورت انکار کے لیے: کسی کے بارے ملامت یا نامناسب کلمات کہتے وقت مسند الیہ کو حذف کر دینا، تاکہ اگر وہ بھڑک اُٹھے تو متکلم کہہ سکے کہ تمہارے متعلق نہیں کہا تھا جیسے کسی خاص شخص کا ذکر کر کے اس کے بعد یوں کہنا لیئم خسیس۔

(ب) اسباب تقدیم وتاخیر:

کوئی دو اسباب تقدیم وتاخیر مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) ترتیب وجودی کی رعایت کرتے ہوئے: مسند الیہ کو ترتیب وجود کی رعایت کرتے ہوئے مقدم کیا جاتا ہے جیسے ارشاد ربانی ہے: لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط (یعنی اللہ تعالیٰ کو نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند)

(۲) ترقی کے راستہ پر چلنا: ترقی کے راستہ پر چلتے ہوئے مسند الیہ کو مقدم کیا جاتا ہے جیسے هٰذَا الْكَلَامُ صَحِيْحٌ فَصِيْحٌ بَلِيْغٌ۔

سوال نمبر 5:- (الف) قصر کی تعریف کریں نیز طرق قصر میں سے کوئی سے تین طریقے مع امثلہ لکھیں؟

(ب) وصل کی تعریف کریں نیز اس کے کسی ایک مقام کی مثال کے ساتھ وضاحت کریں؟

جواب: (الف) قصر: ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ مخصوص طریقہ سے خاص کرنا قصر کہلاتا ہے۔

طرق قصر: تین طرق قصر یہ ہیں:

1-حرف نفی واستثناء کے ساتھ جیسے: اِنْ ھٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ۔

2-کلمہ انما کے ساتھ جیسے: اِنَّمَا الْفَاهِمُ عَلِيٌّ۔

3-کسی ایسی شی ء کو مقدم کرنا جس کا حق تو یہ تھا کہ اسے مؤخر کیا جائے جیسے اِيَّاكَ نَعْبُدُ۔

(ب) وصل کی تعریف:

ایک جملہ کا دوسرے جملہ پر عطف کرنا وصل کہلاتا ہے۔

مقام وصل: جب عطف کو ترک کرنے سے خلاف مقصود کا وہم ہوتا ہو جیسے: لا و شفاه الله (نہیں اس کو شفا دی اللہ نے)

لہٰذا اگر یہاں عطف کو ترک کر دیا جائے تو بددعا کا وہم ہو جائے گا۔ لا شفاه الله (اللہ سے کبھی شفا نہ دے)

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الثانية: الحديث و اصوله

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے جبکہ باقی میں سے کوئی دو سوالات حل کریں۔

حصہ اوّل...... حدیث

سوال نمبر۱: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ .

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۵=۱۰+۵

(ب) حدیث میں اصل ایمان کی نفی ہے یا کمال ایمان کی؟ اپنا مؤقف دلائل کے ساتھ لکھیں؟ ۱۰

(ج) حدیث میں محبت سے مراد طبعی ہے یا اختیاری؟ توضیح کریں؟ ۱۰

سوال نمبر۲: عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المنافق كالشاة العائرة بين الغنمين تعير الى هذه مرة والى هذه مرة

(الف) حدیث مذکورہ کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ کی نحوی تحقیق بیان کریں؟ ۱۵=۵+۱۰

(ب) منافق کی نشانیاں حدیث کی روشنی میں تحریر کریں؟ ۱۰

(ج) علم کی فضیلت پر کوئی دو حدیثیں لکھیں؟ ۱۰

سوال نمبر۳: وعن انس رضی اللہ عنہ قال كان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا يعود مريضا الا بعد ثلث

(الف) حدیث مذکور کی روشنی میں بتائیں کہ عیادت کا طریقہ کیا ہے؟ اور کیا تین دن کے بعد سنت ہے؟ اگر نہیں تو پھر اس حدیث کی توضیح کریں؟ ۱۰

(ب) مسلمان کے مسلمان پر کتنے اور کون کون سے حقوق ہیں؟ ۱۰

(ج) مرد اور عورت کے لیے کتنے کپڑوں میں کفن سنت ہے؟ طریقہ سپرد قلم کریں ۱۵=۵+۱۰

حصہ دوم...... اصول حدیث

سوال نمبر۴: کوئی سے تین اجزا حل کریں؟ ۳۰=۱۰×۳

(الف) حدیث متصل، منقطع اور موقوف میں سے دو کی تعریفات کریں؟

(ب) خبر کا معنی بیان کریں نیز محدث اور اخباری میں فرق سپرد قلم کریں؟

(ج) صحیح لذاتہ اور صحیح لغیرہ کی تعریفات ضبط تحریر میں لائیں؟

(د) متفق علیہ کی تعریف کریں نیز متفق علیہ احادیث کی تعداد قلمبند کریں؟

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

دوسرا پرچہ: حدیث واصول حدیث

حصہ اول ...... حدیث

سوال نمبر۱: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۔

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث میں اصل ایمان کی نفی ہے یا کمال ایمان کی؟ اپنا موقف دلائل کے ساتھ لکھیں؟

(ج) حدیث میں محبت سے مراد طبعی ہے یا اختیاری؟ توضیح کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اوپر عبارت پر اعراب لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے والدین، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

(ب) حدیث میں نفی ایمان کا مطلب:

اس حدیث مبارکہ میں اصل ایمان کی نفی مراد نہیں ہے، کیونکہ اصل ایمان سے مراد اللہ تعالیٰ، اس کے رسولوں، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، یوم آخرت اور تقدیر پر ایمان لانا ہے۔ یہاں ایمان کے کامل ہونے کی نفی کی گئی ہے، کیونکہ جب تک آپ کی محبت ہر چیز سے بڑھ کر نہ ہو جائے تب تک ایمان کامل نہیں ہوتا۔

(ج) حدیث میں ذکر کردہ محبت کا مطلب:

محبت رسول ایمان کی اساس اور بنیاد ہے اور اس کے بغیر انسان مسلمان مومن نہیں ہوسکتا۔ محبت کی دو

اقسام: (۱) محبت طبعی: وہ محبت ہے، جو ہر انسان کے دل میں ہو سکتی ہے (۲) محبت اختیاری: وہ محبت ہے، جو عاشق کے دل میں محبوب کی محبت ہوتی ہے۔ یہاں محبت سے طبعی محبت مراد نہیں ہے، ورنہ کفار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت پر نہ اترتے، بلکہ اختیاری محبت مراد ہے، جو اعتقادی محبت کہلاتی ہے، جس عاشق کے دل میں محبت ترقی کرتی ہے اور وہ درجہ کمال و معراج حاصل کر لیتا ہے۔ اس طرح محب کا دل عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکن بن جاتا ہے اور اس کے اعضاء اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حرکت کرتے ہیں۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا ہے، جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رسول ہونے سے راضی ہو گیا۔

سوال نمبر ۲: عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المنافق کالشاۃ العائرۃ بین الغنمین تعیر الیٰ ھٰذہ مرۃ والی ھٰذہ مرۃ

(الف) حدیث مذکورہ کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ کی صرفی تحقیق بیان کریں؟

(ب) منافق کی نشانیاں حدیث کی روشنی میں تحریر کریں؟

(ج) علم کی فضیلت پر کوئی دو حدیثیں لکھیں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی مثال دو ریوڑوں کے درمیان پریشان بکری کی طرح ہے جو ایک دفعہ ادھر گھومتی ہے اور ایک دفعہ ادھر گھومتی ہے۔

صرفی تحقیق:

العائرۃ: واحد مونث اسم فاعل ثلاثی مجرد اجوف یائی۔

(ب) منافق کی نشانیاں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی تین علامتیں ہیں: جب وہ بات کرے، تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے، تو اس کے خلاف کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے، تو اس میں خیانت کرے۔

(ج) فضیلت علم سے متعلق احادیث:

علم کی فضیلت پر دو احادیث درج ذیل ہیں:

وعن انس قال قال رسول الله من خرج في طلب العلم فهو في سبيل الله حتى يرجع ۔

ترجمہ: حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تلاش علم میں نکلا وہ واپسی تک اللہ کی راہ میں ہے۔

(۲) وعن سخبره الازدی قال قال رسول الله من طلب العلم كان كفارة لما مضى ۔

ترجمہ: حضرت سخبرہ ازدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے تلاش علم کیا تو یہ تلاس اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگی۔

سوال نمبر۳: وعن انس رضی الله عنه قال كان النبی صلى الله عليه وسلم لا يعود مريضا الا بعد ثلث

(الف) حدیث مذکور کی روشنی میں بتائیں کہ عیادت کا طریقہ کیا ہے؟ اور کیا تین دن کے [illegible]ت ہے؟ اگر نہیں تو پھر اس حدیث کی توضیح کریں؟

(ب) مسلمان کے مسلمان پر کتنے اور کون کون سے حقوق ہیں؟

(ج) مرد اور عورت کے لیے کتنے کپڑوں میں کفن [illegible] ہے؟ طریقہ سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) عبارت کا طریقہ:

مریض کی عیادت کا مسنون طریقہ روایات میں مذکور ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے، آپ مریض سے فرماتے: "فکر نہ کرو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو بہت جلد شفایاب ہو جاؤ گے اور یہ مرض طہارت کا سبب بنے گا۔" مریض کے پاس زیادہ دیر بیٹھنا نہیں چاہیے تاکہ مریض اور اہل خانہ کو دشواری پیش نہ آئے، مریض کو تسلی صحت دینی چاہیے اور اس کی صحت کے لیے دعائے خیر کرنا چاہیے۔

تشریح و توضیح:

چونکہ تین دن سے پہلے طبیعت خود مرض کو دفع کرتی ہے۔ اسی لیے عام بیماریوں کا علاج پہلے دن سے نہیں بلکہ تین دن بعد شروع کرتے ہیں۔ حق یہ ہے کہ بیمار پرسی پہلے دن ہی کی جائے کیونکہ حدیث صحیح میں ہے۔ حضرت انس کی یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے مگر دیگر روایات سے اسے تقویت مل گئی ہے۔ لہٰذا اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ آپ کبھی تیسرے دن بیمار پرسی کرتے تھے، یا یہ مطلب ہے کہ تین دن تک بیمار پرسی میں تاخیر کی اجازت ہے، اس سے پہلے عیادت کرنا مستحب عمل ہے یا یہ بیان جواز کے لیے ہے اور وہ فرمان

استحباب کے لیے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم معمولی بیماریوں میں تین دن بعد بیمار پرسی کرتے تھے اور سخت دنوں میں پہلے دن میں بیمار پرسی کرتے تھے۔

(ب) ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق:

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق وابستہ ہیں:

(۱) سلام کرنے پر اس کا جواب دینا (۲) بیمار ہونے کی صورت میں اس کی عیادت کرنا (۳) فوت ہونے پر اس کی نمازِ جنازہ میں شرکت کرنا (۴) دعوت دینے پر اسے قبول کرنا (۵) چھینکنے پر اس کا جواب دینا (۶) خیر خواہی کا طالب ہو تو اس کا خیر خواہ بننا۔

(ج) مرد کے لیے مسنون کفن:

مرد کے لیے مسنون کفن تین کپڑے ہیں:

(۱) لفافہ (۲) ازار (۳) قمیص

عورت کے لیے مسنون کفن:

عورت کے لیے مسنون کفن پانچ کپڑے ہیں۔

(۱) لفافہ (۲) ازار (۳) قمیص (۴) خمار (۵) خرقہ۔

کفن دینے کا طریقہ:

(۱) لفافہ:

سر سے پاؤں تک دونوں طرفوں سے ایک ایک بالشت کپڑا زائد ہوتا ہے اور یہ میت پر تمام کپڑوں کے بعد لپیٹا جاتا ہے۔

(۲) ازار:

سر سے پاؤں تک اور لفافہ سے پہلے استعمال کیا جاتا ہے۔

(۳) قمیص:

یہ کندھوں سے گھٹنوں تک لپیٹا جاتا ہے اور ازار سے پہلے استعمال ہوتا ہے۔

(۴) خمار:

خمار وہ کپڑا ہے جس سے عورت کا سر ڈھانپا جاتا ہے۔

(۵) خرقہ:

یہ سینہ سے ران تک ہوتا ہے، اس سے عورت کا سینہ مربوط کیا جاتا ہے۔ لہٰذا میت کو غسل دینے کے بعد

اسے کسی صاف کپڑے سے پونچھ لیں، پھر یوں کفن پہنایا جائے کہ سب سے پہلے چارپائی پر لفافہ بچھایا جائے پھر اس پر ازار بچھایا جائے۔ اس کے بعد میت کو قمیص پہنا کر ازار پر رکھا جائے۔ پھر میت کو اس طرح لپیٹیں کہ رکی بائیں طرف سے ابتداء کی جائے اور دائیں طرف سے میت کو لپیٹا جائے۔ ازار کے بعد لفافہ کو بھی اسی طرح لپیٹا جائے۔ پھر سر اور پاؤں کی طرف سے باندھا جائے، لیکن عورت کو قمیص پہنانے کے بعد اس کے بالوں کے دو حصے کر کے قمیص پر رکھے جائیں اور پھر خمار کو پشت کے نیچے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر نقاب کی طرح ڈالا جائے۔ پھر سر ڈھانک کر لفافہ لپیٹ دیا جائے۔

حصہ دوم...... اصول حدیث

سوال نمبر۴: کوئی سے تین اجزا حل کریں؟

(الف) حدیث متصل، منقطع اور موقوف میں سے دو کی تعریفات کریں؟

(ب) خبر کا معنی بیان کریں نیز محدث اور اخباری میں فرق سپرد قلم کریں؟

(ج) صحیح لذاتہ اور صحیح لغیرہ کی تعریفات ضبط تحریر میں لائیں؟

(د) متفق علیہ کی تعریف کریں نیز متفق علیہ احادیث کی تعداد قلمبند کریں؟

جوابات: (الف) حدیث متصل، منقطع او موقوف کی تعریفات:

متصل:

جس حدیث کی سند میں کوئی راوی ساقط نہ ہو اسے حدیث متصل کہتے ہیں۔

منقطع:

جس حدیث کی سند میں ایک سے زائد راوی ساقط ہوں، حدیث منقطع کہلاتی ہے۔

موقوف:

جس کی انتہا صحابی تک ہو، اسے موقوف حدیث کہتے ہیں۔

(ب) خبر کا معنی:

ملوک، سلاطین اور زمانہ ماضی کی حکایات کو خبر کہا جاتا ہے۔

محدث اور اخباری میں فرق:

سنت کے ساتھ مشغلہ رکھنے والے کو محدث جبکہ تاریخ کے ساتھ مشغلہ رکھنے والے کو اخباری کہا جاتا ہے۔

(ج) تعریفات اصطلاحات: صحیح لذاتہ:

وہ حدیث جس کی سند کے تمام راوی متصل، عادل او تام الضبط ہوں۔

صحیح لغیرہ:

جس حدیث میں تام الضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات پائی جائیں اور ضبط کی کمی تعدد طرق سے پوری ہو جائے۔

(د) متفق علیہ:

وہ احادیث جسے امام بخاری و مسلم نے اپنی صحیحین میں ایک ہی صحابی سے روایت کی ہوں۔

تعداد:

ان کی تعداد دو ہزار تین سو چھبیس (۲۳۲۶) ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الثالثة: العقائد

نوٹ: صرف تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر۱: (الف) قضا کی تینوں اقسام کی تعریفات تحریر کریں؟ ۲۴=۸×۳

(ب) کیا دیدار الٰہی ممکن ہے یا نہیں اگر ممکن ہے تو بتائیں کہ اس کی کیفیت کیا ہوگی؟ ۱۰

سوال نمبر۲: درج ذیل میں سے تین صفات باری تعالیٰ کے بارے میں عقیدہ بیان کریں؟ ۳۳=۱۱×۳

(۱) کیا اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے؟ (۲) کیا اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات قدیم ازلی ابدی ہیں؟ (۳) کیا صفات باری تعالیٰ اس کی مخلوق ہیں؟ (۴) کیا اللہ تعالیٰ کا کلام آواز سے پاک ہے؟

سوال نمبر۳: (الف) نبی کی تعریف کریں اور بتائیں کہ نبی کے لیے بشر ہونا اور وحی کا نزول ضروری ہے یا نہیں؟ ۱۸

(ب) نبی کے لیے معصوم ہونا ضروری ہے یا نہیں؟ جو شخص نبی سے نبوت کا زوال جائز سمجھے اس کا حکم سپرد قلم کریں؟ ۱۵

سوال نمبر۴: (الف) قرآن پاک میں مذکورہ انبیاء کرام میں سے دس کے نام لکھیں؟ ۲۰=۲×۱۰

(ب) جن انبیاء پر کتابیں نازل ہوئیں ان کے اور کتابوں کے نام تحریر کریں؟ ۱۳

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات ۲۰۲۳ء

۱پرچہ: عقائد

سوال نمبرا: (الف) قضا کی تینوں اقسام کی تعریفات تحریر کریں؟

(ب) کیا دیدار الٰہی ممکن ہے یا نہیں اگر ممکن ہے، تو بتائیں کہ اس کی کیفیت کیا ہوگی؟

جوابات: (الف) قضاء کی اقسام:

قضاء کی تین اقسام ہیں:

(i) مبرم حقیقی: وہ علم الٰہی میں کسی شے پر معلق نہیں ہوتی۔

(ii) معلق محض: صحف ملائکہ میں کسی شے پر اس کا معلق ہونا ظاہر فرما دیا گیا ہے۔

(iii) معلق شبیہ بہ مبرم: صحف ملائکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں اور علم الٰہی میں تعلیق ہے۔ جو مبرم حقیقی ہے، اس کی تبدیل نا ممکن ہے۔ اکابر اور محبوبانِ خدا اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کریں تو انہیں اس خیال سے واپس فرما دیا جاتا ہے کہ ملائکہ قوم لوط پر عذاب لے کر آئے۔ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا الکریم وعلیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اللہ کی رحمت محضہ تھے ان کا نام ہی ابراہیم ہے یعنی مہربان باپ۔ ان کافروں کے بارے میں اتنی سائی ہوئے کہ اپنے رب سے جھگڑنے لگے۔ ان کا رب فرماتا ہے: وہ ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے۔ (ہود:۷۴)

(ب) دیدار الٰہی کا ممکن ہونا:

دنیا کی زندگی میں دیدار الٰہی صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص ہے۔ آخرت میں ہر سنی مسلمان کے لیے ممکن ہوگا۔ قلبی دیدار یا خواب میں دیدار انبیاء کرام اور اولیاء کرام کے لیے ممکن رہا۔ امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کو سو بار خواب میں زیارت ہوئی۔

دیدار الٰہی کی کیفیت:

اس کا دیدار بلا کیف ہوگا یعنی دیکھیں گے اور کہہ نہ سکیں گے کہ کیسے دیکھیں گے۔ جس چیز کو دیکھنے میں اس سے کچھ فاصلہ مسافت کا ہوتا ہے، نزدیک یا دور، دیکھنے والے سے کسی جہت میں ہوتی ہے دائیں یا بائیں، آگے یا پیچھے، اوپر یا نیچے۔ اس کا دیکھنا ان تمام باتوں سے پاک ہوگا۔

سوال نمبر۲: درج ذیل میں سے تین صفات باری تعالیٰ کے بارے میں عقیدہ بیان کریں؟

(۱) کیا اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے؟ (۲) کیا اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات قدیم ازلی ابدی ہیں؟

(۳) کیا صفات باری تعالیٰ اس کی مخلوق ہیں؟ (۴) کیا اللہ تعالیٰ کا کلام آواز سے پاک ہے؟

جوابات: (۱) اللہ کا واجب الوجود ہونا:

اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے یعنی اس کا وجود ضروری ہے اور عدم محال۔

(۲) ذات وصفات کا قدیم ازلی وابدی ہونا:

اللہ کی ذات قدیم اور ازلی وابدی ہے۔ اس کی صفات بھی قدیم، ازلی وابدی ہیں۔

(۳) صفات الٰہی اس کی مخلوق ہونے کا عقیدہ:

اللہ تعالیٰ کی صفات نہ مخلوق ہیں اور نہ ہی زیر قدرت داخل پر قدرت داخل۔ صفات الٰہی کو جو مخلوق کہے یا حادث بتائے گمراہ اور بددین ہے۔

(۴) اللہ کا کلام آواز سے پاک ہے:

اس کا کلام آواز سے پاک ہے اور یہ قرآن عظیم جس کی ہم اپنی زبان سے تلاوت کرتے ہیں، مصاحف میں لکھتے ہیں، اسی کا کلام قدیم بلاصورت ہے اور یہ ہمارا پڑھنا لکھنا حادث ہے۔ یہ آواز جو ہم نے پڑھا قدیم اور ہمارا لکھنا حادث ہے۔ جو لکھا قدیم' ہمارا سننا حادث ہے اور جو ہم نے سنا قدیم' ہمارا حفظ کرنا حادث۔ جو ہم نے حفظ کیا قدیم یعنی متجلی قدیم ہے اور تجلی حادث۔

سوال نمبر۳: (الف) نبی کی تعریف کریں اور بتائیں کہ نبی کے لیے بشر ہونا اور وحی کا نزول ضروری ہے یا نہیں؟

(ب) نبی کے لیے معصوم ہونا ضروری ہے یا نہیں؟ جو شخص نبی سے نبوت کا زوال جائز سمجھے اس کا حکم سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) نبی:

نبی اس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ نے ہدایت کے لیے وحی بھیجا ہو۔ یہ اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔

نبی کے لیے بشر ہونا:

انبیاء سب کے سب بشر ہیں اور مرد، نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت۔

نبی کے لیے وحی کا ضروری ہونا:

نبی ہونے کے لیے اس پر وحی ہونا ضروری ہے، خواہ فرشتہ کی معرفت ہو یا بلا واسطہ۔

(ب) نبی کا معصوم ہونا:

نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی اور ملک کا خاصہ ہے۔ عصمت انبیاء کے معنی یہ ہیں: ان

کے لیے حفظ الٰہی کا وعدہ ہو لیا، جس کے سبب ان سے صدور گناہ شرعاً محال ہے۔

نبوت کا زوال سمجھنے والے سے متعلق حکم:

جو شخص نبی سے نبوت کا زوال جائز جانے وہ کافر ہے۔

سوال نمبر۴: (الف) قرآن پاک میں مذکورہ انبیاء کرام میں سے دس کے نام لکھیں؟

(ب) جن انبیاء پر کتابیں نازل ہوئیں، ان کے اور کتابوں کے نام تحریر کریں؟

جوابات: (الف) قرآن میں مذکورہ انبیاء کے اسماء:

قرآن میں جن انبیاء کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے دس کے اسماء یہ ہیں:

(۱) حضرت آدم (۲) حضرت نوح (۳) حضرت ابرہیم

(۷) حضرت یوسف (۸) حضرت موسیٰ (۹) حضرت ہارون

(۱۰) حضرت شعیب

(ب) انبیاء پر نازل ہونے والی کتب:

اللہ نے نبیوں پر صحیفے اور آسمانی کتابیں نازل کیں، ان میں سے چار مشہور کتابیں یہ ہیں:

(۱) تورات، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(۲) زبور، حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(۳) انجیل، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(۴) سب سے افضل کتاب قرآن مجید سب سے افضل رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الرابعة: الفقه و اصوله

نوٹ: دونوں قسموں سے کوئی دو دو سوالات حل کریں۔

قسم اول...... فقه

سوال نمبر۱: وَمَنْ بَاعَ دَارًا دَخَلَ بِنَاءُهَا فِي الْبَيْعِ وَإِنْ لَّمْ يُسَمِّهِ وَمَنْ بَاعَ اَرْضًا دَخَلَ مَا فِيْهَا مِنَ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ فِي الْبَيْعِ وَإِنْ لَّمْ يُسَمِّهِ وَلَا يَدْخُلُ الزَّرْعُ فِيْ بَيْعِ الْاَرْضِ اِلَّا بِالتَّسْمِيَةِ

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) بیع کی تعریف کریں اور بتائیں کہ بیع کن الفاظ سے منعقد ہوتی ہے؟ ۱۰

سوال نمبر۲: والبيع الى النيروز والمهرجان وصوم النصارى وفطر اليهود اذا لم يعرف المتبايعان ذلك فاسد ولا يجوز البيع الى الحصاد والدياس والقطاف وقدوم الحاج

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں نیز عبارت کی تشریح اس انداز سے کریں کہ صورت مسئلہ واضح ہو جائے؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) اقالہ کی تعریف اور اس کا حکم تفصیلاً قلمبند کریں؟ ۱۰

سوال نمبر۳: درج ذیل اصطلاحات میں سے پانچ کی تعریفات تحریر کریں؟ ۵×۶=۳۰

(۱) بیع فاسد (۲) بیع باطل (۳) بیع صرف (۴) ربوا (۵) مرابحہ (۶) تولیہ

حصہ دوم...... اصول فقه

سوال نمبر۴: فَاِنَّ اُصُوْلَ الْفِقْهِ اَرْبَعَةٌ كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ وَاِجْمَاعُ الْاُمَّةِ وَالْقِيَاسُ فَلَا بُدَّ مِنَ الْبَحْثِ فِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاَقْسَامِ لِيُعْلَمَ بِذٰلِكَ طَرِيْقُ تَخْرِيْجِ الْاَحْكَامِ

مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

سوال نمبر۵: (الف) حقیقت کی تعریف اور اس کی اقسام تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر۶: درج ذیل اصطلاحات میں سے چار کی تعریفات تحریر کریں؟ ۴×۵=۲۰

(۱) خاص (۲) عام (۳) ظاہر (۴) نص (۵) محکم

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات ۲۰۲۳ء

چوتھا پرچہ: فقہ واصول فقہ

قسم اوّل: فقہ

سوال نمبرا: وَمَنْ بَاعَ دَارًا دَخَلَ بِنَاءُ هَا فِي الْبَيْعِ وَإِنْ لَّمْ يُسَمِّهٖ وَمَنْ بَاعَ اَرْضًا دَخَلَ مَا فِيْهَا مِنَ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ فِي الْبَيْعِ وَإِنْ لَمْ يُسَمِّهٖ وَلَا يَدْخُلُ الزَّرْعُ فِيْ بَيْعِ الْاَرْضِ اِلَّا بِالتَّسْمِيَةِ

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) بیع کی تعریف کریں اور بتائیں کہ بیع کن الفاظ سے منعقد ہوتی ہے؟

جواب: (الف) اعراب:

اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: ''جس شخص نے گھر فروخت کیا تو بیع میں گھر کی عمارت بھی داخل ہوگی اگرچہ اس کا نام نہ لیا ہو۔ جس شخص نے زمین بیچی تو زمین جو کچھ بھی ہے یعنی کھجور اور درخت بیع میں داخل ہوں گے اگرچہ اس کا نام نہ لے۔ زمین کی بیع میں کوئی بھی چیز داخل نہ ہوگی جب اس کا نام نہ لے۔''

(ب) بیع کی تعریف:

رضامندی کے ساتھ مال کا تبادلہ مال کے ساتھ کرنا بیع کہلاتا ہے۔

بیع کے الفاظ:

بیع ایجاب وقبول کے ساتھ منعقد ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ دونوں لفظ فعل ماضی کے ہوں۔ جب ایجاب و قبول حاصل ہو جائے تو بیع لازم ہو جائے گی۔

سوال نمبر۲: والبيع الى النيروز والمهرجان وصوم النصارى وفطر اليهود اذا لم يعرف المتبايعان ذلك فاسد ولا يجوز البيع الى الحصاد والدياس والقطاف وقدوم الحاج

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں نیز عبارت کی تشریح اس انداز سے کریں کہ صورت مسئلہ واضح ہو جائے؟

(ب) اقالہ کی تعریف اور اس کا حکم تفصیلاً قلمبند کریں؟

جواب: (الف) ترجمۃ العبارۃ:

اور جس نے نیروز اور مہرجان کے دن تک کی بیع کی اور عیسائیوں کے روزے تک اور یہودی کے روزے توڑنے تک جب کہ بائع اور مشتری ان دونوں سے نا واقف تھے تو بیع فاسد ہے۔ جائز نہیں بیع کھیتی کے کٹنے تک اور گاہنے تک اور پھل توڑنے تک اور حاجی کے گھر واپس پہنچنے تک۔

عبارت کی تشریح:

اس عبارت میں یہ مسئلہ بیان کیا جا رہا ہے کہ غیر اسلامی تہواروں کو عقد میں اجل مقرر کرنا جائز ہے یا نہیں؟ تو بتایا کہ عاقدین میں سے کسی کو مذکورہ ایام میں سے کسی دن کی صحیح مدت معلوم نہ ہو تو مذکورہ ایام کی مدت تک بیع کرنا فاسد ہے۔ کیونکہ ادائے ثمن کی مدت مجہول ہے اور یہ مدت مفضی الی النزاع یعنی عقد جو جھگڑے تک پہنچائے اور نزاع کا سبب بنے۔ اس سے عقد فاسد ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جانبین نے بیع کھیتی کے کٹنے اور گاہنے وغیرہ تک بیع کی تو بیع فاسد ہو جائے گی کیونکہ موسم کی تبدیلی سے مذکورہ تمام چیزوں میں تقدم و تاخر کرتا رہتا ہے۔ لہٰذا اوقات کو ادائیگی ثمن کی میعاد بنانے سے عاقدین میں اختلاف اور نزاع پیدا ہو سکتا ہے اور باعث نزاع شی مفسد عقد ہوتی ہے۔ لہٰذا ان صورتوں میں عقد فاسد ہو جائے گا۔

(ب) اقالہ کی تعریف:

بیع منعقد ہو جانے کے بعد پھر کسی کا واپسی کا ارادہ ہو تو فسخ بیع کی اور دوسرا راضی ہو جائے تو اسے اقالہ کہتے ہیں۔

اقالہ کا حکم:

اقالہ جائز ہے کاروبار میں بیچنے والے اور خریدنے والے کے لیے پہلی ہی قیمت کی مثل پر۔ پھر اگر کسی نے پہلی قیمت سے زائد کی یا اقل کی قید لگائی تو شرط باطل شمار ہوگی اور بیع پہلی ہی قیمت کے ساتھ لوٹا دیا جائے گا۔

سوال نمبر۳: درج ذیل اصطلاحات میں سے پانچ کی تعریفات تحریر کریں؟

(۱) بیع فاسد (۲) بیع باطل (۳) بیع صرف (۴) ربوا (۵) مرابحہ (۶) تولیہ

جواب: بیع فاسد کی تعریف:

اس بیع کو کہتے ہیں جو اصل اور ذات کے اعتبار سے تو مشروع ہو لیکن وصف کے اعتبار سے مشروع نہ ہو جیسے غیر مقدور التسلیم چیز کی بیع۔

بیع باطل کی تعریف:

وہ بیع کہلاتی ہے جو اصل اور وصف دونوں اعتبار سے مشروع نہ ہو جیسے مردار کی بیع۔

بیع صرف کی تعریف:

لغوی معنی پھیرنا اور منتقل کرنا ہے چونکہ عقد میں ثمن اور مبیعہ کا پھیرنا اور تبادلہ ہوتا ہے۔ اس لیے اسے بیع صرف کہتے ہیں۔

اصطلاحی معنی یہ ہیں: بیع صرف وہ ہے جس کے دونوں عوضوں میں سے ہر ایک ثمن کی جنس سے ہو مثلاً سونے کی بیع چاندی کے عوض۔

ربوٰ کی تعریف:

لغوی معنی زیادتی ہے اور اصطلاح میں اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ادھار کی مدت پر معین شرح کے ساتھ اصل رقم سے زیادہ وصول کرنا۔

(۲) ایک جنس کی چیزوں میں دست بدست زیادتی کے عوض بیع ہو مثلاً ایک کلو چیزی کو نقد دو کلو چینی کے عوض بیچنا۔

مرابحہ کی تعریف:

بازار کی قیمت سے کچھ زائد قیمت سے فروخت کرنا۔

تولیہ کی تعریف:

مشتری جس چیز کا عقد اول میں پہلی قیمت کے ساتھ مالک ہوا تھا اسی قیمت پر بطور نفع و زیادتی کے بغیر بیع کو نقل کر دیتا۔

یا بازاری قیمت سے کچھ نفع پر فروخت کرنا مرابحہ ہے جیسے دس کی چیز بارہ میں بیچنا ہے۔ تولیہ یہ ہے کہ جتنے کی چیز خریدی اتنے کی بیچنا۔

حصہ دوم ...... اصول فقہ

سوال نمبر۴: فَاِنَّ اُصُوْلَ الْفِقْهِ اَرْبَعَةٌ كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ وَاِجْمَاعُ الْاُمَّةِ وَالْقِيَاسُ فَلَا بُدَّ مِنَ الْبَحْثِ فِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاَقْسَامِ لِيُعْلَمَ بِذٰلِكَ طَرِيْقُ تَخْرِيْجِ الْاَحْكَامِ

مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

سوال نمبر۵: (الف) حقیقت کی تعریف اور اس کی اقسام تحریر کریں؟

جواب: اعراب:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: ''پس بے شک اصول فقہ چار ہیں: کتاب اللہ، سنت رسول، اجماع امت اور قیاس۔ پس ضروری ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے بارے میں بحث کرنا تا کہ احکام کو نکالنے کا طریقہ معلوم ہو جائے۔

(الف) حقیقت کی تعریف:

ہر وہ لفظ جس کو لغت واضع نے کسی چیز کے مقابلہ میں وضع کیا، اس کو اسی میں استعمال کرنا حقیقت کہلاتا ہے۔

حقیقت کی اقسام:

(۱) متعذرہ (۲) مہجورہ (۳) مستعملہ۔

متعذرہ:

ایسی حقیقت جس کے حقیقی معنی پر عمل متعذر اور مشکل ہو جیسے کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ اس درخت یا ہنڈیا سے نہیں کھائے گا، تو چونکہ درخت اور ہنڈیا کا کھانا مشکل ہے۔ لہٰذا اس سے مراد مجازی معنی لیا جائے گا یعنی اس درخت کا پھل یا اس ہنڈیا میں پکی ہوئی چیز نہ کھائے گا۔

مہجورہ:

وہ حقیقت کہلاتی ہے جس پر عمل کرنا لوگوں نے ترک کر دیا ہو اگرچہ اس کی رسائی آسان ہو جیسے: وضع قدم فی الدار ۔ گھر میں قدم رکھنے کے حقیقی معنی پاؤں رکھنے کی بجائے محض داخل ہونا مراد لینا۔

مستعملہ:

ایسی حقیقت جس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہو جبکہ اس کے لیے مجاز متعارف نہ ہو جیسے اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ اس گندم سے نہیں کھائے گا تو امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عین گندم کھانے سے حانث ہوگا لیکن اس گندم سے بنی اور چیزیں مثلاً روٹی اور ستو وغیرہ کھانے سے حانث نہ ہوگا۔

(ب) تعریفات واصطلاحات

(۱) مطلق:

وہ اسم جنس یا صفت ہے، جس میں محض ذات کا اعتبار ہو، کسی زائد کی قید ملحوظ نہ ہو جیسے فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ (تم اپنے چہروں کو دھوؤ) یہاں ترتیب وغیرہ کی قید ملحوظ نہیں ہے، محض دھونے کا حکم ہے۔ لہٰذا وضو میں ترتیب وغیرہ امور فرض نہیں ہے۔

(۲) مقید:

اسم جنس یا صفت میں جب کسی زائد وصف کی قید ملحوظ ہو تو اسے مقید کہا جاتا ہے۔ مثلاً کسی مومن کو غلطی سے قتل کرنے کی صورت میں بطور کفارہ مومن غلام آزاد کرنے کا حکم ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ یعنی جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر بیٹھے تو وہ ایک مومن غلام آزاد کرے۔ یہاں "رقبہ" کے ساتھ "مومنہ" کی قید موجود ہے۔

سوال نمبر ۶: درج ذیل اصطلاحات میں سے چار کی تعریفات تحریر کریں؟

(۱) خاص (۲) عام (۳) ظاہر (۴) نص (۵) محکم

جواب: خاص کی تعریف:

وہ لفظ جو معلوم معنی یا معلوم مسمّٰی کے لیے انفرادی طور پر موضوع ہو جیسے زید۔

عام کی تعریف:

وہ افراد جو افراد کی ایک جماعت کو لفظاً یا معناً حاصل ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ۔

ظاہر کی تعریف:

وہ لفظ جس کا مفہوم واضح ہو۔

نص کی تعریف:

وہ معنی جس کے لیے کلام کو لایا جائے۔

محکم کی تعریف:

وہ ہے جس میں مفسر کے مقابلہ میں قوت زیادہ ہو اس طرح کہ اس کے خلاف بالکل جائز نہ ہو۔

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الخامسة: الادب العربی

نوٹ: تمام سوالات حل کریں، جزوی رعایت ہر سوال میں موجود ہے۔

پہلا حصہ ... قصیدہ بردہ شریف

سوال نمبر ۱: (الف) مندرجہ ذیل میں سے صرف پانچ اشعار کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(۱) فاق النبیین فی خلق وفی خلق ... ولم یدانوہ فی علم ولا کرم

(۲) وکلھم من رسول اللہ ملتمس ... غرفا من البحر او رشفا من الدیم

(۳) فھو الذی تم معناہ و صورتہ ... ثم اصطفاہ حبیبا باریٔ النسم

(۴) فان فضل رسول اللہ لیس لہ ... حد فیعرب عنہ ناطق بفم

(۵) فانہ شمس فضل ھم کواکبھا ... یظھرن انوارھا للناس فی الظلم

(۶) کالزھر فی ترف والبدر فی شرف ... والبحر فی کرم والدھر فی ھمم

(۷) جاءت لدعوتہ الاشجار ساجدۃ ... تمشی الیہ علی ساق بلا قدم

(۸) ھو الحبیب الذی ترجی شفاعتہ ... لکل ھول من الاھوال مقتحم

حصہ دوم ... مقامات حریری

سوال نمبر ۲: درج ذیل اجزاء میں سے کوئی دو جز حل کریں؟

تُبَارِزُ بِمَعْصِيَتِكَ مَالِكَ نَاصِيَتِكَ وَ تَجْتَرِئُ بِقُبْحِ سِيْرَتِكَ عَلٰى عَالِمِ سَرِيْرَتِكَ وَتَتَوَارٰى عَنْ قَرِيْبِكَ وَاَنْتَ بِمرأى رَقِيْبِكَ وَتَسْتَخْفِي مِنْ مَمْلُوْكِكَ وَمَا تَخْفٰى خَافِيَةٌ عَلٰى مَلِيْكِكَ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

(۱) تبا لطالب دنیا ... ثنی الیھا انصبابہ

(۲) ما یستفیق غراما ... بھا وفرط صبابہ

(۳) ولو دری لکفاہ ... مما یروم صبابہ

(ب) تینوں اشعار کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی صرفی تحقیق کریں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

واستسر عنی حیناً لا اعرف عرینا ولا اجد عنه مبینا فلما أیت من غربتی الی منبت شعبتی حضرت دار کتبها التی هی منتدی المتادبین وملتقی القاطنین منهم والمتغربین .

(ج) عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ جموع کے مفردات تحریر کریں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات ۲۰۲۳ء

پانچواں پرچہ: عربی ادب

پہلا حصہ...... قصیدہ بردہ شریف

سوال نمبرا: (الف) مندرجہ ذیل میں سے صرف پانچ اشعار کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

(۱) فاق النبیین فی خلق وفی خلق ولم یدانوه فی علم ولا کرم

(۲) وکلهم من رسول الله ملتمس غرفا من البحر او رشفا من الدیم

(۳) فهو الذی تم معناه و صورته ثم اصطفاه حبیبا باری النسم

(۴) فان فضل رسول الله لیس له حد فیعرب عنه ناطق بفم

(۵) فانه شمس فضل هم کواکبها یظهرن انوارها للناس فی الظلم

(۶) کالزهر فی ترف والبدر فی شرف والبحر فی کرم والدهر فی همم

(۷) جاءت لدعوته الاشجار ساجدة تمشی الیه علی ساق بلا قدم

(۸) هو الحبیب الذی ترجی شفاعته لکل هول من الاهوال مقتحم

جوابات: (الف) اشعار کا اُردو ترجمہ:

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء پر ظاہری صورت اور باطنی خلق پر برتری لے گئے۔ انبیاء کرام آپ کے علم وکرم کے مرتبہ کے قریب بھی نہ پہنچ سکے۔

(۲) اور تمام انبیاء آپ کی بارگاہ میں درخواست کرنے والے ہیں، آپ کے دریائے کرم سے ایک چلو کا یا ایک قطرہ کا آپ کی مسلسل برسنے والی باران رحمت ہے۔

(۳) پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جو ظاہر و باطنی کمالات میں مکمل ہیں۔ آپ کو تمام عالم کی ارواح

کے پیدا فرمانے والے نے محبوبیت کے لیے چن لیا۔

(۴) پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کی کوئی انتہا نہیں جس کو بیان کر سکے، کوئی بھی بات کرنے والا/کوئی بولنے والا۔

(۵) آپ صلی اللہ علیہ وسلم فضل الٰہی کے آفتاب اور انبیاء کرام اس آفتاب کے ستارے ہیں، جو لوگوں کے لیے اپنی روشنیاں تاریکیوں میں ظاہر فرماتے رہے۔

(۶) آپ صلی اللہ علیہ وسلم گلاب کے پھول کی کلی کی طرح ہیں تازگی میں اور چودھویں کے چاند کی طرح ہیں بزرگی میں، بخشش میں دریا کی مانند ہیں اور بلند ہمتی میں مثل زمانہ ہیں۔

(۷) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر درخت سجدہ کرتے ہوئے آتے قدموں کے بغیر پنڈلیوں کے بل آپ کی طرف چلتے ہوئے۔

(۸) وہ محبوب ہیں جن سے سفارش کی امید کی جاتی ہے مصیبتوں اور بلاؤں کے وقت جو یکا یک/اچانک آپڑتی ہیں۔

(ب) خط کشیدہ صیغے:

فاق: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد اجوف واوی از باب نَصَرَ يَنْصُرُ

تم: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد مضاعف ثلاثی از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ

حصہ دوم ...... مقامات حریری

سوال نمبر ۲: درج ذیل اجزاء میں سے کوئی دو جز حل کریں؟

تُبَارِزُ بِمَعْصِيَتِكَ مَالِكَ نَاصِيَتِكَ وَ تَجْتَرِئُ بِقُبْحِ سِيْرَتِكَ عَلٰى عَالِمِ سَرِيْرَتِكَ وَتَتَوَارٰى عَنْ قَرِيْبِكَ وَاَنْتَ بِمَرْاٰى رَقِيْبِكَ وَتَسْتَخْفِيْ مِنْ مَمْلُوْكِكَ وَمَا تُخْفٰى خَافِيَةٌ عَلٰى مَلِيْكِكَ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

(۱) تبا لطالب دنیا	ثنی الیها الصبابه
(۲) ما یستفیق غراما	بها وفرط صبابه
(۳) ولو تری لکفاه	مما یروم صبابه

(ب) تینوں اشعار کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی صرفی تحقیق کریں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

وَاسْتَمَرَّ عَنِّيْ حِيْنًا لَا اَعْرِفُ عَرِيْنًا وَّلَا اَجِدُ عَنْهُ مُبِيْنًا فَلَمَّا اَيْتُ مِنْ غُرْبَتِيْ اِلٰى مَنْبَتِ شُعْبَتِيْ حَضَرْتُ دَارَ كُتُبِهَا الَّتِيْ هِيَ مُنْتَدَى الْمُتَاَدِّبِيْنَ وَمُلْتَقٰى

اَلْقَاطِنِیْنَ مِنْهُمْ وَالْمُتَغَرِّبِیْنَ۔

(ج) عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ جموع کے مفردات تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

عبارت کا ترجمہ:

تو اپنی نافرمانی کا مقابلہ کرتا ہے، اپنی پیشانی کے مالک سے' تو اپنے کردار کی قباحت کے ساتھ اپنے رازوں کے جاننے والے پر جرأت کرتا ہے' تو اپنے قریب (ضمیر) سے چھپتا ہے حالانکہ تو اپنے محافظ ونگہبان کی نظروں میں ہے، تو اپنے مملوک سے چھپتا ہے حالانکہ تیرے مالک سے کوئی مخفی چیز بھی چھپی ہوئی نہیں ہے۔

(ب) اشعار کا ترجمہ:

(۱) ہلاکت و بربادی ہو دنیا کے طالب کے لیے جس نے اپنی توجہ اس طرف مائل کرلی۔

(۲) جو اس سے شدت محبت اور کثرت محبت کی وجہ سے افاقہ حاصل نہیں کرسکتا۔

(۳) اگر وہ جانتا (دنیا کی حقیقت) تو اس کے لیے کافی ہوتی اس کی مراد کی تلچھٹ۔

خط کشیدہ صرفی تحقیق:

یشفیق: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم ثلاثی مزید اجوف واوی از باب استفعال۔

یروم: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم ثلاثی مجرد اجوف واوی از باب نَصَرَ یَنْصُرُ۔

(ج) عبارت کا ترجمہ:

وہ ایک لمبا عرصہ مجھ سے پوشیدہ رہا اور میں اس کے بارے میں نہ جانتا تھا اور نہ ہی اس کے بتانے والے کو پاتا، پس جب میں اپنے سفر سے اپنے اصل وطن کی طرف پلٹا تو اس گھر کی لائبریری میں گیا' جو ادباء کے جمع ہونے اور مسافروں اور مقیم لوگوں کی ملاقات کی جگہ تھی۔

جموع کے مفردات:

جموع	مفردات
المتأدبین	متأدب
القاطنین	قاطن
المتغربین	متغرب

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة السادسة: البلاغة

نوٹ: صرف چار سوالات کا حل مطلوب ہے

سوال نمبر ۱: (الف) درج ذیل میں سے تین کی تعریفات لکھیں؟ ۳×۵=۱۵

(۱) فصاحت کلام (۲) تنافر کلمہ (۳) تعقید لفظی (۴) مخالفت قیاس (۵) ضعف تالیف

(ب) فصاحت کا لغوی معنی لکھنے کے بعد اس کی اقسام تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر ۲: (الف) وہ کون سے امور ہیں جو بلاغت کے لیے ضروری ہیں؟ ۱۵

(ب) بلاغت کا لغوی معنی لکھنے کے بعد اس کی اقسام تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر ۳: (الف) امر، نہی اور استفہام کی تعریفات لکھیں؟ ۳×۵=۱۵

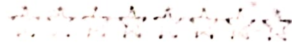
(ب) علم معانی کی تعریف سپرد قلم کریں؟ ۱۰

سوال نمبر ۴: (الف) انشاء، صدق خبر اور کذب خبر کی تعریفات تحریر کریں؟ ۳×۵=۱۵

(ب) خبر کی تعریف کرنے کے بعد اس کی اقسام بیان کریں؟ ۵+۵=۱۰

سوال نمبر ۵: (الف) انشاء طلبی کی تعریف کرنے کے بعد اس کی اقسام تحریر کریں؟ ۱۰

(ب) امر کے مجازی معانی میں سے تین مثالوں سمیت تحریر کریں؟ ۳×۵=۱۵



درجہ عالیہ (سالِ اوّل) برائے طالبات ۲۰۲۳ء

چھٹا پرچہ: البلاغت

سوال نمبرا: (الف) درج ذیل میں سے تین کی تعریفات لکھیں؟

(۱) فصاحت کلام (۲) تنافر کلمہ (۳) تعقید لفظی

(۴) مخالفت قیاس (۵) ضعف تالیف

(ب) فصاحت کا لغوی معنی لکھنے کے بعد اس کی اقسام تحریر کریں؟

جواب: (الف) اصطلاحات کی تعریفات:

فصاحت کلام:

فصاحت کلام یہ ہے کہ کلام کا مختلف کلمات کے اجتماع سے ہونے والے کلمات کا تنافر، ضعف التالیف اور تعقید سے محفوظ ہونا اور اس کے کلمات بھی فصیح ہوں۔

تنافر کلمات:

کلمہ میں ایسے وصف کا ہونا جو زبان پر ثقل کا باعث ہے۔

تعقید لفظی:

تعقید میں پائے جانے والا اخفاء اگر الفاظ کی تقدیم و تاخیر یا کسی فصل کے سبب ہو تو اسے تعقید لفظی کہتے ہیں۔

مخالفت قیاس:

کسی کلمہ کا صرفی قانون کے موافق نہ ہونا۔

ضعف تالیف:

کسی کلام کا نحوی قانون کے موافق نہ ہونا۔

(ب) فصاحت کا لغوی معنی:

بیان کرنا، ظاہر ہونا، نمایاں، واضح۔

فصاحت کی اقسام:

فصاحت کی تین اقسام ہیں:

(۱) فصاحۃ فی الکلمہ (۲) فصاحت فی الکلام (۳) فصاحۃ فی المتکلم

سوال نمبر ۲: (الف) وہ کون سے امور ہیں جو بلاغت کے لیے ضروری ہیں؟

(ب) بلاغت کا لغوی معنی لکھنے کے بعد اس کی اقسام تحریر کریں؟

جواب: (الف) بلاغت کے لیے ضروری امور:

بلاغت کو حاصل کرنے کے لیے درج ذیل چیزوں کو جاننا ضروری ہے: تنافر کی پہچان جن کا پتہ ذوق سلیم سے ہوتا ہے۔ مخالفت قیاس کا علم جس کا ادراک علم صرف سے ہوتا ہے۔ ضعف تالیف اور تعقید لفظی کا علم جس کا ادراک علم نحو سے ہوتا ہے اور غرابت کی معرفت جس کا ادراک کلام عرب میں تتبع و تلاش کرنے سے ہوتا ہے۔ لہٰذا حصول بلاغت کے لیے لغت، صرف، نحو، علم معانی و بیان کی معرفت کے ساتھ ساتھ ذوق سلیم ہونا اور کلام عرب میں خوب واقفیت ہونا ضروری ہے۔

خبر کی اقسام:

خبر دو قسم پر: (۱) جملہ اسمیہ (۲) جملہ فعلیہ

(ب) بلاغت کا لغوی معنی:

کسی جگہ پہنچ جانا، وصول، انتہاء

بلاغت کی اقسام:

بلاغت کی دو قسمیں ہیں: (۱) بلاغت فی الکلام (۲) بلاغت فی المتکلم

سوال نمبر ۳: (الف) امر، نہی اور استفہام کی تعریفات لکھیں؟

(ب) علم معانی کی تعریف سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) امر کی تعریف:

اپنے آپ کو بلند تصور کرتے ہوئے کسی سے فعل کا مطالبہ کرنا۔

نہی کی تعریف:

خود کو بڑائی کی جگہ رکھتے ہوئے کسی سے فعل کے نہ کرنے کا مطالبہ کرنا۔

استفہام کی تعریف:

کسی چیز کے بارے میں علم کو طلب کرنا۔

(ب) علم معانی کی تعریف:

علم معانی ایسا علم ہے جس کے ساتھ لفظ عربی کے وہ احوال پہچانے جائیں جن کے ساتھ لفظ مقتضائے

حال کے مطابق ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر۴: (الف) انشاء، صدق خبر اور کذب خبر کی تعریفات تحریر کریں؟

(ب) خبر کی تعریف کرنے کے بعد اس کی اقسام بیان کریں؟

جواب: (الف) انشاء کی تعریف:

وہ کلام جس کے قائل کے بارے میں ایسا نہ کہا جا سکے کہ وہ اپنی بات میں سچا ہے یا جھوٹا۔

صدق خبر کی تعریف:

صدق خبر یہ ہے کہ خبر واقع کے مطابق ہو۔

کذب خبر کی تعریف:

کذب خبر یہ ہے کہ خبر واقع کے مطابق نہ ہو۔

(ب) خبر کی تعریف:

خبر وہ کلام ہے کہ جس کے قائل کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکے۔

سوال نمبر۵: (الف) انشاء طلبی کی تعریف کرکے اس کی اقسام تحریر کریں؟

جواب: (الف) انشاء طلبی کی تعریف:

جن میں کسی مطلوبہ چیز کو طلب کیا جائے اور طلب کے وقت وہ مطلوبہ چیز حاصل نہ ہو۔

انشاء طلبی کی اقسام:

انشاء طلبی پانچ قسم پر ہے:

(۱) امر (۲) نہی (۳) استفہام (۴) تمنی (۵) نداء

(ب) امر کے مجازی معانی میں سے تین مثالوں سمیت تحریر کریں؟

امر کے تین مجازی معانی:

(۱) دعا جیسے: اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ

(۲) التماس کے لیے جیسے اپنے برابر والے کو کہنا: اَعْطِنِي الْكِتَابَ

(۳) تہدید کے لیے جیسے: اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ

☆☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باكستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

الوقت المحدد: ثلاث ساعات	مجموع الارقام: ۱۰۰

الورقة الاولیٰ: الصحيح للبخاری

نوٹ: کوئی سے تین سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1:- سألتك بما يأمركم فذكرت انه يأمركم ان تعبدوا الله ولاتشركوا به شيئا وينهاكم عن عبادة الأوثان ويأمركم بالصلوٰة والصدق والعفاف فان كان ماتقول حقا فسيملك موضع قدمى هاتين وقد كنت اعلم انه خارج ولم اكن اظن انه منكم .

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) خط کشیدہ کلمات عبارت کی نحوی تحقیق کریں؟ ۳+۳+۳=۹

(ج) اس کلام کے متکلم اور مخاطب کا نام لکھیں؟ ۵

سوال نمبر 2:- عن عائشة رضی الله عنها انها ارادت ان تشترى بريرة وانهم اشترطوا ولاء ها فذكر للنبى صلى الله عليه وسلم فقال النبى صلى الله عليه وسلم اشتريها فاعتقيها فانما الولاء لمن اعتق واهدى لهالحم فقيل للنبى صلى الله عليه وسلم هذا تصدق به على بريرة فقال لها النبى صلى الله عليه وسلم هولها صدقة ولنا هدية .

(الف) حدیث مذکور کا ترجمہ لکھیں؟ ۱۰

(ب) خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں؟ ۳+۳+۳=۹

(ج) ولاء کسے کہتے ہیں نیز "خیرت" میں کس بات کا خیار مراد ہے اور اس خیار کا فقہی نام کیا ہے؟ ۷+۷=۱۴

سوال نمبر 3:- عن همام قال سمعت عمارا يقول رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وما معه إلا خمسة أعبدو امرأتان وأبوبكر .

(الف) حدیث مذکور پر حرکات وسکنات لگائیں؟ ۱۰

(ب) "خمسة اعبد" اور "امرأتان" سے کون لوگ مراد ہیں؟ ان کے اسماء تحریر کریں؟ ۱۴

(ج) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کوئی سے تین مناقب بخاری شریف سے بیان کریں؟ ۹

سوال نمبر 4:- درج ذیل میں سے کوئی سی تین احادیث کا ترجمہ سپردِ قلم کریں؟ ا

(الف) الفخر والخيلاء في الفدادين أهل الوبر والسكينة في أ
يمان والحكمة يمانية قال أبو عبدالله سميت اليمن لأنها عن يمين
عن يسار الكعبة والمشأمة الميسرة واليد اليسرى الشؤمى والجانب

(ب) عن عائشة أن أبابكر رضي الله عنه دخل عليها وعندها
تغنيان وتدففان وتضربان والنبي صلى الله عليه وسلم متغش بثوبه
فكشف النبي صلى الله عليه وسلم وجهه فقال دعهما يا أبابكر
الأيام أيام منى .

(ج) عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عل
ومثل الأنبياء من قبلي كمثل رجل بنى بيتا فأحسنه وأجمله إلا
فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه الل
خاتم النبيين .

(د) عن البراء بن عازب رضي الله عنهما قال كان النبي
مربوعا بعيد مابين المنكبين له شعر يبلغ شحمة أذنيه ر
أرشيئاقط أحسن منه قال يوسف بن أبي إسحاق عن أبيه إلى منك

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال

پہلا پرچہ: صحیح بخاری

سوال نمبر 1:- سَأَلْتُكَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُ
شَيْئًا وَيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْ
حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ کلمات عبارت کی نحوی تحقیق کریں؟

(ج) اس کلام کے متکلم اور مخاطب کا نام لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب بر عبارت اور ترجمہ عبارت:

نوٹ: اعراب لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ درج ذیل ہے:

اور میں نے تم سے سوال کیا کہ وہ تم کو کیا حکم دیتے ہیں، تو تم نے کہا: بے شک وہ تم کو حکم دیتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ تم کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور وہ تمہیں بتوں کی عبادت سے روکتے ہیں اور تمہیں نماز، سچ بولنے اور پاک دامنی اختیار کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ اگر یہ تمام باتیں درست ہیں، تو وہ یقیناً نبی ہیں، پس وہ عنقریب میرے پاؤں کی نیچے والی زمین کے مالک ہو جائیں گے اور مجھے کامل بھروسہ تھا کہ وہ ظاہر ہونے والے ہیں اور میں نے کبھی بھی گمان نہیں کیا تھا کہ وہ تم سے ہوں گے۔

جواب: (ب) خط کشیدہ عبارت کی نحوی تحقیق:

الاوثـان: یہ "وثن" سے جمع مکسر اور مضاف الیہ ہے، مضاف الیہ با مضاف مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا ظرف لغو "نہا" کے۔

العـفـاف: یہ معطوف ہے، اس کا عطف الصدق پر ہے جبکہ اس کا عطف الصلوٰۃ پر ہے، یہ سب معطوف با معطوف علیہ ملکر مجرور ہو کر متعلق "یأمر" کے۔

هـاتيـن: یہ اسم اشارہ تثنیہ ہے با مشار الیہ ملکر مفعول بہ ہوا "سيـمـلك" کا۔ اس طرح فعل مضارع اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

جواب: (ج) اس کلام کے متکلم اور مخاطب کا نام:

اس عبارت کے متکلم کا نام ہے: ہرقل (شاہ حبشہ) جبکہ مخاطب کا نام ہے: ابوسفیان۔

سوال نمبر 2:- عن عائشة رضى الله عنها انها ارادت ان تشترى بريرة وانهم اشترطوا ولاء ها فذكر للنبى صلى الله عليه وسلم فقال النبى صلى الله عليه وسلم اشتريها فاعتقيها فانما الولاء لمن اعتق واهدى لها لحم فقيل للنبى صلى الله عليه وسلم هذا تصدق به على بريرة فقال لها النبى صلى الله عليه وسلم هو لها صدقة ولنا هدية .

(الف) حدیث مذکور کا ترجمہ لکھیں؟

(ب) خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں؟

(ج) ولاء کسے کہتے ہیں نیز "خیرت" میں کس بات کا خیار مراد ہے اور اس خیار کا فقہی نام کیا ہے؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنا چاہا، تو ان کے مالکوں نے ان کی ولاء کی شرط قرار دے دی، اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے خرید کر آزاد کر دو، کیونکہ ولاء آزاد کرنے والے کی ہوتی ہے۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے پاس بطور تحفہ گوشت پیش کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: اس گوشت کو بریرہ پر صدقہ کیا گیا ہے، تو یہ اس کے واسطے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

جواب: (ب) خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق:

ارادت: یہ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل ناقص یائی از باب افعال، ارادہ کرنا، قصد کرنا۔

اشتریھا: صیغہ واحد مؤنث حاضر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل ناقص یائی از باب افتعال، خریدنا۔

تصدق: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل صحیح از باب تفعل، صدقہ کرنا، ہدیہ کرنا۔

جواب: (ج) "ولاء" کی تعریف، "خیرت" سے مراد اور "خیار" کا فقہی نام:

ولاء: وہ میراث جس کا کوئی شخص اپنی ملک سے کسی کو آزاد کرنے یا عقد موالات کے سبب حقدار ہوتا ہے۔

سوال نمبر 3:- عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ اِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَّامْرَأَتَانِ وَأَبُوْبَكْرٍ .

(الف) حدیث مذکور پر حرکات وسکنات لگائیں؟

(ب) "خمسة اعبد" اور "امرأتان" سے کون لوگ مراد ہیں؟ ان کے اسماء تحریر کریں؟

(ج) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کوئی سے تین مناقب بخاری شریف سے بیان کریں؟

جواب: (الف) حدیث پر حرکات وسکنات:

حرکات وسکنات اوپر لگا دی گئی ہیں۔

جواب: (ب) "خمسة اعبد" اور "امرأتان" سے مراد لوگ اور ان کے نام:

پانچ غلاموں کے نام یہ ہیں: (i) حضرت عمار، (ii) حضرت زید بن حارثہ، (iii) حضرت بلال، (iv)

حضرت عامر بن فہیرہ، (۷) حضرت شقران رضی اللہ عنہم۔

دو عورتوں کے نام یہ ہیں: (۱) حضرت خدیجہ، (۲) حضرت ام الفضل یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زوجہ رضی اللہ عنہما۔

جواب: (ج) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تین مناقب:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے تین مناقب درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے کپڑے کو تکبر سے زمین پر گھسیٹے گا، بروز حشر اللہ تعالیٰ اس کی جانب نظر رحمت نہ فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے کپڑے کا ایک کنارہ لٹک جاتا ہے، مگر یہ میں اس کا خیال رکھوں گا ایسا نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس طرح تکبر کی وجہ سے نہیں کرتے ہو۔

(۲) محمد بن حنفیہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد محترم سے دریافت کیا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سے سب سے افضل کون ہے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، میں نے پوچھا: اس کے بعد کون؟ انہوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ، مجھے خدشہ ہوا کہ اب فرمائیں گے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ۔ اس پر میں نے دریافت کیا: تو آپ؟ تو آپ نے فرمایا: میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام آدمی ہوں۔

(۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد پہاڑ پر چڑھے، اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی ساتھ تھے تو اُحد پہاڑ کانپنے لگا، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُحد! تو اپنی حرکت بند کر دے، کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

سوال نمبر 4:- درج ذیل احادیث کا ترجمہ سپرد قلم کریں۔

(الف) الفخر والخيلاء في الفدادين أهل الوبر والسكينة في أهل الغنم والإيمان يمان والحكمة يمانية قال أبو عبدالله سميت اليمن لأنها عن يمين الكعبة والشأم لأنها عن يسار الكعبة والمشأمة الميسرة واليد اليسرى الشؤمى والجانب الأيسر الأشأم .

(ب) عن عائشة أن أبابكر رضي الله عنه دخل عليها وعندها جاريتان في أيام من تغنيان وتدففان وتضربان والنبي صلى الله عليه وسلم متغش بثوبه فانتهرهما أبوبكر فكشف النبي صلى الله عليه وسلم وجهه فقال دعهما يا أبابكر فإنها أيام عيد وتلك الأيام أيام منى .

(ج) عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن مثلي

ومثل الأنبياء من قبلي كمثل رجل بنى بيتا فأحسنه وأجمله إلا موضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة قال فأنا اللبنة وأنا خاتم النبيين .

(د) عن البراء بن عازب رضي الله عنهما قال كان النبي صلى الله عليه وسلم مربوعا بعيد مابين المنكبين له شعر يبلغ شحمة أذنيه رأيته في حلة حمراء لم أر شيئا قط أحسن منه قال يوسف بن أبي إسحاق عن أبيه إلى منكبيه .

جواب: احادیث کا ترجمہ:

(الف) فخر، تکبر، چیخنے چلانے والے اونٹ چرانے والوں کے اندر ہیں۔ نرمی و ملائمت بکریاں چرانے والوں میں ہے۔ ایمان یمن میں ہے، حکمت بھی یمن میں ہے۔ ابوعبداللہ نے کہا: یمن کو یمن اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ کعبہ معظمہ کی دائیں طرف ہے اور شام کو شام اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ کعبہ معظمہ کی بائیں طرف ہے اور مشامہ الٹی چیز کو کہا جاتا ہے اور شومی بائیں ہاتھ کو کہا جاتا ہے اور شام الٹی طرف کو کہا جاتا ہے۔

(ب) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: بے شک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے پاس اس وقت تشریف لائے کہ ان کے پاس دو لونڈیاں منیٰ کے دنوں میں گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے سے اپنے چہرے کو چھپا رکھا تھا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان لونڈیوں کو ڈانٹ پلائی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے کو اپنے چہرے سے دور کیا اور فرمایا: اے ابوبکر! انہیں چھوڑ دو، کیونکہ یہ عید اور منیٰ کے دن ہیں۔

(ج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک مکان بنایا، تو اسے حسین و جمیل بنایا، مگر اس نے ایک کونے کے اندر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومتے اور اظہار تعجب کرتے کہ اس میں اینٹ کو کیوں نہ رکھا گیا، وہ اینٹ میں ہی ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

(د) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد کے تھے، آپ کا سینہ بہت کشادہ اور کھلا ہوا تھا۔ آپ کے (سر کے) بال کانوں کی لو تک لٹکتے رہتے تھے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ سرخ لباس میں دیکھا، میں نے آپ سے بڑھ کر حسین کسی کو نہیں دیکھا تھا۔ یوسف بن ابی اسحاق نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا یعنی آپ کے بال کندھوں تک پہنچتے تھے۔

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

الورقة الثانية: الصحيح لمسلم

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: سوال نمبر 1 لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1:- عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سلونی فهابوه ان يسئلوه قال فجاء رجل فجلس عند ركبتيه فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الاسلام قال لا تشرك بالله شيئا وتقيم الصلوٰة وتوتى الزكوٰة وتصوم رمضان قال صدقت قال يا رسول الله ما الايمان قال ان تؤمن بالله وملائكته وكتابه ولقائه ورسله وتؤمن بالبعث وتؤمن بالقدر كله قال صدقت قال يا رسول الله ما الاحسان......

(الف) مذکورہ بالا حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ (۲۰=۱۰+۱۰)

(ب) مذکورہ بالا حدیث شریف کی روشنی میں علامات قیامت لکھیں؟ ۱۰

(ج) شرک کسے کہتے ہیں؟ تعریف لکھیں۔ ۴

سوال نمبر 2:- عن ابی هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا اوليصمت ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم جاره ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ (۲۰=۱۰+۱۰)

(ب) ہمسائے اور مہمان کے حقوق لکھیں؟ ۱۳

سوال نمبر 3:- عن عائشة قالت طيبت رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدى لحرمه حين احرم ولحله حين حل قبل ان يطوف بالبيت .

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۲۰

(ب) احرام کی حالت میں کونسی چیزیں منع ہیں؟ ۱۰

(ج) مرد اور عورت کے احرام میں کیا فرق ہے؟ ۳

سوال نمبر 4:- عن ابن عباس ان ضباعة بنت الزبير بن عبدالمطلب اتت رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی امراء ۃ ثقیلۃ وانی ارید الحج فما تأمرنی قال اھلی بالحج واشترطی ان محلی حیث تحبسنی قال فادرکت۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) خط کشیدہ کی وضاحت کریں اور بتائیں کہ یہ حکم حضرت ضباعۃ کے لیے خاص ہے یا ہر بیمار عورت کے لیے ہے؟ ۱۰

(ج) عمرہ ادا کرنے کا طریقہ لکھیں؟ ۱۳

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

دوسرا پرچہ: صحیح مسلم

سوال نمبر 1: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلُوْنِیْ فَھَابُوْہُ اَنْ یَّسْئَلُوْہُ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَجَلَسَ عِنْدَ رُکْبَتَیْہِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ لَا تُشْرِکُ بِاللہِ شَیْئًا وَّتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ مَا الْاِیْمَانُ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللہِ وَمَلَائِکَتِہٖ وَکِتَابِہٖ وَلِقَائِہٖ وَرُسُلِہٖ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ کُلِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ مَا الْاِحْسَانُ......

(الف) مذکورہ بالا حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) مذکورہ بالا حدیث شریف کی روشنی میں علامات قیامت لکھیں؟

(ج) شرک کسے کہتے ہیں؟ تعریف لکھیں۔

جواب: (الف) اعراب بر حدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھ سے سوال کیا کرو، مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سوال کرنے سے جھجک جاتے تھے، راوی کا بیان ہے: پھر ایک روز ایک آدمی حاضر ہوا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دو زانوں ہو کر بیٹھ گیا، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز ادا کرو، زکوٰۃ دو اور رمضان المبارک کے روزے رکھو، وہ آدمی عرض گزار ہوا: آپ نے سچ فرمایا ہے، پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس

کی کتابوں، اس سے ملاقات، اس کے رسولوں، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور تقدیر سے تعلق رکھنے والے تمام امور پر ایمان لانا، اس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! احسان کیا ہے؟

جواب: (ب) حدیث بالا کی روشنی میں علامات قیامت:

اس حدیث میں تین علامات قیامت بیان کی گئی ہیں:

(۱) لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی، (۲) ننگے پاؤں، ننگے جسم اور بکریوں کے چرواہے عالیشان محلات پر فخر کریں گے، (۳) ننگے پاؤں، ننگے جسم، بہرے اور گونگے زمین کے بادشاہ بنیں گے۔

جواب: (ج) شرک کی تعریف:

شرک کا لغوی معنیٰ ہے: ساتھی بنانا، یا ساتھی ٹھہرانا۔ شرک کا اصطلاحی معنیٰ ہے: کسی کو اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور صفات کے تقاضوں میں برابر ٹھہرانا ہے۔

شریک ٹھہرانے والے کو مشرک کہا جاتا ہے، شرک ایسا گناہ ہے، جو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرے گا۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا: وہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔

سوال نمبر 2:- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیُكْرِمْ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیُكْرِمْ ضَیْفَهٗ ۔

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) ہمسائے اور مہمان کے حقوق لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب بر حدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: حدیث پر اعراب لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ اچھی بات کہے، یا پھر خاموشی اختیار کر لے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی تکریم کرے۔

جواب: (ب) ہمسائے اور مہمان کے حقوق:

ہمسائے کے حقوق:

اسلام میں تمام انسانوں بلکہ حیوانات کے حقوق بیان کیے گئے ہیں۔ ہمسائے کے حقوق کے حوالے سے قرآن وسنت میں حقوق تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ چنانچہ ہمسائے کے حقوق کے حوالے سے کثیر احادیث مبارکہ موجود ہیں، ان میں سے ایک جامع حدیث یہاں بیان کی جاتی ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ ہمسائے کا کیا حق ہے؟ پھر آپ نے فرمایا: (۱) جب وہ تجھ سے مدد کا طالب ہو، تو اس کی مدد کر۔ (۲) اگر اسے قرض کی ضرورت ہو، تو اسے قرض فراہم کر۔ (۳) اگر وہ تنگدست ہو جائے، اس کی ضرورت پوری کر۔ (۴) اگر وہ بیمار ہو جائے، اس کی عیادت کر۔ (۵) اگر وہ مر جائے، تو اس کا جنازہ اٹھاؤ۔ (۶) اگر اسے خوشی حاصل ہو، تو اسے مبارک باد دو۔ (۷) اگر اسے کسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑے، تو اسے صبر کی تلقین کرو۔ (۸) اس کے مکان سے اپنا مکان اونچا نہ بنا تا کہ اس کی ہوا رکے۔ (۹) جب میوہ لیکر آؤ، تو اس کے گھر میں دو، ورنہ خفیہ لیکر آؤ۔ (۱۰) ہنڈیا کی خوشبو سے اپنے ہمسائے کو ایذاء نہ دو مگر یہ کہ شوربا اسے بھی بھیج دو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ ہمسائے کا کیا حق ہے؟ بخدا کوئی بھی ہمسائے کے حقوق پورے نہیں کر سکتا مگر جس پر اللہ تعالیٰ نے رحمت کی ہو۔

مہمان کے حقوق:

ہمسائے وغیرہ کے حقوق کی طرح اسلام نے مہمان کے حقوق پر بھی بہت زور دیا ہے۔ چنانچہ مہمان کے حقوق کے حوالے سے چند ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

(۱) حضرت ابوشریح العدوی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ مہمان کی تکریم کرے اور اسے جائزہ دے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: یارسول اللہ! جائزہ کیا ہے؟ فرمایا: ایک دن اور ایک رات اس کی خاطر مدارت کرے اور تین دن اس کی ضیافت کرے اور اس سے زیادہ دن اس کی طرف سے صدقہ ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔

(۲) حضرت ابوشریح الخزاعی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہمان نوازی تین دن ہے اور جائزہ ایک دن ہے۔ کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی

کے پاس اتنے دن قیام کرے کہ اسے گناہ میں مبتلا کرے، صحابہ کرام نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہ اس کو گناہ میں کیسے مبتلا کرے گا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ اس کے پاس ایسی حالت میں قیام کرے کہ اس کے پاس مہمان نوازی کے لیے کچھ نہ ہو۔

سوال نمبر3:- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ لِحُرْمِهٖ حِيْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّهٖ حِيْنَ حَلَّ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) احرام کی حالت میں کونسی چیزیں منع ہیں؟

(ج) مرد اور عورت کے احرام میں کیا فرق ہے؟

جواب: (الف) اعراب بر حدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت احرام میں اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی، جب آپ نے احرام باندھا، اور جس وقت آپ نے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے احرام کو کھول دیا۔

جواب: (ب) حالت احرام میں ممنوع امور:

حالت احرام میں بہت سے امور حرام وممنوع ہو جاتے ہیں، ان میں سے چند ایک مشہور درج ذیل ہیں:

(۱) عورت سے جماع کرنا، (۲) بوس وکنار کرنا، (۳) گلے لگانا، (۴) اس کی اندام نہانی پر نگاہ کرنا، (۵) حرکت فحش کا ارتکاب کرنا، (۶) کسی سے لڑائی جھگڑا کرنا، (۷) جنگل کا شکار کرنا، (۸) کسی جانور کو ذبح کرنے کے لیے معاونت کرنا، (۹) اپنے یا غیر کا ناخن کاٹنا، (۱۰) اپنے جسم کے کسی حصہ سے بال جدا کرنا، (۱۱) اپنا منہ یا سر کسی کپڑے سے چھپانا، (۱۲) عمامہ زیب سر کرنا، (۱۳) برقع یا دستانے پہننا، (۱۴) سلا ہوا کپڑا پہننا، (۱۵) خوشبو لگانا، (۱۶) سر یا داڑھی کو خطمی یا کسی خوشبو وغیرہ سے دھونا، (۱۷) مہندی کا خضاب لگانا، (۱۸) گوند وغیرہ سے بال جمانا، (۱۹) جوں مارنا یا پھینکنا، (۲۰) کسی کا سر مونڈنا، (۲۱) زیتون یا تل کا تیل خواہ بے خوشبو ہو کا بالوں یا جسم پر لگانا وغیرہ۔

جواب: (ج) مرد اور عورت کے احرام میں فرق:

جب حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کر کے تلبیہ پڑھتے ہیں تو بعض حلال چیزیں بھی حرام ہو جاتی ہیں، اس

لیے اس کو احرام کہتے ہیں۔ مجازاً ان کلی چادروں کو بھی احرام کہا جاتا ہے، جن کو حالت احرام میں استعمال کیا جاتا ہے۔

مرد کے احرام میں دو کپڑے (ان سلے) ہوتے ہیں جبکہ عورت کا احرام سکارف کی شکل میں ہوتا ہے۔

سوال نمبر 4:-عن ابن عباس ان ضباعة بنت الزبير بن عبدالمطلب اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت انی امراء ة ثقيلة وانی اريد الحج فما تأمرنی قال اهلی بالحج واشترطی ان محلی حيث تحبسنی قال فادركت ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ کی وضاحت کریں اور بتائیں کہ یہ حکم حضرت ضباعة کے لیے خاص ہے یا ہر بیمار عورت کے لیے ہے؟

(ج) عمرہ ادا کرنے کا طریقہ لکھیں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضرت ضباعۃ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: میں ایک مریض عورت ہوں جبکہ میں حج کا بھی ارادہ رکھتی ہوں، آپ اس بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: تم حج کا احرام باندھ لو اور اس شرط کو عائد کر دو کہ میرے احرام کھول دینے کی جگہ وہی ہے، جس جگہ تو مجھے روک لے گا۔ فرمایا: اس نے حج کو پالیا۔

جواب: (ب) خط کشیدہ کی وضاحت اور اس حکم کی نوعیت:

حضرت ضباعۃ رضی اللہ عنہا زبیر بن عبدالمطلب کی بیٹی تھیں یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چچازاد ہمشیرہ، زبیر مسلمان نہ ہوئے تھے، ضباعہ صحابیہ ہیں، مہاجرات میں شمار ہوتی ہیں اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حجۃ الوداع میں تم بھی ہمارے ساتھ حج کرنے کا ارادہ رکھتی ہو، تو یہ واقعہ حجۃ الوداع کی تیاری کے وقت کا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: ابھی بیماری سے اٹھی ہوں، کمزور ہوں، اندیشہ ہے کہ سفر کی وجہ سے پھر مرض عود کر آئے، میں احرام کے بعد حج کے احکام مکمل نہ کر سکوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احرام باندھتے وقت تم یہ کہہ لینا کہ خدایا اگر میں بعد احرام اداءِ حج سے قاصر رہوں، علالت کا شکار ہو جاؤں، تو جہاں بھی بیمار ہوں گی وہاں ہی احرام کھول دوں گی۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ احصار مرض سے بھی ہو سکتا ہے، اس طرح یہ روایت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل ہے کہ احصار دشمن سے ہی نہیں ہوتا بلکہ مرض سے بھی ہو جاتا ہے۔ خیال رہے کہ

زبان سے یہ شرط عائد کرنا مستحب ہے، اگر شرط نہ بھی لگائی جائے، تب بھی مریض محرم احرام کھول سکتا ہے۔ بعض نے کہا: اس شرط عائد کرنے کا فائدہ یہ ہوگا کہ مریض فوراً حج کر سکتا ہے۔ اگر شرط لگائے بغیر ایسا حادثہ پیش آیا، تو دوسرے حجاج کے ساتھ ہدی بھیجے گا اور ہدی حرم شریف میں ذبح ہو جانے کے بعد احرام کھولے گا۔

جواب: (ج) عمرہ ادا کرنے کا طریقہ:

غیر ملکی میقات سے عمرہ کا احرام باندھ لے، پاکستان کے رہنے والے ہوائی جہاز سے سفر کرتے ہیں، اس لیے وہ اپنے گھر میں غسل کر کے احرام باندھ لیں اور ایئرپورٹ کے لانج میں دو رکعت نوافل پڑھ کر عمرہ کی نیت سے احرام باندھ لے، پھر یوں کہے: اے اللہ! میں عمرہ کے لیے حاضر ہوں، اس کو میرے لیے آسان کر دے اور میری طرف سے اسے قبول فرما۔ پھر راستہ میں بکثرت تلبیہ پڑھے اور تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ پھر مکہ معظمہ پہنچ کر عمرہ ادا کرے یعنی بیت اللہ کا سات بار طواف کرے، اس طواف میں اضطباع کرے، پہلے تین چکروں میں رمل کرے، جب بھی حجر اسود کے سامنے سے گزرے تو اگر ممکن ہو تو اسے بوسہ دے، جب رکن یمانی کے پاس سے گزرے تو اس کو بھی چھو کر اس کی تعظیم کرے، اس کو بوسہ دینے کے بارے میں احناف کے دو قول ہیں ایک قول ممانعت کا ہے اور ایک جواز کا ہے۔ اگر اس کی تعظیم نہ کر سکے تو پھر اس کے قائم مقام ہاتھ سے اشارہ کرنا مشروع نہیں ہے۔ حجر اسود کی تعظیم کے ساتھ طواف ختم کرے، پھر مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نوافل ادا کرے، اس کے بعد سعی کے سات چکر لگائے، سعی کو صفا سے شروع کرے اور مروہ پر ختم کرے، صفا پر چڑھ کر کعبہ شریف کی طرف منہ کرے اور یہ پڑھے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھے، پھر اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے مروہ کی طرف روانہ ہو، راستہ میں دو سبز نشانوں کے درمیان سے دوڑتا ہوا گزرے، طواف اور سعی کے دوران اس کو جو دعائیں اور اذکار یاد ہوں ان کو خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھتا رہے۔ صفا اور مروہ میں سعی مکمل کرنے کے بعد محرم سر کے بال کٹوا لے یا منڈوا لے۔ اب اس کا عمرہ مکمل ہو گیا اور وہ احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو گیا لیکن پھر بھی کسی گناہ کا ارتکاب نہ کرے اور کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرے اور فحش باتوں سے مکمل طور پر پرہیز کرے۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

الورقة الثالثة: الجامع للترمذی

الوقت المحدد: ثلاث ساعات   مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1:-(۱) عن انس رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه وسلم نهی أن یشرب الرجل قائما فقیل الأکل قال ذاك أشد .

(۲) عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یشرب قائما وقاعدا .

(الف) دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں؟ (۲۰=۱۰+۱۰)

(ب) دونوں حدیثوں کے پیش نظر کھڑے ہو کر مشروب پینے کے حکم کی اچھی طرح وضاحت کریں؟ (۲۰)

سوال نمبر 2:-عن عبدالله بن عمر أن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یأکل أحدکم بشماله ولا یشرب بشماله فإن الشیطن یأکل بشماله ویشرب بشماله .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور شیطان کے بائیں ہاتھ سے کھانے، پینے کے ذکر کی وضاحت کریں؟ (۲۰=۱۰+۱۰)

(ب) کھانا کھا لینے کے بعد انگلیاں چاٹنے کی دو حکمتیں بیان کریں؟ (۱۰=۵+۵)

سوال نمبر 3:-عن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الکافر یأکل فی سبعة امعاء والمؤمن یأکل فی معی واحد .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ حضرت "عمر" رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا کیا نام ہے؟ (۱۰=۸+۲)

(ب) حدیث مبارک میں "کافر" اور "مومن" کے کھانے کے بیان کی پانچ وجوہ بیان کریں؟ (۲۰=۴×۵)

سوال نمبر 4:-عن أنس بن مالك أن النبی صلی الله علیه وسلم قال إن الله لیرضی عن

العبد أن يأكل الأكلة أو يشرب الشربة فيحمده عليها .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ خط کشیدہ الفاظ سے کیا مراد ہے؟ (۱۰=۲+۲+۶)

(ب) کھانے اور پینے کے اسلامی آداب تفصیل سے بیان کریں؟ (۲۰)

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

تیسرا پرچہ: جامع ترمذی

سوال نمبر 1:-(۱) عن انس رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه وسلم نهی أن یشرب الرجل قائما فقیل الأکل قال ذاك أشد .

(۲) عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یشرب قائما وقاعدا

(الف) دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں؟

(ب) دونوں حدیثوں کے پیش نظر کھڑے ہو کر مشروب پینے کے حکم کی اچھی طرح وضاحت کریں؟

جواب: (الف) دونوں احادیث کا ترجمہ:

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی آدمی کھڑا ہو کر پانی وغیرہ پیے، عرض کیا گیا: کھانے کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ تو آپ نے فرمایا: یہ تو اس سے بھی زیادہ سخت حکم رکھتا ہے۔

(۲) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی اور اپنے دادا جان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: انہوں نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر (پانی وغیرہ) نوش کرتے ہوئے ملاحظہ کیا ہے۔

جواب: (ب) دونوں حدیثوں کے پیش نظر مشروب پینے کا حکم:

دونوں روایات میں بظاہر تعارض ہے یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے کھڑے ہو کر مشروب پینے کی ممانعت اور حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے اس کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ دونوں روایات میں تطبیق کی کئی صورتیں ہیں:

(i) پہلی روایت حالت صحت پر اور دوسری روایت حالت مرض پر محمول ہے۔

(ii) پہلی روایت ممانعت پر محمول ہے اور دوسری مجبوری کی وجہ سے جواز پر محمول ہے۔

(iii) پہلی روایت عام مشروب پر محمول ہے اور دوسری روایت آب زمزم نوش کرنے پر محمول ہے۔

اس کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آب زمزم کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

سوال نمبر2:-عن عبدالله بن عمر أن النبی صلی الله علیه وسلم قال لایأكل أحدكم بشماله ولایشرب بشماله فإن الشیطن یأكل بشماله ویشرب بشماله .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور شیطان کے بائیں ہاتھ سے کھانے، پینے کے ذکر کی وضاحت کریں؟

(ب) کھانا کھالینے کے بعد انگلیاں چاٹنے کی دو حکمتیں بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث اور شیطان کے بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی وضاحت:

ترجمہ حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ اس سے پیے، کیونکہ شیطان بائیں سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

شیطان کے بائیں ہاتھ سے کھانے اور پینے کا مطلب:

جس طرح ہر کام دائیں ہاتھ سے کرنا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اسی طرح کھانا کھانا اور پانی نوش کرنا بھی دائیں ہاتھ سے مسنون ہے۔ چونکہ شیطان اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے، وہ مخالفت میں ہر کام الٹا کرتا ہے، اس طرح اس کا کھانا پینا بھی بائیں ہاتھ سے ہوا۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ وسنت اختیار کرتے ہوئے دائیں ہاتھ سے کھانا کھائیں اور دائیں ہاتھ سے پانی نوش کریں بائیں ہاتھ کو اس مقصد کے لیے ہرگز استعمال نہ کریں۔

جواب: (ب) کھانا کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے میں دو حکمتیں:

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھانے سے فراغت حاصل کرے، تو وہ اپنی انگلیاں چاٹ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کس انگلی میں برکت ہے۔

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول کرتے، تو اپنی انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے تھے، اور آپ نے فرمایا: جس وقت تم میں سے کسی کا لقمہ (زمین پر) گر جائے، تو وہ اس کو لگنے والی چیز کو جھاڑ ے، پھر اسے کھالے، اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے، آپ نے برتن صاف کرنے کا حکم دیا، پھر آپ نے فرمایا: تمہیں نہیں علم کہ کھانے کے کون سے حصہ میں برکت ہے۔ پھر کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لے اور برتن کو بھی خوب صاف کرلے۔

سوال نمبر3:-عن ابن عمر رضی اللہ عنهما عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال الکافر یأکل فی سبعة امعاء والمؤمن یأکل فی معی واحد۔

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ حضرت ''عمر'' رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا کیا نام ہے؟

(ب) حدیث مبارک میں ''کافر'' اور ''مومن'' کے کھانے کے بیان کی پانچ وجوہ بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا نام:

ترجمہ حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر سات آنتوں کے اندر کھایا کرتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھایا کرتا ہے۔

ابن عمر کا نام: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا نام حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہے۔

جواب: (ب) حدیث مبارکہ میں بیان کردہ ''کافر'' اور ''مومن'' کے کھانے کی پانچ وجوہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کافر شخص مہمان ہو گیا، آپ نے اس کے لیے ایک بکری کے دودھ کو دوہنے کا حکم دیا، چنانچہ اسے دوہا گیا، اس نے تمام دودھ پی لیا، اس کے بعد دوسری بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا، اسے دوہا گیا، تو اس نے اس کا بھی سارا دودھ پی لیا، اس کے بعد تیسری بکری کا دودھ دوہا گیا، تو وہ یہ دودھ بھی پی گیا حتیٰ کہ اس طرح وہ سات بکریوں کے دودھ کو پی گیا۔ پھر اس نے صبح کے وقت اسلام قبول کرلیا۔ چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا، چنانچہ دودھ دوہا گیا، تو وہ اس تمام دودھ کو نوش نہ کر سکا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن ایک ہی آنت کے اندر پیا کرتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔ نیز مسلمان اپنے ہاتھ دھو کر، بسم اللہ پڑھ کر، دستر خوان پر بیٹھ کر، اپنے دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھانا کھاتا ہے جبکہ کافر ان تمام امور کی مخالفت کر کے شیطان کا راستہ اختیار کرتا ہے۔

سوال نمبر4:-عن أنس بن مالك أن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال إن اللہ لیرضی ع...

العبد أن يأكل الأكلة أو يشرب الشربة فيحمده عليها .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ خط کشیدہ الفاظ سے کیا مراد ہے؟

(ب) کھانے اور پینے کے اسلامی آداب تفصیل سے بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث اور خط کشیدہ الفاظ سے مراد:

ترجمہ حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر راضی ہوتا ہے، جو رب تعالیٰ کا کوئی چیز کھانے یا پینے کے بعد شکر ادا کرے۔

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الاکلۃ: ہر کھائی جانے والی چیز، ہر ختم کی جانے والی چیز۔

الشربۃ: ہر پی جانے والی چیز۔

جواب: (ب) کھانے پینے کے اسلامی آداب:

(۱) کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھوئے۔ فقط انگلیوں کو نہ دھوئے، اس سے سنت ادا نہ ہوگی، کھانے سے پہلے ہاتھوں کو دھو کر پونچھنا نہیں چاہیے اور کھانے کے بعد دھو کر رومال سے پونچھ لے۔

(۲) کھانے کے شروع میں بسم اللہ شریف پڑھے، اگر بھول جائے تو یاد آنے پر کہے: بسم الله اوله و آخره .

(۳) اونچی آواز میں بسم اللہ پڑھے تاکہ بھولا ہوا شخص بھی اسے پڑھ لے۔

(۴) کھانے کو دائیں ہاتھ سے کھائے، کیونکہ بائیں ہاتھ سے کھانا شیطان کا کام ہے۔

(۵) پانی کو تین سانس میں پیئے اور پانی میں سانس نہ لے۔

(۶) کھانا کھاتے وقت بایاں پاؤں بچھا دے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے، یا سرین پر بیٹھ جائے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھے، اگر بھاری جسم یا بیمار ہونے کی وجہ سے پالتی مار کر بیٹھ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۷) کھانا کھاتے وقت بالکل چپ نہ رہے بلکہ اچھی باتیں کرتا رہے اور بے ہودہ باتوں سے اجتناب کرے۔

(۸) کھانا کھانے کی ابتداء نمک سے کرے اور نمک پر ہی ختم کرے، اس میں بہت سی بیماریوں کی شفاء ہے۔

(۹) کسی کے ہاں دعوت پر جا کر بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔
(۱۰) کھانا سامنے آئے تو اطمینان سے تناول کرنا چاہیے۔
(۱۱) کھانا کھاتے وقت کسی کے برتن پر نظر نہیں رکھنی چاہیے۔
(۱۲) کھانے میں عیب نہیں نکالنا چاہیے، پسند ہو تو کھا لینا چاہیے اور اگر ناپسند ہو، تو خاموشی سے چھوڑ دینا چاہیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس طریقہ تھا کہ کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا بلکہ دستر خوان پر جو کھانا آپ کو مرغوب ہوتا، اسے تناول فرماتے اور جو ناپسند ہوتا اسے نہ کھاتے۔

بعض مردوں اور عورتوں کی عادت ہے کہ دعوت سے لوٹ کر صاحب خانہ پر طرح طرح کے طعنے مارتے ہیں، کبھی کھانوں میں عیب نکالتے ہیں، کبھی منتظمین کو کوستے ہیں۔ میرا تجربہ ہے کہ مردوں سے زیادہ عورتیں اس مرض میں مبتلا ہیں، لہٰذا ان بری باتوں کو چھوڑ دینا چاہیے، اور صاحب خانہ کی دلجوئی کے لیے چند تعریفی کلمات کہہ کر ان کا حوصلہ بڑھا دینا چاہیے، ایسا کرنے سے صاحب خانہ کے دل میں آپ کا وقار بڑھ جائے گا۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باكستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

المو افق سنة ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

الورقة الرابعة: السنن لأبی داوٗد

الوقت المحدد: ثلاث ساعات   مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی سوالات میں سے کوئی بھی دوسوال حل کریں۔

سوال نمبر 1:-عن عبدالله بن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ماحق امرئ مسلم له شيء يوصى فيه يبيت ليلتين إلا ووصيته مكتوبة عنده .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ "عنده" کی ضمیر کا مرجع کیا ہے؟اور "ليلتين" تاکید کے لیے ہے یا تحدید کے لیے؟(۱۰=۲+۲+۶)

(ب) وصیت کرنا واجب ہے یا مستحب اس میں جمہور اور اصحاب ظواہر کے مذاہب دلائل کے ساتھ تحریر کریں؟(۲۰)

سوال نمبر 2:-عن ابن عباس أن رجلا قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أمه توفيت أفينفعها أن تصدقت عنها قال نعم فإن لى مخرفا وانى أشهدك أنى قد تصدقت به عنها .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟(۱۰)

(ب) ایصال ثواب کے جواز پر قرآن وحدیث سے دلائل لکھیں؟(۲۰)

سوال نمبر 3:-عن عمر بن الخطاب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أدركه وهو فی ركب وهو يحلف بأبيه فقال إن الله ينهاكم أن تحلفوا بآبائكم فمن كان حالفا فليحلف بالله أويسكت .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں؟(۱۰)

(ب) خط کشیدہ لفظ کی تشریح کریں؟(۵)

(ج) قسم کی اقسام بیان کرتے ہوئے، قسم شرعی توڑنے کا کفارہ بیان کریں؟(۱۵)

سوال نمبر 4:-(ا)عن عبدالله بن عمر قال أخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن النذر ويقول إنه لايرد شيئا وإنما يستخرج به من البخيل .

(۲)عن عائشة قالت من نذر أن يطيع الله فليطعه ومن نذرأن يعصي الله فلا يعصه .

(۳)عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لانذر في معصية وكفارته كفارة يمين .

(الف) تینوں احادیث کریمہ کا ترجمہ کریں؟ (۱۵=۵+۵+۵)

(ب) احادیث کریمہ میں نذر کی نہی، نذر کی نفی، نذر کے جواز اور کفارہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس طرح وضاحت کریں کہ ظاہری تعارض ختم ہوجائے؟ (۱۵=۵+۵+۵)

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

چوتھا پرچہ: سنن ابی داؤد

سوال نمبر1: عن عبدالله بن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ماحق امرئ مسلم له شيء يوصي فيه يبيت ليلتين إلا ووصيته مكتوبة عنده .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ "عنده" کی ضمیر کا مرجع کیا ہے؟ اور "ليلتين" تاکید کے لیے ہے یا تحدید کے لیے؟

(ب) وصیت کرنا واجب ہے یا مستحب اس میں جمہور اور اصحاب ظواہر کے مذاہب دلائل کے ساتھ تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث، "عنده" کی ضمیر کا مرجع اور "ليلتين" کی حالت:

ترجمہ حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو، جس کی وہ وصیت کرنا چاہتا ہو اور وہ اس کے لیے وصیت لکھے بغیر دو راتیں گزارے۔

"عنده" ضمیر کا مرجع: اس ضمیر کا مرجع امرئ مسلم (یعنی مسلمان شخص) ہے۔

"ليلتين" کی حالت: اس روایت میں لفظ "ليلتين" کا استعمال ہوا ہے، جو تحدید کے لیے نہیں بلکہ تکمیل وصیت کی تاکید کے لیے ہے۔

جواب: (ب) وصیت کی شرعی حیثیت میں مذاہب آئمہ:

وصیت کے وجوب یا استحباب ہونے میں اختلاف ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱- داؤد ظاہری اور دیگر اصحاب ظواہر کے نزدیک اگر میت کے پاس مال ہو تو وصیت کرنا واجب ہے۔

ان کی دلیل یہ ارشاد ربانی ہے: كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ (تم پر فرض کیا گیا ہے کہ اپنی موت کے وقت اپنے والدین اور رشتہ داروں کے حق میں اچھی وصیت کرو)

۲- جمہور آئمہ فقہ کے نزدیک وصیت کرنا مستحب عمل ہے، مگر اگر اس پر قرض یا دوسرے کا کوئی اور حق ہو، تو وصیت نہ کرنے کی صورت میں اس حق واجب کے فوت ہونے کا خوف ہو، تو اس صورت میں جمہور کے نزدیک بھی وصیت کرنا واجب ہے۔ ان کی دلیل یہ حدیث ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے سال اپنے خطبہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق دے دیا ہے، لہٰذا کسی وارث کو کوئی وصیت کا حق حاصل نہیں۔

جمہور کی طرف سے اصحاب ظواہر کی دلیل کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ آیت وصیت جس سے اصحاب ظواہر نے استدلال کیا ہے، وہ آیت آیت میراث سے منسوخ ہے۔

سوال نمبر 2:- عن ابن عباس أن رجلا قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أمه توفيت أفينفعها أن تصدقت عنها قال نعم فإن لي مخرما وإني أشهدك أني قد تصدقت به عنها ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) ایصال ثواب کے جواز پر قرآن وحدیث سے دلائل لکھیں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: بے شک ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے، اگر میں ان کی جانب سے صدقہ کروں، تو کیا انہیں مفید ثابت ہوگا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں، عرض کیا: میرا ایک باغ ہے، میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے وہ ان کی جانب سے صدقہ کر دیا۔

جواب: (ب) ایصال ثواب کے جواز پر قرآن وسنت سے دلائل:

قرآن کریم سے دلیل:

اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے: ”اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار ہماری مغفرت کردے اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے فوت شدہ بھائیوں کے لیے ایصال ثواب و استغفار کا حکم فرمایا ہے۔اس آیت سے یہ بھی مسئلہ ثابت ہو گیا کہ پچھلوں کو پہلوں کے لیے مغفرت کی دعا کرنی چاہیے۔ اس سے ان کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور ان کے مدارج بلند ہوتے ہیں۔

احادیث مبارکہ سے دلائل:

(i) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے، مگر تین قسم کا عمل (اس سے منقطع نہیں ہوتا) (۱) صدقہ جاریہ، (۲) ایسا عمل جس سے لوگ فائدہ حاصل کر رہے ہوں اور (۳) نیک بیٹا جو اس کے لیے دعا کرے۔

(ii) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: بے شک میری ماں کو اچانک موت آ گئی ہے اور اس کی نیت یہ تھی کہ اگر وہ بات کرتی تو صدقہ کرتی۔ اب اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں، تو کیا ان کو اس کا ثواب ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں!

ایصال ثواب کی برکات:

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ دعوت میں تشریف لے گئے، آپ نے دیکھا کہ ایک لڑکا کھانا کھا رہا ہے، کھانا کھاتے وقت وہ اچانک رونے لگا، وجہ دریافت کرنے پر اس نے کہا: میری ماں کو جہنم کا حکم ہوا ہے اور فرشتے اسے لیے جا رہے ہیں، اس شہر میں یہ لڑکا کشف میں مشہور تھا۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہلا کلمہ ستر ہزار مرتبہ پڑھا ہوا محفوظ تھا، آپ نے اس کی ماں کو دل میں ایصال ثواب کر دیا۔ فوراً وہ لڑکا ہنسا، آپ نے اس کے ہنسنے کا سبب دریافت فرمایا، لڑکے نے جواب دیا: حضور میں نے ابھی دیکھا میری ماں کو فرشتے جنت کی طرف لے کر جا رہے ہیں۔ شیخ فرماتے ہیں: اس حدیث کی تصدیق مجھے اس لڑکے کے کشف سے ہوئی اور اس کے کشف کی تصدیق اس حدیث سے۔

سوال نمبر3:-عن عمر بن الخطاب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أدركه وهو في ركب وهو يحلف بأبيه فقال إن الله ينهاكم أن تحلفوا بآبائكم فمن كان حالفا فليحلف بالله أو يكست .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ لفظ کی تشریح کریں؟

(ج) قسم کی اقسام بیان کرتے ہوئے، قسم شرعی توڑنے کا کفارہ بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان سے ملاقات ہوئی، اس حال میں کہ وہ سواروں کے معیت میں، وہ اپنے آباء کی قسم اٹھا رہے تھے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے آباء کی قسمیں اٹھانے سے منع کیا ہے، پس جو آدمی بھی قسم اٹھانا چاہے، وہ صرف اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھائے، یا خاموشی اختیار کرے۔

جواب: (ب) خط کشیدہ الفاظ کی وضاحت:

ادرکہ: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ باب افعال۔ پانا، حاصل کرنا، ملنا۔

ینھاکم: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد ناقص یائی از باب فَتَحَ یَفْتَحُ۔ منع کرنا، روکنا۔

فلیحلف: صیغہ واحد مذکر فعل امر غائب معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ۔ قسم اٹھانا، حلف اٹھانا۔

لیسکت: صیغہ واحد مذکر غائب فعل امر معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب نَصَرَ یَنْصُرُ (فلیحلف اس کا عطف ہے) خاموشی اختیار کرنا۔

جواب: (ج) قسم کی اقسام اور شرعی قسم توڑنے کا کفارہ:

قسم کی اقسام: قسم کی مشہور تین اقسام ہیں:

۱۔ یمین لغو: لغو کے دو معانی ہیں: (i) بے فائدہ اور باطل کلام جس سے کوئی نقد نہ کیا جائے۔ (ii) فحش اور بے ہودہ کلام جو گناہ کا سبب بنے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: وہ جنت میں کوئی فضول اور گناہ کی بات نہیں کریں گے بجز سلام کے۔

فضول اور بات بات پر قسم اٹھانے کو بھی یمین لغو کہا جاتا ہے۔ اس قسم کی گرفت نہیں ہوگی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے: اس سے مراد ہے کہ کوئی شخص یوں کہے: خدا کی قسم! ہاں خدا کی قسم اور جو بات زبان پر بلاقصد آجائے، تو اس کا مؤاخذہ نہیں ہوگا۔

۲۔ یمین منعقدہ: زمانہ مستقبل میں کسی کام کے کرنے کے لیے قسم اٹھانا، یہ یمین منعقدہ ہوگی۔ یہ یمین شرعی ہوگی، جس کا پورا کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: تم اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اس قسم کو توڑنے کی وجہ سے کفارہ لازم آئے گا۔ یہ قسم ہر لحاظ سے منعقد ہو جاتی ہے خواہ کسی خیر کے معاملہ میں ہو یا معصیت کے بارے میں۔ اگر معصیت کے بارے میں ہو، تو اسے پورا نہ کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے گناہ

کرنے سے منع کیا ہے، مگر اس کا کفارہ ادا کردے۔

۳۔ یمین غموس: زمانہ ماضی یا حال کے کسی واقعہ کے بارے میں جھوٹی قسم اٹھانا، یمین غموس کہلاتی ہے۔ اس کا مرتکب جھوٹ کی وجہ سے گناہگار ہوگا اور عذاب کا حقدار ہوگا۔ یہ گناہ کبیرہ کی حیثیت رکھتی ہے، جس سے توبہ ضروری ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہ مؤقف ہے۔ ان کی دلیل دو روایات ہیں:

۱۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے قسم اٹھائی اور وہ اس میں جھوٹا تھا تاکہ وہ کسی مسلمان شخص کے مال کو حاصل کرے، تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کردے گا اور اسے دوزخ میں داخل کردے گا۔

۲۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جھوٹی قسم اٹھا کر کوئی فیصلہ کروایا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

شرعی قسم توڑنے کا کفارہ:

قرآن مجید سے ثابت ہے کہ کفارہ قسم میں دس مسکینوں کو کھانا کھلانا، یا انہیں کپڑے پہنانا اور یا غلام آزاد کرنا ہے۔ اگر ان میں سے کسی چیز پر قادر نہ ہو، وہ تین دن کے روزے رکھے۔ فقہاء احناف کے نزدیک کھانا کھلانے سے مراد یہ ہے کہ دس مسکینوں کو کھانا پیش کردیا جائے اور ان کو کھانے کی اجازت دی جائے، اس کو اصطلاح میں اباحت کہا جاتا ہے، اس سے مراد ان کو اس کھانے کا مالک بنانا نہیں ہے۔ باقی فقہاء کے نزدیک اس طعام کا مالک بنانا ضروری ہے۔ امام شافعی، امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہر مسکین کو ایک کلوگرام گندم دی جائے، یا ان کی قیمت دی جائے، تو جائز ہے۔

سوال نمبر 4:۔ (۱) عن عبداللہ بن عمر قال أخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن النذر ویقول إنه لایرد شیئا وإنما یستخرج به من البخیل۔

(۲) عن عائشة قالت من نذر أن یطیع اللہ فلیطعه ومن نذر أن یعصی اللہ فلا یعصه۔

(۳) عن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانذر فی معصیة وکفارته کفارة یمین۔

(الف) تینوں احادیث کریمہ کا ترجمہ کریں؟

(ب) احادیث کریمہ میں نذر کی نہی، نذر کی نفی، نذر کے جواز اور کفارہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس طرح وضاحت کریں کہ ظاہری تعارض ختم ہوجائے۔

جواب: (الف) احادیث ثلاثہ کا ترجمہ:

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نذر سے منع فرماتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: نذر کسی چیز کو نہیں ٹالتی، مگر بخیل کا مال نکل جاتا ہے۔

(۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے، تو اسے چاہیے کہ وہ اسے پورا کرے۔ جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی معصیت کرے گا، تو وہ اسے پورا نہ کرے۔

(۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ معصیت میں کوئی نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کے کفارے کی مثل ہے۔

جواب: (ب) احادیث مبارکہ میں نذر کی نفی، نذر کی نہی، نذر کے جواز اور کفارہ کے حوالے سے تعارض کا ارتفاع:

حضرت مسدد بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نذر کسی چیز کو رد نہیں کرتی۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا، اسے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی تھی، جو ان کی بکریاں چرایا کرتی تھی، اور حضرت عبداللہ بن رواحہ نے اس لونڈی سے بکریاں چرانے کا معاہدہ کیا ہوا تھا، لونڈی نے معاہدہ نبھایا حتیٰ کہ بکریاں خوب موٹی تازی ہو گئیں، ایک دن لونڈی کچھ کاموں کے ساتھ مشغول ہو گئی کہ ایک بھیڑیا آیا اور ایک بکری اچک کر لے گیا اور اسے مار دیا۔ جب حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آئے اور ایک بکری کو مفقود پایا۔ بکریاں چرانے والی نے ان کو اس بکری کی بابت خبر دی، تو انہوں نے اس لونڈی کو طمانچہ رسید کیا، پھر خود ہی اس پر نادم ہوئے۔ آپ نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ امر ناگوار گزرا، اور فرمایا: تو نے ایک مومنہ کے چہرے پر مارا؟ عرض کیا: اس کالی کو ایمان کا کوئی علم نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لونڈی کو بلا بھیجا، جب وہ آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: آسمانوں میں۔ پھر فرمایا: میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مومنہ ہے، اس کو آزاد کر دو۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اسے آزاد کر دیا۔

یاد رہے! اللہ تعالیٰ مکان و زمان اور تمام جہانوں کے حوادث سے منزہ ہے۔ آسمان کی طرف اس طرح

نسبت کی گئی جس طرح خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ان روایات ثلاثہ کا خلاصہ یہ ہے کہ امور خیر کے بارے میں نذر مانی جائے، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، مگر اسے پورا کرنا ضروری ہے۔ امور معصیت کے حوالے سے نذر نہ مانی جائے، اس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، تاہم معصیت کی نذر ماننے کی صورت میں اسے پورا نہ کیا جائے، بلکہ اس کا کفارہ ادا کر دیا جائے۔ اس کا کفارہ، کفارہ یمین ہے یعنی ایک غلام آزاد کرنا، یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا، یا انہیں کپڑے فراہم کرنا اور یا تین روزے رکھنا۔

☆☆☆

الاختبار السنوى النهائى تحت اشراف تنظيم المدارس (اهل السنة) باكستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

المو افق سنة ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

الورقة الخامسة: سنن النسائى وابن ماجة

الوقت المحدد: ثلاث ساعات   مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو، دو سوال حل کریں۔

حصہ اول......سنن النسائی

سوال نمبر 1:-عن سعد بن أبى وقاص قال لقد ردّ رسول الله صلى الله عليه وسلم على عثمان التبتل ولو أذن له لاختصينا.

(الف) حدیث پاک کا ترجمہ کریں نیز اعراب لگائیں؟ (۱۵=۷+۸)

(ب) "التبتل" کے لغوی اور اصطلاحی معنی لکھیں نیز بتائیں کہ "عثمان" کے والد کا نام کیا ہے؟ جن کا ذکر اس حدیث میں آیا ہے۔ (۱۰=۴+۶)

سوال نمبر 2:-عن أبى هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ثلثة حق على الله عزوجل عونهم المكاتب الذى يريد الأداء والناكح الذى يريد العفاف والمجاهد فى سبيل الله ۔

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ خط کشیدہ لفظ سے کیا مراد ہے؟ (۱۵=۵+۱۰)

(ب) "حق على الله" کی مفصل وضاحت تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 3:-عن علقمة أن عثمان قال لابن مسعود هل لك فى فتاة أزوّجكها فدعا عبدالله علقمة فحدثه أن النبى صلى الله عليه وسلم قال من استطاع منكم الباء ة فليتزوج فإن أغض للبصر وأحصن للفرج ومن لم يستطع فليصم فإنه له وجاء .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ لفظ کی تشریح کریں؟ (۱۵=۵+۱۰)

(ب) کیا حدیث میں دونوں جگہ امر وجوب کے لیے ہے؟ اپنا مؤقف بیان کریں؟ (۱۰)

حصہ دوم......سنن ابن ماجہ

سوال نمبر 4:-عن عثمان بن عفان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفضلكم من تعلم القرآن وعلمه .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگائیں نیز ترجمہ کریں؟ (۱۵=۷+۸)

(ب) قرآن پاک کی تعلیم وتعلم میں مشغول افراد کو افضل قرار دینے کی وجہ تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 5:-عن سهل بن معاذ بن أنس عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من علم علما فله أجر من عمل به لا ينقص من أجر العامل .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(ب) طلب علم کی فضیلت میں کوئی سی تین حدیثوں کا اردو ترجمہ لکھیں؟ (۱۵=۵+۵+۵)

سوال نمبر 6:-عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مامن رجل يحفظ علما فيكتمه إلا أتى به يوم القيمة ملجما بلجام من النار .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(ب) علم چھپانے پر وعید کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کے نقصانات اور چھپانے کی خواہش پر آنے والے وسوسوں کو تحریر کریں؟ (۱۵)

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

پانچواں پرچہ: سنن نسائی وابن ماجہ

حصہ اول......سنن النسائی

سوال نمبر 1:-عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ رَدَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا .

(الف) حدیث پاک کا ترجمہ کریں نیز اعراب لگائیں؟

(ب) ''التبتل'' کے لغوی اور اصطلاحی معنیٰ لکھیں نیز بتائیں کہ ''عثمان'' کے والد کا نام کیا ہے؟ جن کا ذکر اس حدیث میں آیا ہے۔

جواب: (الف) اعراب بر حدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ترک نکاح کی اجازت نہ دی، اگر آپ انہیں اجازت دیتے، تو ہم خصی ہو جاتے۔

جواب: (ب) "التبتّل" کے لغوی و اصطلاحی معانی اور "حضرت عثمان رضی اللہ عنہ" کے والد کا نام:

لفظ "التبتّل" کا لغوی معنیٰ ہے: الگ ہونا، جدا ہونا، کٹ جانا۔ اس کا اصطلاحی معنیٰ ہے: ترک نکاح، نکاح میں رغبت نہ کرنا۔

یہ آیت ترغیب نکاح پر دلالت کرتی ہے جبکہ تبتل سے مراد ہے: ترک نکاح سے روکتی ہے۔ اس آیت کے مطابق نکاح کرنا سنت انبیاء ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نکاح کرو، میں تمہاری وجہ سے دوسری امتوں پر کثرت دکھانے والا ہوں گا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نکاح کیا، اس نے اپنا نصف دین محفوظ کرلیا، پس باقی نصف کے بارے میں اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نکاح زنا سے بچاتا ہے اور پاکدامنی ان خصلتوں میں سے ایک ہے، جن کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی ضمانت دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس کو دو شر سے محفوظ رکھا، وہ جنت میں داخل ہو گیا:

(i) جو دو جبڑوں کے درمیان (زبان) ہے۔ (ii) جو دو ٹانگوں کے درمیان (شرمگاہ) ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مذکور کے والد کا نام:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے والد گرامی کا نام "مظعون" تھا، جو جلیل القدر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

سوال نمبر2:-عن أبی هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ثلثة حق على الله عـزوجـل عونهم المكاتب الذى يريد الأداء والناكح الذى يريد العفاف والمجاهد فى سبيل الله.

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ خط کشیدہ لفظ سے کیا مراد ہے؟

(ب) "حق على الله" کی مفصل وضاحت تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث اور خط کشیدہ لفظ کی وضاحت:

ترجمہ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں، جن کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہے: (i) وہ مکاتب (غلام) جس کا ارادہ ادائیگی کرنے کا ہو۔ (ii) گناہ سے بچنے کے لیے نکاح کرنے والا اور وہ پاکدامنی کو پسند کرے۔ (iii) اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔

خط کشیدہ سے مراد: خط کشیدہ لفظ "العفاف" ہے، اس سے مراد وہ پاک دامن شخص ہے، جو جھوٹ سے احتراز کرنے والا ہو، گناہوں سے دور رہنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی سے بچنے والا ہو۔

جواب: (ب) "حق علی اللہ" کی وضاحت:

"حق علی اللہ" کی تفصیل درج ذیل ہے:

حضرت جابر بن یسار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! عزت و منصب اور اہل ثروت عورت میسر آ رہی ہے، مگر اس کے ہاں بچہ پیدا نہیں ہوتا، تو کیا میں اس سے نکاح کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع کر دیا، وہ دوبارہ حاضر خدمت ہوا، اس بارے میں عرض گزار ہوا، تو آپ نے پھر اسے منع کر دیا اور تیسری بار حاضر ہو کر عرض کرنے پر آپ نے فرمایا: تم ایسی عورت سے نکاح کرو، جو محبت کرنے والی اور بچے پیدا کرنے والی ہو، کیونکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: ایک جہاد سے فراغت پر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں واپس آ رہا تھا، میرا اونٹ تھک گیا اور سست ہو گیا (تو میں نے پیدل سفر شروع کر دیا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب ہوئے اور مجھے فرمایا: اے جابر! میں نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! آپ نے دریافت کیا: کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: میرا اونٹ تھک گیا اور سست ہو گیا ہے، جس کی وجہ سے میں دوسرے لوگوں سے پیچھے رہ گیا ہوں، آپ میری بات سن کر اپنی سواری سے نیچے اترے، لاٹھی کے ساتھ میرے اونٹ کو ہانکنے لگے، پھر آپ نے مجھے فرمایا: اب تم سوار ہو جاؤ، تو میں اس پر سوار ہوا، اب تو یہ حال ہوا کہ مجھے اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پہنچنے پر اسے روکنا پڑ جاتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا آپ نے نکاح کر لیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، آپ نے دریافت کیا: کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا: بیوہ سے، آپ نے فرمایا: کسی کنواری لڑکی سے نکاح کیوں نہیں کیا کہ تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی؟ میں نے جواب میں عرض کیا: میری بہنیں زیادہ ہیں (والدہ کا انتقال ہو گیا ہے) لہٰذا میں نے سوچا کہ ایسی خاتون سے نکاح کروں جوان کو باہم جوڑے رکھے، ان کی کنگھی کرے اور ان پر پوری

پوری نگرانی کرے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا! اب تم گھر پہنچنے والے ہو، وہاں خوب مزے اڑانا۔ پھر فرمایا: کیا آپ اپنا اونٹ فروخت کرو گے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، پھر آپ نے ایک اوقیہ چاندی کے عوض وہ مجھ سے خرید لیا۔ مجھ سے پہلے آپ مدینہ طیبہ میں پہنچ گئے، میں آئندہ دن صبح کے وقت پہنچا' پھر ہم مسجد آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد کے دروازے کے پاس ملاقات ہوئی، آپ نے مجھ سے دریافت کیا: ابھی پہنچے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنا اونٹ چھوڑ دو، مسجد میں داخل ہو جاؤ اور دو رکعت (نوافل) ادا کرو۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ مجھے ایک اوقیہ چاندی تول دے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے چاندی تولی، تو جھکتی ہوئی تول کر دی۔ اب میں چاندی لیکر چل پڑا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جابر کو میرے پاس لاؤ، میں نے خیال کیا شاید اب میرا اونٹ مجھے واپس ہوگا اور یہ واپسی میرے لیے سخت ناگوار تھی، چنانچہ جب میں آپ کے قریب ہوا تو آپ نے فرمایا: تم اپنا اونٹ لے جاؤ اور اس کی قیمت بھی رکھو۔

سوال نمبر 2:- عن علقمة أن عثمان قال لابن مسعود هل لك في فتاة أزوّجكها فدعا عبدالله علقمة فحدثه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من استطاع منكم الباء ة فليتزوج فإن أغض للبصر وأحصن للفرج ومن لم يستطع فليصم فإنه له وجاء .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ لفظ کی تشریح کریں؟

(ب) کیا حدیث میں دونوں جگہ امر وجوب کے لیے ہے؟ اپنا مؤقف بیان کریں۔

جواب: (الف) ترجمہ حدیث اور خط کشیدہ کی وضاحت:

ترجمہ حدیث: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا تمہیں کسی نوجوان خاتون سے نکاح کی خواہش ہے، تو میں تمہارا نکاح کروا دیتا ہوں؟ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا اور انہیں حدیث بیان فرمائی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کو استطاعت ہو، تو اسے چاہیے کہ نکاح کرے، اس لیے نکاح نظر کو جھکا دیتا ہے اور فرج کی اچھی طرح سے حفاظت کا سبب ہے۔ اگر نکاح کی استطاعت نہ رکھے، تو پھر اسے چاہیے کہ روزہ رکھ لے، اس لیے کہ روزہ شہوت کو ختم کر دیتا ہے۔

خط کشیدہ کی وضاحت:

شرعی طور پر دو قسم کی عورتوں سے اپنی خواہش کو پورا کرنا جائز ہے:

(i) زوجہ اور (ii) کنیز شرعی۔ قرآن کریم میں ہے کہ مگر اپنی بیویوں یا شرعی باندیوں پر جوان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں۔

فی زمانہ کثیر شرعی میسر نہ ہونے کی بنا پر صرف زوجہ سے ہی مطلوبہ مقصد حاصل کرنا ممکن ہے۔ اس طریقہ کی جانب متوجہ کرنے کے لیے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مقامات پر ترغیبی کلام کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نکاح میری سنت ہے، پس جو شخص میری سنت پر عمل نہ کرے، وہ مجھ سے نہیں۔ لہٰذا نکاح کرو، کیونکہ میں تمہاری کثرت کی بنا پر دیگر امتوں پر فخر کروں گا، جو طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے اور جو طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھا کرے، کیونکہ روزہ شہوت کو ختم کر دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نوجوانو! تم میں سے جو شخص گھر بسانے کی استطاعت رکھتا ہو، وہ نکاح کرے، کیونکہ یہ نگاہوں کو زیادہ جھکانے اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرنے والا ہے، جو نکاح کی استطاعت نہیں رکھتا، تو وہ روزے رکھے کیونکہ روزوں سے شہوت کا خاتمہ ہوتا ہے۔

جواب (ب) دونوں جگہ امر کی حیثیت:

یاد رہے کہ نکاح ہمیشہ سنت نہیں بلکہ کبھی فرض، کبھی واجب، کبھی مکروہ اور بعض اوقات حرام بھی ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

اگر اس بات کا یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے کی صورت میں زنا میں مبتلا ہو جائے گا، تو نکاح کرنا فرض ہے۔ ایسی صورت میں نکاح نہ کرنے پر گناہگار ہوگا۔

اگر مہر اور نان ونفقہ فراہم کرنے پر قدرت ہو اور غلبہ شہوت کے سبب زنا، یا بدنگاہی، یا مشت زنی کے مرتکب ہونے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں نکاح واجب ہوگا، اگر نکاح نہ کیا تو گناہگار ہوگا۔

اگر مہر، نان ونفقہ اور ازدواجی حقوق پورے کرنے پر قادر ہو اور شہوت کا زیادہ غلبہ نہ ہو تو نکاح کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ ایسی حالت میں نکاح نہ کرنے پر اڑے رہنا گناہ ہے۔ اگر حرام سے بچنا یا اتباع سنت یا اولاد کا حصول پیش نظر ہو تو ثواب بھی پائے گا۔ اگر محض حصول لذت یا قضاء شہوت مقصود ہو تو ثواب نہیں ملے گا، نکاح بہرحال منعقد ہو جائے گا۔ اگر یہ اندیشہ ہو کہ نکاح کرنے کی صورت میں نان ونفقہ، یا دیگر ضروری باتوں کو پورا نہ کر سکے گا، تو نکاح کرنا مکروہ ہے۔ اگر یہ یقین ہو کہ نکاح کرنے کی صورت میں نان ونفقہ یا دیگر ضروری باتوں کو پورا نہ کر سکے گا، تو اس صورت میں نکاح کرنا حرام ہے اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ ایسی صورت میں شہوت توڑنے کے لیے روزے رکھنے کی ترکیب بنائے۔

یاد رہے کہ مرد پر لازم ہے کہ اپنی زوجہ سے قضاء شہوت کرنے میں بھی شریعت کی قائم کردہ حدود کی پاسداری کرے۔ لہٰذا اگر اس نے شرعی حدود کو قائم نہ رکھا تو وہ گناہگار ہوگا۔

حصہ دوم......سنن ابن ماجہ

سوال نمبر 4:-عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگائیں نیز ترجمہ کریں؟

(ب) قرآن پاک کی تعلیم وتعلم میں مشغول افراد کو افضل قرار دینے کی وجہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب حدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے افضل وہ شخص ہے، جو قرآن کریم سیکھے اور اسے سکھائے۔

جواب: (ب) سلسلہ تعلیم وتعلم جاری رکھنے والے لوگوں کو افضل قرار دینے کی وجہ:

قرآن سیکھنے سکھانے میں بہت وسعت ہے۔ بچوں کو قرآن کے ہجے روزانہ سکھانا، قاریوں کا تجوید سیکھنا سکھانا، علماء کرام کا قرآنی احکام بذریعہ حدیث وفقہ سیکھنا سکھانا، صوفیائے کرام کا اسرار ورموز قرآن بسلسلہ طریقت سکھانا سب قرآن کی تعلیم ہے۔ صرف الفاظ قرآن کی تعلیم مراد نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اسے پڑھا کرو، کیونکہ جو قرآن سیکھے اور اس کی قرأت کرے اور اس پر عمل کرے، اس کی مثال اس چھلکے کی سی ہے جس میں مشک بھرا ہو، جس کی خوشبو ہر جگہ مہک رہی ہو۔ جو اسے سیکھے پھر سویا رہے۔ تو اس کی مثال اس طرح کہ اس سینے میں قرآن ہو اور وہ اس تھیلے کی طرح ہے، جو مشک پر سر بند کر دیا گیا ہو۔

۱- ظاہر یہ ہے کہ قرآن سیکھنے سے مراد عام ہے۔ جس میں قرآن کے الفاظ، معنی، احکام سیکھنا سب ہی شامل ہے۔ فقہاء فرماتے ہیں: حفظ قرآن فرض کفایہ ہے۔ مختلف بستیوں میں اتنے حافظ قرآن ضرور ہوں، جن سے قرآن کا تواتر قائم رہے اور بے دین قرآن میں تبدیلی نہ کر سکیں۔ لہٰذا حفظ قرآن چھوڑ دیں، تو سب گنہگار ہیں اور اگر اتنے لوگ حفظ کر لیں تو سب کا فرض ادا ہو گیا۔ علم قرآن کا بھی یہی حال ہے۔ بقدر جواز نماز، قرآن حفظ کرنا فرض عین ہے جیسے بقدر ضرورت مسائل یاد کرنا، سیکھنا فرض عین ہے اور پورا علم دین فرض کفایہ۔

۲- قرآن شریف یاد کرنے اور سیکھنے کے بعد اس کا دوہرانا چھوڑ دینا اور اپنے حافظہ پر اعتماد نہ ہونا، یا بہت جلد ذہن سے اتر جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ قرآن کریم یعنی بقدر جواز تجوید کا سیکھنا فرض عین ہے اور پورا

قاری بننا فرض کفایہ ہے۔اس لیے عرس، ختم شریف، میلاد اور گیارہویں شریف وغیرہ میں قرآنی رکوع، پنج سورہ پڑھتے ہیں تاکہ لوگوں میں قرأت کا پرچار رہے۔ یہ چیزیں خصوصاً نماز تراویح کی نماز بقائے قرآن کا بڑا ذریعہ ہے۔

لہٰذا ایسے عالم کا سینہ گویا تھیلا ہے اور اس میں قرآن کریم گویا تھیلے میں بھرا ہوا مشک ہے۔اس قاری کا تلاوت کرنا اس مشک کی مہک ہے، جس سے سننے والے فائدہ اٹھاتے ہیں۔جو قرآنی علم کی اشاعت کر جائے، اس کی مہک سے قیامت تک کے مسلمان فائدہ اٹھاتے ہیں۔رب تعالیٰ خدمت قرآن کی توفیق بخشے۔جس نے قرآن پاک سیکھ کر اس کی تلاوت نہ کی، تو اگرچہ اس کی مثال اس بند تھیلے کی مانند ہے اگرچہ اس میں مشک تو ہے اور اس مشک کی وجہ سے تھیلا قیمتی بھی ہے، مگر لوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور نہ خود اس سے فائدہ اٹھاتا ہے، کسی پنجابی شاعر نے کیا اچھا کہا:

ے علم ودھیرا پڑھ لیا عمل نہ کیتے نیک
آئی گھٹا اتر گئی، بوند پئی نہ ایک
احمد یار احمق ہوئیوں علم ودھیرا پڑھ کے
پڑھے لکھے نے مان نہ کریو پھٹ جاندا دودھ کڑھ کے

سوال نمبر5:-عن سهل بن معاذ بن أنس عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من علم علما فله أجر من عمل به لا ينقص من أجر العامل .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں؟

(ب) طلب علم کی فضیلت میں کوئی سی تین حدیثوں کا اُردو ترجمہ کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے لوگوں کو علم سکھایا، تو اسے اس پر عمل کرنے والوں کے برابر اجر و ثواب ملے گا اور عمل پیرا ہونے والے لوگوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

جواب: (ب) فضیلت علم پر مشتمل تین احادیث کا ترجمہ:

۱-حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تمہارے پاس علم کے طالب لوگ آئیں گے، جب تم انہیں دیکھو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق انہیں مرحباً مرحباً کہنا اور انہیں اچھی طرح سے علم سکھانا۔راوی کا بیان ہے: میں نے حکم سے دریافت کیا: "اقنوھم" سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: علم سکھانا۔

۲-حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے، تو ان کا گھر عیادت کرنے والوں سے بھر گیا، اس پر انہوں نے اپنا پاؤں سمیٹ لیا اور فرمایا: ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، حتیٰ کہ آپ کا گھر بھر گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کروٹ کے بل استراحت فرما تھے، جب آپ نے ہمیں ملاحظہ کیا، تو اپنے قدمین شریفین کو سمیٹ لیا اور فرمایا: میرے بعد تمہارے پاس لوگ حصول علم کے لیے آئیں گے، تو تم انہیں مبارک باد دینا اور انہیں علم سکھانا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے ان لوگوں کو بھی دیکھا، جو نہ تو ہمیں مرحبا کہتے ہیں اور نہ ہی مبارک دیتے ہیں، ماسوا اس کے کہ ہم ان کے پاس چلے جائیں، تو وہ لاپرواہی اختیار کرتے ہیں۔

۳-اطلبوا العلم ولو بالصين یعنی تم علم دین حاصل کرو، خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔

سوال نمبر6:-عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مامن رجل يحفظ علما فيكتمه إلا أتي به يوم القيمة ملجما بلجام من النار.

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) علم چھپانے کی وعید کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کے نقصانات اور چھپانے کی خواہش پر آنے والے وسوسوں کو تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص سے کوئی علمی بات دریافت کی گئی، جس کا اسے علم تھا، پھر اس نے اسے چھپایا تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

جواب: (ب) کتمان علم، اس کے نقصانات اور اس حوالے سے پیش آنے والے وسوسات:

ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور مسلمانوں کے کچھ لوگوں کی تعریف کی پھر فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے، جو اپنے پڑوسیوں کو نہیں سمجھاتے نہ سکھاتے، نہ نیکی کی دعوت دیتے اور نہ ہی برائی سے منع کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے، جو اپنے پڑوسیوں سے نہیں سیکھتے، نہ ان سے سمجھتے اور نہ ہی نصیحت طلب کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! چاہیے کہ ایک قوم اپنے پڑوسیوں کو ضرور دین سکھائے، سمجھائے، نصیحت کرے، نیکی کی دعوت دے۔ اسی طرح دوسری قوم کو چاہیے کہ اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھے، نصیحت حاصل کرے، ورنہ جلد ہی انہیں ان کا انجام بھگتنا پڑے گا۔ پھر آپ منبر سے نیچے آئے، تو

صحابہ کرام نے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے کون لوگ مراد لیے ہیں؟ تو دوسرے لوگوں نے بتایا: ان سے مراد اشعری قبیلہ کے لوگ ہیں، کیونکہ وہ فقہاء کی قوم ہے اوران کے پڑوسی جفا کار اعرابی ہیں۔

جب یہ بات اشعریوں تک پہنچی، تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اورعرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے ایک قوم کی بھلائی اور ایک کی برائی کا ذکر کیا ہے، ہم ان دونوں گروہوں میں سے کس میں ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ایک قوم کو چاہیے کہ اپنے پڑوسیوں کو ضرور دین سکھائے، سمجھائے اور انہیں نصیحت کرے، نیکی کی دعوت دے اور برائی سے منع کرے۔ اسی طرح دوسری جماعت کو چاہیے کہ اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھے، سمجھے، ان سے نصیحت حاصل کرے ورنہ جلد دنیا میں اس کا انجام بھگتیں گے۔ انہوں نے دوبارہ عرض کیا: یارسول اللہ! ہم دوسرے لوگوں کو نصیحت کریں، تو آپ نے یہی بات دہرائی، انہوں نے پھر یہی عرض کیا: کیا ہم دوسروں کو نصیحت کریں؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے۔ انہوں نے پھر عرض کیا: آپ ہمیں ایک سال کی مہلت عنایت فرمائیں؟ آپ نے انہیں ایک سال کی مہلت عطا کر دی، تاکہ یہ لوگوں کو دین سکھائیں اور نصیحت حاصل کریں، پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: لعنت کیے گئے وہ جنہوں نے کفر کیا بنی اسرائیل میں داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر، یہ بدلہ ہے ان کی نافرمانی اور سرکشی کا۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

المو افق سنة ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

الورقة السادسة: شرح معانی الآثار

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

کوئی سے تین سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

سوال نمبر 1:-عن مجاهد قال صليت خلف ابن عمر رضى الله عنهما فلم يكن يرفع يديه إلا في التكبيرة الأولى من الصلوٰة .

(i) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ii) رفع یدین کے بارے احناف کا مؤقف اور نظر طحاوی لکھیں؟ ۱۴

سوال نمبر 2:-عن عائشة رضى الله عنها قالت كان رسول الله يُوتر بتسع فلما بلغ سنا وثقل أوتر بسبع .

(i) ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ii) رکعاتِ وتر کی تعداد میں اختلاف ائمہ تحریر کریں؟ ۱۵

(iii) اس بارے نظر طحاوی کیا ہے وضاحت کریں؟ ۸

سوال نمبر 3:-عن ابن عمر رضى الله عنهما أنه طلق امرأته وهي حائض فسأل عمر رضي الله عنه النبي صلى الله عليه وسلم فقال مره فليراجعها ثم ليطلقها وهي طاهر أو حامل .

(i) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ii) حالت حیض میں دی گئی طلاق کا حکم مع الدلائل بیان کریں، آیا یہ طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ ۱۳

سوال نمبر 4:-عن طاؤس أن أبا الصهباء قال لابن عباس رضى الله عنهما أتعلم أن الثلاث كانت تجعل واحدة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر رضى الله عنه وثلاثا من أمارة عمر رضى الله عنه قال ابن عباس رضى الله عنهما نعم .

(i) ترجمہ کریں؟

(ii) ائمہ اربعہ کے نزدیک اکٹھی تین طلاقوں کے وقوع یا عدم وقوع کے بارے میں کیا مؤقف ہے؟

(iii) حدیث مذکور کس کی مؤید ہے اور اس کا کیا جواب ہے؟ ۱۰

(iv) نظر طحاوی کی روشنی میں احناف کا نقطہ نظر واضح کریں؟ ۱۰

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

چھٹا پرچہ: شرح معانی الآثار

سوال نمبر 1:- عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولٰى مِنَ الصَّلٰوةِ ۔

(i) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ii) رفع یدین کے بارے احناف کا موقف اور نظر طحاوی لکھیں؟

جواب: (i) اعراب بر عبارت اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں اور ترجمہ عبارت درج ذیل ہے:

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی، تو وہ صرف پہلی تکبیر کے وقت نماز میں رفع یدین کرتے تھے۔

(ii) رفع یدین کے حوالے سے احناف کا موقف اور نظر طحاوی:

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جو نماز میں صرف پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین فرمایا کرتے تھے، جس طرح اس روایت میں ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔ اس لیے کہ اس حدیث کا مدار حضرت حسن بن عیاش رضی اللہ عنہ پر ہے، مگر وہ ثقہ بھی ہیں اور حجت بھی، جس طرح یحییٰ بن معین اور دیگر نے یہ بات بیان کی ہے، آپ کا پھر کیا خیال ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ بات چھپی رہ گئی ہوگی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجود میں جاتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے یا نہیں؟ دیگر کو یہ بات معلوم ہوگی، پھر یوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے رفقاء نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایسا عمل بجالاتے ہوئے دیکھا، جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے خلاف تھا اور وہ اس پر انکاری بھی نہیں ہوئے۔ امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں یہ بات ممکن نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یوں کرنا اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو اس طرح بجالانے دینا، یہ اس بات پر واضح دلیل ہے کہ یہی وہ حق ہے کہ جس کی مخالفت کرنا کسی بھی آدمی کے لیے مناسب نہیں ہے۔ پھر اگر

نظر و فکر کے لحاظ سے اس پر توجہ دیں کہ اس بات پر تو سب کا اجماع ہے کہ شروع کی تکبیر میں رفع یدین پایا جاتا ہے، پھر دونوں سجود کے مابین جو تکبیر ہے، اس میں رفع یدین نہیں ہے؟ اٹھنے اور رکوع کی تکبیر میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے کہا: اس کا حکم صرف شروع والی تکبیر جیسا ہے، جس طرح اس کے اندر ہاتھ بلند کیا کرتے ہیں، یونہی ان کے اندر بھی ہاتھوں کو بلند کریں گے۔ بعض دوسروں نے کہا: ان کا حکم دونوں سجدوں کے درمیان تکبیر تو وہ حکم نہیں رکھتی، اس لیے کہ اگر فرضی طور پر مان لیں کہ اس کو چھوڑ دے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی جبکہ وہ دونوں نماز کے سنن سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ جس وقت وہ نماز کی سنتوں میں سے ہے، جس طرح اٹھنے کی تکبیر نماز کے ارکان سے تعلق نہیں رکھتی، اس لیے کہ فرض مان لیں کہ اگر اس کو ترک کردے، تو نماز ٹوٹے گی نہیں۔ یہ دونوں تکبیریں نماز کی سنتوں سے تعلق رکھتی ہیں، تو نماز کی سنت کا جو حکم ہے، جس طرح کہ دونوں سجدوں کے مابین تکبیر کا جو حکم ہے، تو وہی حکم ان کا بھی ہے۔ لہٰذا دونوں کے اندر رفع یدین نہ ہوگا، اس بارے میں نظر و فکر کا یہی تقاضا ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ اسی بات کے قائل ہیں۔

ابوبکر بن عیاش کا بیان ہے کہ میں نے کسی بھی فقیہ کو کبھی بھی تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرتے ہوئے نہ دیکھا۔

سوال نمبر 2:-عن عائشة رضى الله عنها قالت كان رسول الله يُوتر بتسع فلما بلغ سنا وثقل أوتر بسبع .

(i) ترجمہ کریں؟

(ii) رکعاتِ وتر کی تعداد میں اختلاف ائمہ تحریر کریں؟

(iii) اس بارے نظر طحاوی کیا ہے وضاحت کریں؟

جواب: (i) ترجمہ عبارت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعت کے ساتھ وتر بنایا کرتے تھے، جس وقت بڑھاپے کے آثار نمایاں ہو گئے اور جسم مبارک بھاری سا ہو گیا، تو سات رکعت کے ساتھ وتر بنانے لگ گئے تھے۔

(ii) تعداد رکعات وتر میں مذاہب آئمہ:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: مکی مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے بعد تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ٥، دوسری میں "سورہ الْكٰفِرُوْن" اور تیسری رکعت میں "سورۃ الاخلاص" کی تلاوت فرماتے تھے۔

حدیث پاک میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر ادا کرتے اور کچھ حصہ چارزانوں پڑھتے تھے۔

بعض احادیث مبارکہ میں ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر تشریف لے جانے کا ارادہ فرماتے، تو گھٹنوں کے بل اس کی طرف بڑھنے اور سونے سے پہلے دو رکعت نماز ادا فرماتے اور ان میں ''سورہ زلزال'' اور ''سورہ التکاثر'' پڑھتے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ ''سورہ التکاثر'' کی جگہ ''سورہ الکافرون'' پڑھتے تھے۔

وتر موصولاً یعنی ایک سلام کے ساتھ اور مفصولاً یعنی دو سلام کے ساتھ بھی جائز ہے۔

احناف کے نزدیک وتر:

نماز وتر واجب ہے اور نماز وتر تین رکعت ہیں اور اس میں قعدہ اولیٰ واجب ہے اور قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے، نہ درود پڑھے اور نہ سلام پھیرے جیسے نماز مغرب میں کرتے ہیں۔ اگر قعدہ اولیٰ بھول گیا، تو لوٹنے کی اجازت نہیں بلکہ سجدہ سہو کرے۔ وتر کی تینوں رکعتوں میں مطلقاً قرأت فرض ہے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ ملانا واجب ہے۔

نیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک، تین، پانچ اور اسی طرح گیارہ رکعت سے وتر بناتے تھے۔

تین رکعت والی روایت مضطرب ہے۔

ایک غیر معروف روایت میں سترہ (۱۷) رکعت وتر کا ذکر ہے۔

تمام رکعتیں جنہیں ہم نے وتر کا نام دیا ہے، یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شب کی نماز یعنی تہجد تھی۔

سوال نمبر 3:- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِیَ حَائِضٌ فَسَاَلَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْیُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِیُطَلِّقْهَا وَهِیَ طَاهِرٌ اَوْ حَامِلٌ۔

(i) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ii) حالت حیض میں دی گئی طلاق کا حکم مع الدلائل بیان کریں، آیا یہ طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب: (i) اعراب بر حدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: انہوں نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے ڈالی، پس اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے

جواب میں فرمایا: آپ انہیں حکم دیں کہ وہ رجوع کریں، پھر طہر یا حمل کی حالت میں اسے طلاق دے۔

(ii) حالت حیض میں دی گئی طلاق کا حکم مع الدلائل:

ابن ابی حاتم سے منقول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی، وہ اپنے میکے چلی گئیں، اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا گیا: آپ ان سے رجوع کر لیں، وہ بکثرت روزے رکھنے والی اور زیادہ نماز ادا کرنے والی ہیں۔ یہ یہاں (دنیا میں) بھی آپ کی بیوی ہیں اور جنت میں بھی آپ کی زوجہ ہوں گی۔

صحیح بخاری میں موجود ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بارے میں دریافت کیا، تو آپ نے ناراضگی کا اظہار کیا، پھر فرمایا: اب اسے چاہیے کہ رجوع کرے، پھر حیض سے پاک ہونے تک روکے رکھے، پھر دوسرا حیض آئے اور اس سے پاک ہو جائیں، تو پھر اگر چاہے تو طلاق دے یعنی حالت طہارت میں یا صحبت کرنے سے پہلے، یہی وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ایمن رضی اللہ عنہ، جو عزہ کے مولیٰ ہیں، حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے سنتے ہوئے یہ سوال کیا: اس شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں، جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی ہو؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا: سنو! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں طلاق دے دی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا: وہ طلاق سے رجوع کرے، چنانچہ ابن عمر نے رجوع کر لیا، پھر آپ نے فرمایا: حیض سے پاک ہو جانے کے بعد اسے اختیار ہوگا، خواہ وہ طلاق دے، خواہ اسے بسا لے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

الحاصل شوہر اپنی بیوی کو جب بھی طلاق دے گا، وہ واقع ہو جائے گی خواہ وہ حالت حیض میں ہو، یا طہر میں ہو، یا نفاس میں ہو، یا حمل میں ہو۔ تاہم حالت حیض میں طلاق دینا خلاف سنت ہے، مسنون طریقہ طلاق حالت طہر میں اور وقفہ سے یعنی ہر مہینہ میں ایک طلاق دینا ہے۔

سوال نمبر 4:- عن طاؤس أن أبا الصهباء قال لابن عباس رضی الله عنهما أتعلم أن الثلاث كانت تجعل واحدة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر رضى الله عنه وثلاثا من أمارة عمر رضى الله عنه قال ابن عباس رضى الله عنهما نعم۔

(i) ترجمہ کریں؟

(ii) ائمہ اربعہ کے نزدیک اکٹھی تین طلاقوں کے وقوع یا عدم وقوع کے بارے میں کیا مؤقف ہے؟

(iii) حدیث مذکور کس کی مؤید ہے اور اس کا کیا جواب ہے؟
(iv) نظر طحاوی کی روشنی میں احناف کا نقطہ نظر واضح کریں؟

جواب: (i) ترجمہ حدیث:

طاؤس اپنے والد گرامی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ابوصہباء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: کیا آپ کو علم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تین طلاقوں کو ایک شمار کیا جاتا تھا، یونہی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کے پہلے تین سالوں میں معاملہ تھا؟ تو اس پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں!

(ii) تین طلاقوں کے وقوع کے حوالے سے آئمہ اربعہ کا مؤقف:

بیک وقت تین طلاقیں دینے سے ان کے وقوع یا عدم وقوع کے حوالے سے آئمہ اربعہ کا متفقہ مؤقف یہ ہے کہ اس صورت میں تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔ چنانچہ امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

ایک بار تین طلاق دینے سے نہ صرف نزد حنفیہ بلکہ اجماع مذاہب اربع تین طلاقیں مغلظہ ہو جاتی ہیں۔ امام شافعی، امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ آئمہ متبوعین سے کوئی امام اس باب میں اصلاً ہوا اور عورت اس کے نکاح سے ایسی خارج ہوئی کہ اب بے حلالہ ہرگز اس کے نکاح میں نہیں آسکتی، اگر یونہی رجوع کرلیا جائے بلا حلالہ نکاح جدید باہم کرلیا، تو دونوں مبتلائے حرامکاری ہوں گے اور عمر بھر حرام کاری کریں گے، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا یعنی "جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے راستہ بنا دیتا ہے۔"

اس نے تقویٰ نہ کیا بلکہ خلاف خدا اور رسول تین طلاقیں لگا تار دینے کا مرتکب ہوا، اللہ عزوجل نے اس کے لیے مخرج نہ رکھا، اب حلالہ کے سخت تازیانے سے اسے ہرگز مفر نہیں، یہاں تک کہ آئمہ دین نے فرمایا: اگر قاضی شرع حاکم اسلام ایسے مسئلہ میں ایک طلاق پڑنے کا حکم دے، تو وہ حکم باطل ومردود ہے۔

جمہور صحابہ، تابعین اور ان کے بعد والے مسلمانوں کے آئمہ کرام کا مسلک ہے بیک لفظ تین طلاقیں تین ہوں گی۔ امام مجاہد سے سنن ابوداؤد میں مروی ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا، تو ایک شخص آیا اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں، مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کچھ دیر خاموش رہے، تو میں نے خیال کیا کہ شاید ابن عباس سائل کو بیوی واپس کر دیں گے، تو کچھ دیر بعد آپ نے فرمایا: تم میں سے بعض لوگ بیوی کو طلاق دیتے ہوئے حماقت سے کام لیتے

ہیں، اے ابن عباس کہتے ہیں، تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی سبیل پیدا فرما دیتا ہے، جبکہ تو نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے اور تیری بیوی تجھ سے لاتعلق ہو چکی ہے۔

(iii) حدیث مذکور کن کی مؤید اور اس کا جواب:

حدیث مذکور ان لوگوں کی مؤید ہے، جن کے نزدیک تین طلاقیں دینا، ایک شمار ہوتی ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کا جواب اس طرح سے ذکر کیا گیا ہے کہ اس کے مابعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول کو ذکر کیا گیا ہے، جو ہم نے بیان کیا ہے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا اور ان کے اندر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے، جنہیں اس سے قبل والی بات کا علم تھا، جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی تھی، مگر ان میں سے کسی نے بھی نکیر نہ فرمائی اور نہ ہی کسی رد کرنے والے نے رد کیا۔ چنانچہ یہ بات پہلی والی بات کے نسخ کی بہت بڑی دلیل ہوگی۔ اس لیے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فعل اس طرح کا فعل ہے کہ جس سے دلیل پکڑی جائے، تو ان کا کسی بات پر اتفاق بھی قابل استدلال اجماع ہے جیسا کہ ان کا کسی روایت کے نقل پر اجماع وہم ولغزش سے بری الذمہ ہے۔ یونہی ان کا ایک رائے پر اتفاق لغزش و وہم سے بری الذمہ ہے۔ دوسری دلیل یہ بھی ہے کہ ہم نے کئی ایسی باتوں کو ملاحظہ کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مقدس میں ان کا کچھ اور مفہوم تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام نے اس سے کوئی دوسرا مفہوم مراد لے لیا۔ اس لیے کہ انہوں نے ان میں ان باتوں کو ملاحظہ کیا، جو بعد والوں پر مخفی تھیں، تو یہ پہلے قول کے منسوخ ہونے کی دلیل ہے۔ ان میں دفاتر کا نظام، ام ولد کی بیع کی ممانعت حالانکہ اس میں قبل ان کی بیع ہوا کرتی تھی، حد شراب میں کوڑوں کی تعداد کی تعیین جبکہ اس سے قبل ان کی تعداد متعین تھی۔ تو جس وقت وہ اس پر عمل پیرا ہوئے، تو ہم کو بھی اس سے آگاہی حاصل ہوئی۔ چنانچہ ہمارے لیے بھی ان کے اس پہلے فعل کو دیکھ کر دوسرے حکم کی خلاف ورزی جائز نہیں۔ یونہی تین طلاقیں جو بیک وقت دی جائیں، تو وہ لازم قرار پائیں گی۔ ہمارے اسے چھوڑ کر مخالفت جائز نہیں اسے دیکھ کر جو کہ روایت ہے کہ اس سے قبل وہ حکم تھا پھر یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں، جن کی روایت مذکور ہو چکی ہے۔

(iv) نظر امام طحاوی کی روشنی میں احناف کے مؤقف کی وضاحت:

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کے نزدیک جب کوئی شخص اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاق دے دے، تو اس پر ایک ہی طلاق واقع ہوگی بشرطیکہ اس نے اس طلاق کو اس وقت دیا ہو،

جس وقت طلاق دینا سنت ہے۔ ایسے طہر میں ہو، جس کے اندر ہم بستری نہ کی گئی ہو۔ انہوں نے مذکورہ روایت سے یوں استدلال کیا ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ وہ طلاق وقت میں دیں اور ایک طریقہ پر دیں تو ایسا وقت طہر ہی ہے، جس کے اندر ہم بستری نہ کی ہو۔ بطور دلیل یہ روایت لائی گئی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اس حکم کو فرمایا کہ وہ خاص وقت میں ایک خاص انداز ہ سے دیں، تو پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف طلاق دے ڈالی۔ پس ان کی تو اب طلاق ہی نہ ہوئی۔ دوسرا یہ کہ معاملات میں اگر ایک آدمی کسی دوسرے شخص کو کہے کہ وہ اسے اس وقت میں اس طور پر انداز ے سے طلاق دے کہ اس نے اس کی شرط کے بغیر طلاق دی، یا اسے کہا گیا کہ وہ اس شرط پر طلاق دے، تو اس سے اس نے کسی دوسری شرط پر طلاق دے ڈالی، تو وہ طلاق ہو گی ہی نہیں، کیونکہ اس نے مامور کی مخالفت اپنائی ہے یونہی طلاق کا حکم بھی ہے کہ بندوں کو جس طرح طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے، اگر وہ اس طرح دیں تو طلاق پڑ جائے گی ورنہ نہیں۔

☆☆☆

الاختبار السنوى النهائى تحت اشراف تنظيم المدارس (اهل السنة) باكستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

المو افق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الأولى: الصحيح للبخارى

الوقت المحدد: ثلاث ساعات   مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1:- درج ذیل دونوں احادیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۴۰=۲۰+۲۰

(الف) عن عائشة ام المؤمنين رضى الله عنها ان الحارث بن هشام رضى الله عنه سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف ياتيك الوحى؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احيانا يتمثل لى الملك رجلا فيكلمنى فاعى مايقول، قالت عائشة رضى الله عنها: ولقد رايته ينزل عليه الوحى فى اليوم الشديد البرد فيفصم عنه وان جبينه ليتفصد عرقا .

(ب) عن ابن عباس رضى الله عنهما قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اجود الناس وكان اجود مايكون فى رمضان حين يلقاه جبريل وكان يلقاه فى كل ليلة من رمضان فيدارسه القرآن فلرسول الله صلى الله عليه وسلم اجود بالخير من الريح المرسلة .

سوال نمبر 2:- عن ابى هريرة رضى الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتى بطعام سال عنه اهدية ام صدقة؟ فان قيل صدقة قال لاصحابه كلوا ولم ياكل وان قيل هدية ضرب بيده صلى الله عليه وسلم فاكل معهم .

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر اس کا ترجمہ کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) خط کشیدہ صیغے بتائیں۔ ۶=۳×۲

(ج) کیا فقیر صدقہ کے طور پر ملنے والی چیز کسی کو ہدیہ کر سکتا ہے؟ مختصر جواب دیں۔ ۴

سوال نمبر 3:- عن محمد بن جبير مطعم عن أبيه رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لى خمسة أسماء أنا محمد وأنا أحمد وأنا الماحى الذى يمحو الله بى الكفر و أنا الحاشر الذى يحشر الناس على قدمى وأنا العاقب .

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں؟ ۱۲

(ب) خط کشیدہ کلمات کی نحوی تحلیل کریں؟ ۶=۲×۳

(ج) کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ پانچ میں منحصر ہیں یا اور بھی ہیں؟ وضاحت کریں؟ ۱۲

سوال نمبر 4:- درج ذیل میں سے کوئی سی تین احادیث کا ترجمہ سپرد قلم کریں؟ ۳۰=۱۰+۱۰+۱۰

(الف) عن أبي ذر رضي الله عنه أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول ليس من رجل ادعى لغير أبيه وهو يعلمه إلا كفرو من ادعى قوما ليس له فيهم نسب فليتبوأ مقعده من النار .

(ب) قال النبي صلى الله عليه وسلم مثلي ومثل الأنبياء كرجل بنى دار أفا كملها وأحسنها إلا موضع لبنة فجعل الناس يدخلونها ويتعجبون ويقولون لولا موضع اللبنة .

(ج) عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لودعيت إلى ذراع أو كراع لأجبت ولو أهدى إلى ذراع أو كراع لقبلت .

(د) عن أم عطية قالت: دخل النبي صلى الله عليه وسلم على عائشة رضي الله عنها فقال أعندكم شيء؟ قالت لا إلاشيء بعثت به أم عطية من الشاة التي بعثت إليها من الصدقة قال إنها قد بلغت محلها .

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

پہلا پرچہ: صحیح بخاری

سوال نمبر 1:- درج ذیل دونوں احادیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۴۰=۲۰+۲۰

(الف) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَأَعِيْ مَا يَقُوْلُ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔

(ب) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ۔

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: آپ پر وحی کس طرح نازل ہوتی ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: کبھی آتا ہے فرشتہ میرے سامنے ایک مرد کی صورت میں، پھر مجھ سے کلام کرتا ہے، پس میں اسے یاد کر لیتا ہوں (کلام کو) حضرت عائشہ فرماتی ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتے دیکھی ہے، سخت سردی میں، جب وحی کا سلسلہ تھم جاتا، تو آپ کی پیشانی مبارک پر پسینے کے قطرے ہوتے تھے (یعنی پیشانی پسینے سے بھیگی ہوتی تھی)

(ب) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ سب سے زیادہ سخی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت میں ماہ رمضان میں مزید اضافہ ہو جاتا تھا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے، تو آپ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر ماہ رمضان کی ہر رات میں قرآن پاک دہراتے۔ بھلائی میں آپ چلتی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے۔

سوال نمبر 2:- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ؟ فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوْا وَلَمْ يَأْكُلْ وَاِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَهُمْ ۔

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر اس کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ صیغے بتائیں۔

(ج) کیا فقیر صدقہ کے طور پر ملنے والی چیز کسی کو ہدیہ کر سکتا ہے؟ مختصر جواب دیں۔

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کوئی کھانا پیش کیا جاتا، تو آپ دریافت کر لیتے کہ یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ پس اگر کہا جاتا: صدقہ ہے، تو صحابہ سے فرماتے: تم کھاؤ اور خود نہ کھاتے۔ اگر کہا جاتا: ہدیہ ہے، تو اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے، پس ان لوگوں کے ساتھ کھا لیتے تھے۔

(ب) خط کشیدہ صیغے:

كُلُوْا: صیغہ جمع مذکر فعل امر حاضر معروف از باب نَصَرَ يَنْصُرُ۔

(ج) جی ہاں! فقیر بطور صدقہ ملنے والی چیز کو ہدیہ کر سکتا ہے، کیونکہ وہ اس کی ملکیت میں آ جاتی ہے اور قبضہ کرنے کے بعد مالک اپنی چیز میں جس طرح چاہے تصرف کر سکتا ہے۔

سوال نمبر 3: عن محمد بن جبير مطعم عن أبيه رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لي خمسة أسماء أنا محمد وأنا أحمد وأنا الماحي الذي يمحو الله بي الكفر وأنا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي وأنا العاقب ۔

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ کلمات کی نحوی تحلیل کریں؟

(ج) کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ پانچ میں منحصر ہیں یا اور بھی ہیں؟ وضاحت کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ: حضرت محمد بن جبیر مطعم رضی اللہ عنہ اپنے باپ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پانچ اسماءِ گرامی ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر مٹا دے گا۔ میں حاشر ہوں، میرے قدموں میں لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور میں عاقب ہوں۔

(ب) خط کشیدہ کی نحوی ترکیب:

یحشر فعل، اس میں پوشیدہ فاعل ھو ضمیر ہے اور الناس مفعول بہ ہے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول

سے ملکر جملہ خبریہ ہوا۔

(ج) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزید اسماء گرامی:

آپ کے مذکورہ احادیث میں جو پانچ اسماء ذکر کیے گئے ہیں ان کے علاوہ اور بھی اسمائے گرامی ہیں جن کی تعداد ننانوے ہے لیکن ان پانچ کا ذکر اس لیے کیا گیا کہ یہ وہ خصائص ہیں جو صرف آپ کے لیے ہیں یعنی آپ کو عطاء کیے گئے ہیں، دیگر انبیاء کو نہیں دیئے گئے۔

سوال نمبر 4:- درج ذیل احادیث کا ترجمہ سپرد قلم کریں؟

(الف) عن أبي ذر رضى الله عنه أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول ليس من رجل ادعى لغير أبيه وهو يعلمه إلا كفرو من ادعى قوما ليس له فيهم نسب فليتبوأ مقعده من النار۔

(ب) قال النبي صلى الله عليه وسلم مثلي ومثل الأنبياء كرجل بنى دار أفا كمله وأحسنها إلا موضع لبنة فجعل الناس يدخلونها ويتعجبون ويقولون لولا موضع اللبنة۔

(ج) عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لودعيت إلى ذراع أو كراع لأجبت ولو اهدى إلى ذراع أو كراع لقبلت۔

(د) عن أم عطية قالت: دخل النبي صلى الله عليه وسلم على عائشة رضي الله عنها فقال أعندكم شيء؟ قالت لا إلاشيء بعثت به أم عطية من الشاة التي بعثت إليها من الصدقة قال إنها قد بلغت محلها۔

جواب: (الف) ترجمہ حدیث مبارکہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص قصداً اپنے باپ کے علاوہ اپنی کسی غیر کی طرف نسبت کرے، تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ جو ایسی قوم کی طرف اپنی نسبت کرے جس کے ساتھ اس کا کوئی واسطہ نہ ہو، پس وہ تیار رہے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے کے لیے۔

(ب) ترجمہ حدیث مبارکہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس آدمی کی مثل ہے، جو ایک گھر تعمیر کرے، اسے خوب اچھا بنائے اور اسے مزین کرے، لیکن ایک کونے میں

ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دے۔ لوگ اس گھر میں داخل ہوں اور حیران ہو کر کہیں کہ اس ایک اینٹ کو کیوں چھوڑ دیا۔

(ج) ترجمہ حدیث مبارکہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے ایک دستی یا ایک پائے کی دعوت دی جائے، تو میں اسے (دعوت) قبول کرلوں گا۔ اگر مجھے ایک دستی یا ایک پایہ بطور ہدیہ بھیجا جائے، تو میں اسے (ہدیہ) قبول کرلوں گا۔

(د) ترجمہ حدیث مبارکہ: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے اور کھانے کی بابت دریافت کیا؟ انہوں نے کہا: کھانے کو کچھ نہیں ہے، سوائے گوشت کے۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے گوشت بھیجا ہے، جو اس کے پاس بطور صدقہ آیا تھا، تو آپ نے فرمایا: وہ اپنی جگہ پہنچ چکا ہے۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

المواقف سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الثانی: صحیح مسلم

الوقت المحدد: ثلاث ساعات　　　مجموع الارقام: ۱۰۰

سوال نمبر1:-عن ابی هريرة قال: أن أعرابيا جاء الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال: یا رسول الله دلنی علی عمل اذا عملته دخلت الجنة قال: تعبد الله لاتشرك به شیئا وتقیم الصلوٰة المکتوبة وتؤدی الزکوة المفروضة وتصوم رمضان قال والذی نفسی بیده لا ازید علی هٰذا شیئا ابدا ولا انقص منه فلما ولی قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم من سره ان ینظر الی رجل من اهل الجنة فلینظر الی هذا ۔

(الف) سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ حج کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا؟

(ب) خط کشیدہ کی وضاحت کریں نیز "لا ازید" کی صرفی تحقیق کریں؟

سوال نمبر2:-(الف) عن الصعب بن جثامة رضی الله عنه انه اهدٰی لرسول الله صلی الله علیه وسلم حمارًا وحشا وهو بالابواء اوبودان فرده علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما ان رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم ما فی وجهی قال انا لم نرده علیك الا انا حرم ۔

اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) محرم شکار کیے ہوئے جانور کا گوشت کھا سکتا ہے یا نہیں؟ اپنا مؤقف مدلل بیان کریں نیز محرم بحالت احرام کن جانوروں کو مار سکتا ہے؟

سوال نمبر3:-عن عبدالله بن عمرو ابن العاص رضی الله عنهما أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: من الکبائر شتم الرجل والدیه قالوا: یا رسول الله صلی الله علیه وسلم وهل یشتم الرجل والدیه؟ قال: نعم یسب أبا الرجل ۔ فیسب أباه ویسب امه فیسب امه ۔

(الف) سلیس اُردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) گناہ کبیرہ اور صغیرہ کی تعریف لکھیں نیز اجتنبوا السبع الموبقات الخ کی روشنی میں

بتائیں کہ وہ سات گناہ کونسے جو ہلاک کر دیتے ہیں؟

سوال نمبر 4:-عن محمد بن المنتشر قال سمعت ابن عمر رضی اللہ عنھما یقول لان اصبح مطلیا بقطران احب الی من ان اصبح محرماً انضح طیباً قال فدخلت علی عآئشة رضی اللہ عنھا فاخبرتھا بقوله فقالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فطاف فی نسآئه ثم اصبح محرمًا ۔

(الف) اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) احرام سے پہلے بدن یا کپڑوں پر خوشبو لگانا جائز ہے یا نہیں؟ احناف اور شوافع کا مؤقف مدلل لکھیں؟

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

دوسرا پرچہ: صحیح مسلم

سوال نمبر 1:-عن ابی هريرة قال: أن أعرابيا جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله دلنى على عمل اذا عملته دخلت الجنة قال: تعبد الله لاتشرك به شيئًا وتقيم الصلوٰة المكتوبة وتؤدى الزكوة المفروضة وتصوم رمضان قال والذى نفسى بيده لا ازيد علٰى هذا شيئا ابدا ولا انقص منه فلما ولى قال النبى صلى الله عليه وسلم من سره ان ينظر الى رجل من اهل الجنة فلينظر الى هذا .

(الف) عبارت اردو میں ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ حج کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا؟

(ب) خط کشیدہ کی وضاحت کریں نیز ''لَا اَزِیْدُ'' کی صرفی تحقیق کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا: یا رسول اللہ! میری رہنمائی کریں کسی ایسے عمل کی طرف کہ میں اس پر عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاؤں؟ فرمایا: اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی شیء کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ فرض نمازیں ادا کرو، فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ وہ کہنے لگا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں ان میں کسی چیز کا اضافہ نہیں کروں گا اور نہ ہی ان میں کمی کروں گا۔ پس جب وہ چلا گیا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی نے کوئی جنتی آدمی دیکھنا ہو تو وہ اسے دیکھ لے۔

ذکر حج نہ کرنے کی وجہ:

اس میں دو احتمال ہو سکتے ہیں:

۱- ہو سکتا ہے اس وقت حج فرض نہ ہوا ہو۔

۲- ہو سکتا ہے اس شخص کا تعلق قبیلہ ''ربیعہ'' سے ہو۔

(ب) خط کشیدہ عبارت کی وضاحت:

۱- اس شخص نے کہا کہ میں مذکورہ احکام میں اپنی طرف سے نہ کوئی شیء زیادہ کروں گا اور نہ ہی کم۔

بعض کے نزدیک اس سے مراد ہے کہ میں اس سوال پر کوئی چیز زیادہ نہیں کروں گا، جو کچھ میں نے سنا ہے اس پر عمل کروں گا اور عمل کرنے میں کوئی کمی نہیں کروں گا۔

صرفی تحقیق:

"لا ازید" صیغہ ہے واحد متکلم فعل مضارع منفی معروف از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

سوال نمبر2:-(الف) عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ اَھْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَّحْشِیًّا وَّھُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرُدَّہٗ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَنْ رَّاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا فِیْ وَجْھِیْ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّہٗ عَلَیْکَ اِلَّا اِنَّا حُرُمٌ۔

اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) محرم شکار کیے ہوئے جانور کا گوشت کھا سکتا ہے یا نہیں؟ اپنا موقف مدلل بیان کریں نیز محرم بحالت احرام کن جانوروں کو مار سکتا ہے؟

جواب:(الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں نیل گائے کا گوشت بھیجا/پیش کیا۔ آپ اس وقت "ابواء" یا "ودان" کے مقام پر تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے میری طرف لوٹا دیا۔ میرے چہرے کی طرف دیکھ کر آپ نے فرمایا: بے شک میں نے یہ تیری طرف اس لیے لوٹایا ہے کہ میں محرم ہوں۔

(ب) محرم کا شکار کیا ہوا گوشت کھانے کا حکم:

جس طرح محرم پر شکار کرنا حرام ہے اسی طرح شکار کیا ہوا گوشت کھانا بھی ناجائز و ممنوع ہے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار کا گوشت کھانے کی بجائے اسے واپس لوٹا دیا۔ اس کی دلیل احناف کے نزدیک یہ ہے کہ آپ کی بارگاہ میں گورخر پیش کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مقام عرفات میں حالت احرام میں تھے۔ چنانچہ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اسے فقراء میں تقسیم کرنے کا حکم دیا۔

محرم بحالت احرام جن جانوروں کو مار سکتا ہے:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں، محرم بحالت احرام بھی ان کو مارا جا سکتا ہے بچھو، چوہا، چیل، کوا اور کاٹنے والا کتا۔

سوال نمبر3:-عن عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہما أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من الکبائر شتم الرجل والدیہ قالوا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم وهل يشتم الرجل والديه؟ قال: نعم يسب أبا الرجل ۔ فيسب أباه ويسب امه فيسب امه ۔

(الف) سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) گناہ کبیرہ اور صغیرہ کی تعریف لکھیں نیز اجتنبوا السبع الموبقات الخ کی روشنی میں بتائیں کہ وہ سات گناہ کونسے جو ہلاک کر دیتے ہیں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ کوئی اپنے والدین کو گالی دے۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! جب کوئی شخص کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے، تو دوسرا اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور جو کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے، تو دوسرا اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

خط کشیدہ کی وضاحت:

کوئی شخص بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ اپنے والدین کو براہ راست گالی دے۔ مگر جب وہ کسی کے والدین کو گالی دیتا ہے، تو بدلے میں اس کے والدین کو بھی گالی دی جاتی ہے۔ پس کسی کے والدین کو گالی دینا یا برا بھلا کہنا حقیقتاً اپنے والدین کو گالی دینے یا برا بھلا کہنے کے مترادف ہے۔

(ب) گناہ کبیرہ کی تعریف:

اصطلاح شریعت میں وہ بڑے فعل جس کا ارتکاب کرنے والا شریعت کی متعین کردہ سزا (حد) کا مستحق ہو جاتا ہے۔ ایسے فعل کو گناہ کبیرہ کہتے ہیں۔

گناہ صغیرہ کی تعریف:

اصطلاح میں گناہ صغیرہ وہ چھوٹی چھوٹی لغزشیں ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ بغیر توبہ کے از خود اپنی مہربانی سے معاف فرما دیتا ہے۔ بشرطیکہ انسان کبیرہ گناہ کرنے سے بچتا رہے اور نیک اعمال کرتا رہے۔

سات بڑے گناہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات بڑے گناہ ہیں جو باعث ہلاکت یہ ہیں: شرک کرنا، جادو کرنا، ناحق قتل کرنا، یتیم کا مال کھانا، سود کھانا، جہاد سے بھاگنا، پاک دامن عورتوں پر زنا کاری کا الزام لگانا۔

سوال نمبر 4:- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَأَنْ

أُصْبِحَ مُطَّلِيًّا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ فِي نِسَآئِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا ۔

(الف) اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) احرام سے پہلے بدن یا کپڑوں پر خوشبو لگانا جائز ہے یا نہیں؟ احناف اور شوافع کا مؤقف مدلل لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: محمد بن منتشر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے نزدیک ایک قطرہ مل لینا اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ حالت احرام میں مجھ سے خوشبو آ رہی ہو۔ پھر میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور انہیں اس بات کے بارے میں بتایا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی پھر آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے پھر آپ نے احرام باندھ لیا۔

(ب) قبل از احرام خوشبو لگانا:

بدن یا کپڑوں پر قبل از احرام خوشبو لگانا جائز ہے۔ لیکن احرام باندھنے کے بعد ممنوع و ناجائز ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کو ناپسند کرتے تھے۔

احناف وشوافع کا مؤقف:

احناف کا مذہب یہ ہے کہ احرام کا ارادہ کرتے وقت خوشبو لگانا مستحب ہے اور احرام باندھنے کی حالت میں خوشبو آتی رہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ احرام باندھنے کے بعد خوشبو لگانا حرام ہے۔ ان کی دلیل یہ حدیث مبارکہ ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا تو (کچھ دیر قبل) میں نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی اور طواف کعبہ سے جب آپ نے فارغ ہو کر احرام کھولا تب بھی خوشبو لگائی۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی مذکورہ مسئلہ میں احناف کی تائید کرتے ہیں۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باكستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

المو افق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الثالثة: الجامع للترمذی

الوقت المحدد: ثلاث ساعات　　　　مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوال حل کریں۔

سوال نمبر1:-عن جابر قال قال النبی صلی الله علیه وسلم اغلقوا الباب واوكئوا السقاء واكفئوا الاناء او خمروا الاناء واطفئوا المصباح فان الشيطان لايفتح غلقا ولايحل وكاءً ولايكشف انية وان الفويسقة تضرم على الناس بيتهم .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ب) حدیث شریف کی تشریح وتوضیح سپرد قلم کریں؟ ۱۵

(ج) امام ترمذی کے قول "هذا حديث حسن صحيح" سے کیا مراد ہے؟ ۸

سوال نمبر2:-عن أبي ثعلبة الخشني أنه قال يا رسول الله إنا بأرض أهل كتاب فنطبخ في قدورهم ونشرب في آنيتهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن لم تجدوا غيرها فارحضوها بالماء ثم قال يا رسول الله إنا بأرض صيد فكيف نصنع قال إذا أرسلت كلبك المكلب وذكرت اسم الله فقتل فكل وإن كان غير مكلب فذكي فكل وإذا رميت بسهمك وذكرت اسم الله فقتل فكل .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۱۰

(ب) کلب مکلب سے کیا مراد ہے؟ نیز "مکلب" کی شرائط تحریر کریں؟ ۱۵

(ج) تیر وغیرہ مارنے سے جانور ذبح سے پہلے مرجائے تو کیا حکم ہے؟ تحریر کریں؟ ۸

سوال نمبر3:-عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مسكر خمر وكل مسكر حرام ومن شرب الخمر في الدنيا فمات وهويد منها لم يشربها في الآخرة .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہوئے خمر کی تعریف کریں؟ ۵+۸=۱۳

(ب) احکامات خمر تفصیلاً تحریر کریں؟ ۲۰

سوال نمبر 4:-عن عمرو بن مرة قال سمعت زاذان يقول سالت ابن عمر عما نهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم من الأوعية وأخبرناه بلغتكم وفسره لنا بلغتنا فقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحنتمة ونهى عن الدباء ونهى عن النقير ونهى عن المزفت .

(الف)حنتمہ، الدباء، النقیر اور المزفت کی تشریح کریں؟۱۶

(ب)ان برتنوں کا حکم تفصیلاً تحریر کریں؟۱۲

(ج)امام ترمذی کے مختصر حالات زندگی تحریر کریں؟۶

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

تیسرا پرچہ: جامع ترمذی

سوال نمبر 1:-عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَوْکِئُوا السِّقَاءَ وَاَکْفِئُوا الْاِنَاءَ اَوْ خَمِّرُوا الْاِنَاءَ وَاَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَفْتَحُ غَلَقًا وَّلَا یَحِلُّ وِکَاءً وَّلَا یَکْشِفُ اٰنِیَةً وَاِنَّ الْفُوَیْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَی النَّاسِ بَیْتَهُمْ۔

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح وتوضیح سپرد قلم کریں؟

(ج) امام ترمذی کے قول "هذا حديث حسن صحيح" سے کیا مراد ہے؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دروازہ بند کرلو، پانی کی مشک کا منہ ڈوری سے باندھ لو، برتن کو الٹا کردو یا ڈھانک دو اور چراغ گل کردو۔ اس لیے کہ شیطان کسی بھی بند چیز کو نہیں کھولتا اور برتنوں کو نہیں کھول سکتا۔ بے شک چوہیا بھڑکا دیتی ہے گھروں کو ان کے لوگوں پر۔

(ب) تشریح وتوضیح:

اس حدیث مبارکہ میں چار حکم مع وجوہ ہیں:

پہلا یہ کہ دروازہ بند کرلو یعنی رات کے وقت بسم اللہ پڑھ کر گھر کا دروازہ بند کرلو۔ اس لیے کہ شیطان کسی بھی بند چیز کو نہیں کھول سکتا۔ دوسرا یہ کہ مشکیزہ کا منہ باندھ دو تا کہ کوئی موذی جانور وغیرہ پانی میں نہ چلا جائے۔ تیسرا یہ کہ برتن کو الٹا کردو یا ڈھانپ دو بسم اللہ پڑھ کر۔ تا کہ کوئی موذی جانور اس میں داخل نہ ہو۔ چوتھا یہ کہ چراغ گل کردو یعنی اگر چولہے یا چراغ میں آگ جل رہی ہوگی، تو چوہیا کوئی چیز اس میں کھینچ کر لائے گی۔ پھر جب وہ جل جائے گی تو اسے گھسیٹ کر لے چلے گی اور سارا گھر جلا دے گی۔ یہی حکم بجلی کے بلب کا ہے۔

(ج) "هذا حسن صحيح" کی وضاحت:

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ اور اس سے کچھ پہلے بعض محدثین نے حسن کا لفظ استعمال کرنا شروع کیا تھا۔

مگروہ ''حسن'' صحیح کے لیے استعمال کرتے تھے۔ جامع ترمذی میں کئی جگہ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے کسی حدیث کے بارے میں پوچھا کہ یہ کیسی حدیث ہے؟ تو امام بخاری نے جواب دیا: حسن ہے۔ پھر امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس پر ''حسن صحیح'' کا حکم لگا دیا۔

بعض لوگوں کے نزدیک حدیث ایک سند کے اعتبار سے حسن ہے اور دوسری سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔ بایں اعتبار یہاں حرف عطف ''واؤ'' محذوف ہوگا۔

سوال نمبر 2:-عن أبي ثعلبة الخشني أنه قال يا رسول الله إنا بأرض أهل كتاب فنطبخ في قدورهم ونشرب في آنيتهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن لم تجدوا غيرها فارحضوها بالماء ثم قال يا رسول الله إنا بأرض صيد فكيف نصنع قال إذا أرسلت كلبك المكلب وذكرت اسم الله فقتل فكل وإن كان غير مكلب فذكي فكل وإذا رميت بسهمك وذكرت اسم الله فقتل فكل .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) کلب مکلب سے کیا مراد ہے؟ نیز ''مکلب'' کی شرائط تحریر کریں؟

(ج) تیر وغیرہ مارنے کے جانور ذبح سے پہلے مرجائے تو کیا حکم ہے؟ تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: ہم اہل کتاب کی سرزمین پر رہتے ہیں اور ان کی ہنڈیوں میں پکاتے ہیں اور ان کے برتنوں میں پیتے ہیں (اس سے متعلق کیا حکم ہے؟) رسول اللہ نے فرمایا: اگر ان کے علاوہ تمہیں اور برتن نہ ملیں، تو تم انہیں بذریعہ پانی صاف کر لیا کرو۔ پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم شکار کی سرزمین پر رہتے ہیں پھر ہم کیسے کریں؟ فرمایا: جب تم اپنا سدھایا ہوا کتا روانہ کرو اور اس پر بسم اللہ پڑھ لو، پھر وہ شکار مار ڈالے تو تم اسے کھاؤ۔ اگر کتا سدھایا ہوا نہ ہو اور شکار ذبح کر دیا جائے، تو اسے کھاؤ۔ جب تم تیر مارو اور اس پر ''بسم اللہ'' پڑھ لو، پھر اس سے شکار ہو جائے، تو اسے کھاؤ/کھالو۔

(ب) کلب مکلب کی وضاحت: کلب مکلب سے مراد ہے: کتے کو سدھانا، شکاری بنانا۔

مکلب کی شرائط:

مکلب کا مطلب ہے ''سکھلایا ہوا''۔

اس کی دو شرائط ہیں:

☆ شکاری جانور کو بالقصد چھوڑنا تاکہ مشکل سے شکار کرنا محقق ہو جائے۔

☆ شکاری جانور شکار کو روکے رکھے خود نہ کھائے اور روکنے پر رک جائے۔

(ج) ذبح سے پہلے جانور کا مرجانا:

اگر شکاری کے پہنچنے سے پہلے شکار/ جانور مرجائے اور اسے ذبح کرنے کا موقع نہ ملا ہو، تو وہ حلال ہے بشرطیکہ دوسرا کتا اس کے ساتھ شامل نہ ہو۔ اس کو چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھی گئی ہو۔ یہی حکم تیر پھینکنے کا ہے یعنی جو جانور تمہارے ہی تیر سے مرے اسے کھاؤ۔

سوال نمبر3:- عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مسكر خمر وكل مسكر حرام ومن شرب الخمر في الدنيا فمات وهويد منهالم يشربها في الآخرة .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہوئے خمر کی تعریف کریں؟

(ب) احکامات خمر تفصیلاً تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا اور مرجائے گا جبکہ وہ اسے باقاعدگی سے پیتا ہے، تو وہ آخرت میں نہ پی سکے گا۔

خمر کی تعریف:

انگور کا کچا شیرہ جب اس میں جوش آجائے اور وہ اُٹھے اور اس پر جھاگ آئے، وہ خمر کہلاتا ہے۔

(ب) احکامات خمر:

خمر بالاجماع حرام ہے اور اس کی حرمت قرآن کریم سے ثابت ہے۔ قرآن کریم نے اسے نجس قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس کے احکام حسب ذیل ہیں:

۱- یہ خود حرام ہے اس کی حرمت نشہ ہونے پر موقوف نہیں ہے۔

۲- وہ ناپاک بہ نجاست غلیظہ ہے۔

۳- اس کو حلال قرار دینے والا کافر ہے، کیونکہ وہ نص قطعی کا منکر ہے۔

۴- یہ مسلمان کے حق میں مال متقوم نہیں پس اگر کوئی اسے ضائع کردے، تو اس پر ضمان نہیں۔

۵- جو اس کو پیئے گا اس کو حد لگائی جائے گی، چاہے نشہ نہ چڑھا ہو۔

٦- اس کو پکایا جائے، تو پکانا اس میں مؤثر نہیں، وہ بدستور حرام ہے۔

سوال نمبر4:- عن عمرو بن مرة قال سمعت زاذان يقول سالت ابن عمر عما نهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم من الأوعية وأخبرناه بلغتكم وفسره لنا بلغتنا فقال

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحنتمة ونهى عن الدباء ونهى عن النقير ونهى عن المزفت .

(الف) حنتمه، الدباء، النقير اور المزفت کی تشریح کریں؟

(ب) ان برتنوں کا حکم تفصیلاً تحریر کریں؟

(ج) امام ترمذی کے مختصر حالات زندگی تحریر کریں؟

جواب: (الف) حنتمه کی تشریح: حنتمه کے معنی ہیں روغنی گھڑا۔ جب اس میں نبیذ بنائی جائے، تو اس میں جلدی نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔

دباء کی تشریح: سوکھا کدو، جو برتن کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس میں بھی نبیذ بنائی جاتی ہے اور اس میں نبیذ بنانے سے جلد ہی اس میں شدت آ جاتی ہے۔ اردو میں اسے ''تونبی'' کہتے ہیں۔ یعنی ''تلخ کدو'' اس کا چھلکا موٹا ہوتا ہے۔ اس کو فقیر سکھا کر کشکول بناتے ہیں۔

نقیر کی تشریح: اس کا معنی ہے کریدنا، کھودنا۔ لوگ درخت کے تنے کو کھود کر برتن بناتے تھے، اس میں جو نبیذ بنائی جائے اس میں جلدی نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔

''مزفت'' کی تشریح: تارکول پھیرا ہوا گھڑا، اس میں بھی نبیذ بنانے سے جلدی نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔

(ب) مذکورہ برتنوں کا حکم:

جمہور کے نزدیک ان برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت پہلے تھی، پھر منسوخ ہو گئی۔ پہلے اس لیے ممانعت تھی کہ شراب کے برتن دیکھ کر لوگوں کو شراب یاد نہ آئے، جب شراب سے طبیعتیں ہٹ گئیں، تو ممانعت اٹھا دی گئی۔ اس حوالے سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے لوگوں کو چند برتنوں سے روکا تھا، اب جان لو کہ کوئی برتن نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہے نہ حرام کرتا ہے۔ البتہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

(ج) امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی:

آپ کا نام ''محمد بن عیسیٰ'' اور کنیت ''ابو عیسیٰ'' ہے۔ اس کا اسم منسوب ''ترمذی'' ہے، جو دریائے جیحون کے قریبی شہر ''ترمذ'' کی نسبت سے ہے۔ آپ 209ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے علم حدیث سیکھنے کے لیے خراسان، عراق اور حجاز کا سفر کیا۔ وہاں کے جلیل القدر محدثین سے علمی استفادہ کیا۔ آپ کے اساتذہ میں صحاح ستہ کے مؤلفین، اور ان کے اساتذہ بھی شامل ہیں۔ آپ سے ایک خلق کثیر نے استفادہ کیا اور علم کے پیاسوں کی پیاس بجھائی۔ آپ کی تصانیف میں کتاب العلل، شمائل محمدیہ اور جامع ترمذی عام دستیاب ہیں۔ آپ کا انتقال 13/ رجب المرجب 279ھ کو شہر ترمذ میں ہوا۔ وہیں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الرابعة: السنن لأبی دائود

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی سوالات میں سے کوئی سے دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر1:—عن ابی هريرة قال قال رجل لرسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله ای الصدقه افضل قال ان تصدق وانت صحيح حريص تامل البقاء وتخشى الفقر ولا تمهل حتى اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان كذا ولفلان كذا وقد كان لفلان۔

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) وصیت کی لغوی اور شرعی تعریف کریں؟ ۱۰

(ج) وارث کے لیے وصیت جائز ہے یا نہیں؟ اختلاف کی وجہ تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر2:—عن عائشة رضى الله عنها أن امرأة قالت يا رسول الله إن أمى افتلتت نفسها ولولا ذلك لتصدقت وأعطت أفيجزى أن أتصدق عنها فقال النبى صلى الله عليه وسلم نعم فتصدقى عنها۔

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) کیا متوفی تک عبادات مالیہ اور بدنیہ کا ثواب پہنچتا ہے؟ احادیث کی روشنی میں وضاحت کریں؟ ۱۰

(ج) منکرین کی دلیل "ليس للإنسان إلا ماسعى" کا جواب تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر3:—عن عقبة بن عامر الجهنى أنه قال نذرت أختى أن تمشى إلى بيت الله فأمرتنى أن أستفتى لها النبى صلى الله عليه وسلم فاستفتيت النبى صلى الله عليه وسلم فقال لتمش ولتركب۔

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) نذر کی تعریف کرتے ہوئے اس کی اقسام مع الحکم تحریر کریں؟ ۵+۱۵=۲۰

سوال نمبر4:-ان اباهريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يتقارب الزمان وينقص العلم وتظهر الفتن ويلقى الشح ويكثر الهرج قيل يا رسول الله اية هو قال القتل القتل .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟۱۰+۱۰=۲۰

(ب) حدیث شریف کے ہر جز کی اس طرح تشریح کریں کہ مکمل وضاحت ہو جائے؟۱۰

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

چوتھا پرچہ: سنن ابوداؤد

سوال نمبر1: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ حَرِيْصٌ تَاْمُلُ الْبَقَاءَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) وصیت کی لغوی اور شرعی تعریف کریں؟

(ج) وارث کے لیے وصیت جائز ہے یا نہیں؟ اور اس کی وجہ بیان کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! کون سا صدقہ افضل ہے۔ فرمایا: تم صدقہ کرو جب تندرست ہو، زندگی کی اُمید باقی ہو اور محتاجی کا خوف ہو۔ تم اسے اتنے عرصے تک مؤخر نہ کرو کہ جب جان حلق تک آ جائے، تو تم کہو یہ فلاں کے لیے، یہ فلاں کے لیے اور یہ فلاں کے لیے، جبکہ فلاں کو ویسے ہی مل جائے گا۔

(ب) وصیت کا لغوی معنیٰ: وصیت کا لغوی معنیٰ ہے "کسی کام کو کرنے کا عہد کرنا"

وصیت کی شرعی تعریف: اصطلاح شرع میں وصیت سے مراد یہ ہے: کسی پر احسان کرتے ہوئے مرنے کے بعد اسے اپنے مال یا منفعت کا مالک بنانا۔

(ج) ورثاء کے حق میں وصیت کرنا:

ورثاء کے حق میں وصیت کرنا جائز نہیں، کیونکہ وہ اصحاب الفرائض ہیں اور ان کا حصہ قرآن پاک میں طے شدہ ہے۔ دوسرا یہ کہ وصیت کرنے کی صورت میں کسی دوسرے وارث کی حق تلفی ہو سکتی ہے۔ حدیث

مبارکہ میں ہے کہ "اللہ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے اس لیے وارث کے لیے وصیت نہ ہوگی۔"

سوال نمبر 2:۔عن عائشة رضى الله عنها أن امرأة قالت يا رسول الله إن أمي افتلتت نفسها ولولا ذلك لتصدقت وأعطت أفيجزى أن أتصدق عنها فقال النبي صلى الله عليه وسلم نعم فتصدقي عنها .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(ب) کیا متوفیٰ تک عبادات مالیہ اور بدنیہ کا ثواب پہنچتا ہے؟ احادیث کی روشنی میں وضاحت کریں؟

(ج) منکرین کی دلیل "ليس للإنسان إلا ماسعى" کا جواب تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ کچھ نہ کچھ صدقہ کرتیں اور خیرات کرتیں، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں، تو یہ جائز ہوگا؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تم صدقہ کرو ان کی طرف سے۔

(ب) عبادت مالیہ و بدنیہ کا ثواب:

مذکورہ حدیث سے ثابت ہے کہ متوفیٰ تک ان تمام کاموں کا ثواب پہنچتا ہے، جو ان کے ایصال ثواب کے لیے کیے جاتے ہیں۔ اس حوالے سے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ایک خاتون نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنی والدہ کو ایک کنیز بھی بطور صدقہ دی، اب وہ وفات پا چکی ہیں اور انہوں نے ترکہ میں وہی کنیز چھوڑی ہے؟ فرمایا: تیرا اجر واجب ہو چکا، میراث میں وہ کنیز تجھے مل جائے گی۔ اس خاتون نے عرض کیا: جب وہ فوت ہوئیں تو ان کے ذمہ ایک مہینے کے روزے واجب تھے، تو ایسا کرنا جائز ہوگا اگر میں ان کی طرف سے روزہ رکھ لوں، تو ادائیگی ہو جائے گی؟ فرمایا: ہاں! اگر ان کی طرف سے حج کروں، تو کیا ادا ہو جائے گا؟ فرمایا: ہاں!

2۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان دنیا سے چلا جاتا ہے، تو ان کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں ان تین اعمال کے علاوہ: صدقہ جاریہ، وہ علم جس سے نفع حاصل ہو اور صالحہ اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔

(ج) "ليس للانسان الا ما سعى" کا جواب:

☆ مفسرین نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "ليس للانسان الا ما سعى" کا حکم اس شریعت میں منسوخ ہے اور اس کا ناسخ یہ فرمان الٰہی ہے: (ترجمہ)

''اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان میں ان کی پیروی کی، ہم ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملا دیں گے۔ اللہ نے آباء کی نیکی کے سبب اولاد کو جنتی بنا دیا۔''

☆ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ... ہونے کی خبر دی ہے نہ کہ حصول نفع کے منقطع ہو جانے کی۔ رہا دوسرے کا عمل تو وہ عمل ... میت ہے، اگر وہ کسی مسلمان کو بخش دے تو اس مسلمان کو اس کے اپنے عمل کا ثواب نہیں بلکہ عمل کرنے والے کے عمل کا ثواب ملے گا۔

☆ بعض کے نزدیک یہ حکم کفار کے لیے ہے یعنی کافر کو کوئی بھلائی نہ ملے گی بجز اس کے جو اس نے کی ہو، دنیا میں ہی رزق کی فراوانی یا تندرستی وغیرہ سے اس کا عوض دیا جائے گا اور آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

سوال نمبر 3:- عن عقبة بن عامر الجهني أنه قال نذرت أختي أن تمشي إلى بيت الله فأمرتني أن أستفتي لها النبي صلى الله عليه وسلم فاستفتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لتمش ولتركب .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(ب) نذر کی تعریف کرتے ہوئے اس کی اقسام مع الحکم تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری بہن نے بیت اللہ (حج) کے لیے پیدل جانے کی نذر مانی، پس اس نے مجھے حکم دیا کہ میں اس سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کروں۔ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بابت دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا: وہ پیدل چلے اور سوار بھی ہو جائے۔

(ب) اقسام نذر مع حکم:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نذر کی چار قسمیں ہیں:

1-جس شخص نے ایسی نذر مانی جس کو مقرر نہیں کیا، تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

2-جس نے گناہ کی قسم کھائی، تو اس کا کفارہ بھی کفارہ قسم کی مثل ہے۔

3-جس کسی نے ایسی بات کی قسم کھائی جس کو پورا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو، تو اس کا کفارہ، کفارہ قسم کی طرح ہے۔

4-جس نے ایسی بات کی نذر مانی جس کو پورا کرنے کی طاقت رکھتا ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی نذر پوری کرے۔

سوال نمبر 4:- اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرَجُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَيَّةٌ هُوَ قَالَ

اَلْقَتْلُ اَلْقَتْلُ ۔

(الف) حدیث شریف پراعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کے ہر جز کی اس طرح تشریح کریں کہ مکمل وضاحت ہو جائے؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ سمٹ جائے گا، علم کم ہو جائے گا، بخل عام ہوگا اور ھرج زیادہ ہوگا۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ھرج کیا ہے؟ فرمایا: قتل، قتل۔

(ب) حدیث مبارکہ کی تشریح:

اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو علامتیں بیان کی ہیں، وہ قرب قیامت کی ہیں۔

1- یتقارب الزمان: قرب قیامت زمانہ سمٹ جائے گا۔ سال مہینوں، مہینہ ہفتے، ہفتہ دنوں اور دن گھنٹوں کے برابر ہو جائے گا۔

2- ینقص العلم: علماء کو اٹھا لیا جائے گا، علم کی کمی ہو جائے گی، پڑھنے پڑھانے والا کوئی نہ ہوگا، یہاں تک دو آدمیوں میں بصورت جھگڑا مسئلہ حل کرانے کے لیے کوئی نہ ملے گا۔

3- تظهر الفتن: فتنے ظاہر ہوں گے، بے حیائی عام ہوگی، والدین کی نافرمانی کی جائے گی، احکام شرع کی پاسداری نہ کی جائے گی اور شعائر اسلام کی توہین کی جائے گی وغیرہ۔ ان سے بچنا دشوار ہو گا۔

4- یلقی الشح: بخل پھیل جائے گا، لوگ اس قدر کنجوسی کریں گے کہ صاحب نصاب ہونے کے باوجود زکوٰۃ ادا نہ کریں گے۔ مال کی محبت ان کے دلوں میں رچ بس گئی ہوگی کہ کوئی امیر، غریب پر رحم نہیں کھائے گا۔

5- یکثر الھرج: ہرج کثیر ہوگا۔ ہرج کے بارے میں پوچھا گیا کہ یہ کیا ہے؟ تو فرمایا: قتل، قتل۔ یعنی ہر طرف قتل عام ہوگا۔ بھائی بھائی کے خون کا پیاسا ہوگا۔ بیٹا باپ اور باپ بیٹے کو قتل کرنے سے گریز نہ کرے گا۔

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

المو افق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الخامسة: سنن النسائی و ابن ماجة

الوقت المحدد: ثلاث ساعات　　　　مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو، دو سوال حل کریں۔

حصہ اول......سنن النسائی

سوال نمبر1:-عن أبی هريرة رضی الله عنه قال قيل لرسول الله صلی الله عليه وسلم ای النساء خير قال التی تسره اذا نظر وتطيعه اذا امر ولاتخالفه فی نفسها ومالها بما يكره .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ ۱۵=۷+۸

(ب) حدیث مبارکہ کی شرح کریں؟ ۱۰

سوال نمبر2:-عن أبی هريرة رضی الله عنه أن رجلا أراد أن يتزوج امرأة فقال النبی صلی الله عليه وسلم انظر إليها فإن فی أعين الأنصار شيئا .

(الف) ترجمہ کریں نیز واضح کریں کہ "فی أعين الأنصار شيئا" سے کیا مراد ہے؟ ۱۵=۷+۸

(ب) قبل از نکاح عورت کو دیکھنے کے حوالے سے حکم شرعی کیا ہے؟ نیز یہ بھی واضح کریں کہ رشتہ طے کرنے کے لیے کسی سے مشورہ کیا جائے تو کیا خاطب (نکاح کا پیغام بھیجنے والا) کے عیب بیان کیے جاسکتے ہیں۔ ۱۰

سوال نمبر3:-عن أبی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم طيب الرجال ماظهر ريحه وخفی لونه وطيب النساء ماظهر لونه وخفی ريحه .

(الف) ترجمہ کریں نیز واضح کریں "ما ظهر لونه وخفی ريحه" سے کیا مراد ہے؟ ۱۵=۷+۸

(ب) خواتین کے لیے کیسی خوشبو استعمال کرنا ممنوع ہے اور مردوں کے لیے کون سے رنگ ناجائز ہیں؟ ۱۰

القسم الثانی......سنن ابن ماجہ

سوال نمبر 4:-عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دعوت الله فادع ببطون كفيك ولا تدع بظهورهما فإذا فرغت فامسح بها وجهك .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟۱۰

(ب) احادیث مبارکہ کی روشنی میں آداب دعا پر جامع مضمون تحریر کریں؟۱۵ .

سوال نمبر 5:-عن أبي سعيد الخدرى رضى الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سيأتيكم أقوام يطلبون العلم فإذا رأيتموهم فقولوا لهم مرحبا مرحبا بوصية رسول الله صلى الله عليه وسلم وأقنوهم .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟۱۰

(ب) حدیث مبارکہ کی روشنی میں آداب علم اور متعلمین کے حقوق واضح کریں؟۱۵

سوال نمبر 6:-عن أنس بن مالك رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طلب العلم فريضة على كل مسلم وواضع العلم عند غير أهله كمقلد الخنازير الجوهر واللؤلؤ والذهب .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟۱۰

(ب) کون سا اور کتنا علم حاصل کرنا فرض ہے؟ نیز حدیث شریف کے دوسرے حصہ کی وضاحت سپرد قلم کریں؟۱۵

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

پانچواں پرچہ: سنن نسائی و ابن ماجہ

حصہ اوّل...... سنن النسائی

سوال نمبر 1:- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَيُّ النِّسَآءِ خَيْرٌ قَالَ "اَلَّتِي تَسُرُّهُ اِذَا نَظَرَ وَتُطِيْعُهُ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ"

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث مبارکہ کی شرح کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کونسی عورت بہتر ہے؟ فرمایا: وہ عورت کہ جب اُسے شوہر دیکھے تو اسے خوش کر دے، وہ حکم کرے تو اس کی فرمانبرداری کرے اور اپنی جان و مال میں اس کی مخالفت نہ کرے، جو اسے پسند نہ ہو۔

(ب) شرح حدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے چار چیزوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے: (۱) مالدار ہو، (۲) حسب ونسب والی ہو، (۳) حسین وجمیل، (۴) وہ دیندار ہو۔ لہٰذا دیندار عورت کو اپنا مطلوب قرار دیا جائے۔ حسب ونسب اور مالدار عورت کو ہرگز ترجیح نہ دی جائے۔ جو عورت اپنی ذات میں شرف و بلندی رکھتی ہو، وہ قبیلہ وخاندان اور برادری میں عزت بھی رکھتی ہو۔ انسان کی یہ فطری خواہش ہوتی ہے کہ وہ ایسی عورت سے نکاح کرے جو صاحب حیثیت، خاندان میں وقار رکھتی ہو۔ عام طور پر لوگ عورت سے نکاح کرنے کے سلسلہ میں مذکورہ چار چیزوں کو بطور خاص ملحوظ خاطر رکھتے ہیں کہ کوئی شخص تو مالدار عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے، بعض لوگ اچھے حسب ونسب والی عورت کو بیوی بنانا پسند کرتے ہیں، بہت سے لوگوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ایک حسین و جمیل عورت ان کی رفیقہ حیات بنے اور کچھ نیک بندے دین دار عورت کو ترجیح دیتے ہیں۔ لہٰذا دین و مذہب سے تعلق رکھنے والے شخص کو چاہیے کہ وہ دین دار عورت سے نکاح کرنے کی کوشش کرے، کیونکہ اس میں دارین کی بھلائی وفلاح ہے۔

سوال نمبر 2:-عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رجلا أراد أن يتزوج امرأة فقال النبي صلى الله عليه وسلم نظر إليها فإن في أعين الأنصار شيئا .

(الف) ترجمہ کریں نیز واضح کریں کہ "في أعين الأنصار شيئا" سے کیا مراد ہے؟

(ب) قبل از نکاح عورت کو دیکھنے کے حوالے سے حکم شرعی کیا ہے؟ نیز یہ بھی واضح کریں کہ رشتہ طے کرنے کے لیے کسی سے مشورہ کیا جائے تو کیا خاطب (نکاح کا پیغام بھیجنے والا) کے عیب بیان کیے جا سکتے ہیں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا، پس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے دیکھ لو، کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔

فی اعین الانصار شیئاً سے مراد:

اس سے مراد یہ ہے کہ انصار کی لڑکیوں کی آنکھوں میں کوئی عیب ہوتا ہے، کسی بیماری کے سبب یا قدرتی طور پر۔ ایسا آپ نے اس لیے فرمایا کہ اگر بعد میں پتہ چلنے پر ناپسند ہوا اور عورت کو چھوڑ دیا جائے، تو یہ اچھی بات نہ ہوگی۔

(ب) مخطوبہ کو ایک نظر دیکھنا:

جمہور کے نزدیک صرف چہرہ اور ہتھیلیاں دیکھ سکتے ہیں اس کا بدن دیکھنا جائز نہیں۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک لڑکی سے اجازت لینا ضروری ہے تاکہ وہ سج سنور کر بیٹھ سکے۔ آئمہ ثلاثہ کے نزدیک میلان یا شہوت کا اندیشہ ہو، تو دیکھنا جائز نہیں جبکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جائز ہے، کیونکہ یہی دیکھنے کا مقصد ہے۔

خاطب کے عیب ظاہر کرنا:

اگر کوئی رشتہ طے کرتے وقت کسی سے مشورہ کرے، تو اسے چاہیے کہ خاطب سے متعلق جو بات بھی وہ جانتا ہو ظاہر کر دے تاکہ آئندہ پیش آنے والی مشکلوں سے بچا جا سکے۔ اس کی دلیل مذکورہ بالا حدیث ہے۔

سوال نمبر 3:-عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طيب الرجال ماظهر ريحه وخفي لونه وطيب النساء ماظهر لونه وخفي ريحه .

(الف) ترجمہ کریں نیز واضح کریں "ما ظهر لونه وخفي ريحه" سے کیا مراد ہے؟

(ب) خواتین کے لیے کیسی خوشبو استعمال کرنا ممنوع ہے اور مردوں کے لیے کونسے رنگ ناجائز ہیں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا: مردوں کی خوشبو وہ ہے، جس کا رنگ ظاہر نہ ہو مگر خوشبو ظاہر ہو جائے۔ عورتوں کی خوشبو وہ ہے، جس کا رنگ نمایاں ہو مگر خوشبو ظاہر/معلوم نہ ہو۔

"ما ظهر لونه وخفي ريحه" کی تشریح:

"ما ظهر لونه وخفي ريحه" سے مراد یہ ہے کہ ایسی خوشبو جس کا رنگ نمایاں اور خوشبو چھپی ہوئی ہو یعنی اس میں عورت کے لیے نمایاں و واضح حکم ہے کہ وہ تیز خوشبو استعمال نہ کرے تا کہ دائیں بائیں نہ پھیلے، گویا قریب سے گزرنے والے اس خوشبو کو محسوس نہ کر سکیں۔

(ب) خواتین کے لیے ممنوعہ خوشبو:

اگر کسی عورت نے ایسی تیز خوشبو استعمال کی کہ وہ جہاں سے گزرے قریب سے گزرنے والے لوگ اس کو محسوس کریں، تو وہ عورت زنا کرنے والی ہے۔ لہٰذا عورت کو چاہیے کہ ایسی خوشبو کا استعمال کرے جس کا رنگ تو ظاہر ہو مگر وہ پھیلنے والی نہ ہو۔

مردوں کے لیے رنگوں کی ممانعت:

مردوں کے لیے کسم، زعفران یا خلوق کے رنگ ناجائز ہیں۔ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا، اس نے خلوق لگائی ہوئی تھی۔ آپ نے اسے بلا کر فرمایا: جاؤ اور دھو ڈالو اور آئندہ کبھی یہ استعمال نہ کرنا۔

حصہ دوم...... سنن ابن ماجہ

سوال نمبر 4:- عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دعوت الله فادع ببطون كفيك ولا تدع بظهورهما فإذا فرغت فامسح بها وجهك.

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(ب) احادیث مبارکہ کی روشنی میں آداب دعا پر جامع مضمون تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم دعا کرو اللہ سے، تو اپنی ہتھیلیوں کے باطن سے اور ہاتھ الٹے کر کے دعا نہ کرو۔ پس جب فارغ ہو جاؤ، تو اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے پر مل لو۔

(ب) دعا کے آداب:

آداب دعا میں سے یہ ہے کہ دونوں ہاتھ سینہ کے مقابل اس طرح بلند کیے جائیں کہ انگلیوں کا کچھ

حصہ چہرہ کے سامنے ہو اور دونوں ہاتھوں کے درمیان چار انگلیوں کا فاصلہ ہو۔ پھر جب دعا کا اختتام ہو جائے، تو ہاتھوں کو چہرہ پر مل لیا جائے۔ دعا کرتے ہوئے منہ قبلہ شریف کی طرف ہو۔ دعا عاجزی اور خشوع خضوع سے مانگی جائے۔ دعا رغبت اور خوف سے مانگی جائے اور تین بار دعا کی جائے۔

سوال نمبر 5:-عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سيأتيكم أقوام يطلبون العلم فإذا رأيتموهم فقولوا لهم مرحبا مرحبا بوصية رسول الله صلى الله عليه وسلم وأقنوهم .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث مبارکہ کی روشنی میں آداب علم اور متعلمین کے حقوق واضح کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرق کی طرف سے لوگ تمہاری طرف آئیں گے، وہ علم حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں گے۔ پس جب وہ تمہاری طرف آئیں، تو انہیں مرحبا کہنا۔ جن سے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی ان کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو۔

(ب) علم کے آداب:

علماء کرام نے اسلامی علم کو حاصل کرنے کے بہت سے آداب بیان کیے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

☆ حصول علم کے لیے نیت خالص ہو۔ ☆ علم حاصل کرنے کی جستجو کی جائے۔ ☆ جو علم حاصل کیا جائے، اس پر عمل کیا جائے۔ ☆ علم کو صبر اور ہمیشگی سے حاصل کیا جائے۔ ☆ اساتذہ سے متنفر نہ ہو جائے۔ ☆ حق بات جاننے میں شرم اور ہچکچاہٹ نہ ہو۔ ☆ جو کچھ بھی سیکھیں، اسے اچھی طرح یاد رکھیں۔ ☆ اپنے لیے ایسی صحبت کا چناؤ کیا جائے، جو علم دوست ہو، وغیرہ۔

حقوق متعلمین:

متعلم یا علم حاصل کرنے کے شوقین جب علم حاصل کرنے آئیں، تو انہیں "مرحبا" کہا جائے۔ ☆ ان کے ساتھ بھلائی کی جائے۔ ☆ ان کی تعلیم و تربیت میں کمی و کوتاہی نہ کی جائے۔ ☆ ان کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ ☆ ان کے قلوب کو نور علم سے منور کیا جائے۔

سوال نمبر 6:-عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طلب العلم فريضة على كل مسلم وواضع العلم عند غير أهله كمقلد الخنازير الجوهر واللؤلؤ والذهب .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) کون سا اور کتنا علم حاصل کرنا فرض ہے؟ نیز حدیث شریف کے دوسرے حصہ کی وضاحت سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور نااہل کو علم سکھانا ایسا ہے جیسے خنزیر کے گلے میں جواہرات، موتیوں اور سونے کا ہار پہنایا جائے۔

(ب) کونسا اور کتنا علم حاصل کرنا فرض ہے؟

ضروریات زندگی کے مطابق علم دین حاصل کرنا فرض عین اور تمام علوم اسلامیہ کا حصول فرض کفایہ ہے یعنی محلہ یا گاؤں یا علاقہ میں سے ایک شخص بھی تمام علوم اسلامیہ حاصل کر لیتا ہے' تو سب بری الذمہ ہوں گے ورنہ سب گناہگار ہوں گے۔ تاہم زندگی کے جس شعبہ میں کوئی کام کرتا ہو، اس حوالے سے تمام اسلامی احکام سے آگاہ ہونا فرض عین ہے۔

حدیث مبارکہ کے دوسرے حصہ کی وضاحت:

حدیث مبارکہ کے دوسرے حصے میں نااہل لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے، ان سے مراد یہ لوگ ہیں:

''نااہل'' سے مراد:

باشعور، عمل کا ذوق رکھنے والے اور مذہبی ذہن رکھنے والے لوگوں کو علم دین کی تعلیم دینا چاہیے' مگر نااہل لوگوں کو ہرگز ہرگز تعلیم نہیں دینی چاہیے۔ نااہل سے مراد حسب ذیل لوگ ہو سکتے ہیں:

(۱) بدمذہب لوگ، (۲) دینی و مذہبی ذہن نہ رکھنے والے لوگ، (۳) وہ لوگ جن کی بے عملی یقینی ہو، (۴) مذہب و اسلام کی بدنامی کا سبب بننے والے لوگ۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة السادسة: شرح معانی الآثار

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر1:-عن علی بن أبی طالب رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم أنه كان إذا قام إلی الصلوة المكتوبة كبر ورفع یدیه حذو منكبیه ویصنع مثل ذلك إذا قضی قراءته إذا أراد أن یركع ویصنعه إذا فرغ ورفع من الركوع ولا یرفع یدیه فی شیء من صلوته وهو قاعدو إذا قام من السجدتین رفع یدیه كذلك كبر .

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں اور تشریح اس طرح کریں کہ مسئلہ کی وضاحت ہو جائے؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) مذکورہ مسئلہ میں احناف کا موقف مع الدلائل بیان کریں؟ ۱۴

سوال نمبر2:-قال أبو جعفر فعبد الله من أولئك الذین كانوا یقربون من النبی صلی الله علیه وسلم لیعلموا أفعاله فی الصلوٰة كیف هی؟ فیعلموا الناس ذلك فما حكوا من ذلك أولی مما جاء به من كان أبعد منه منهم فی الصلوٰة فإن قالوا ما ذكرتموه عن أبراهیم عن عبدالله غیر متصل .

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کی وہ روایت بیان کریں جس کی طرف اس عبارت میں اشارہ کیا گیا ہے؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) مذکورہ عبارت میں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت پر جو اعتراض کیا گیا ہے آپ اس اعتراض کا جواب تحریر کریں؟ ۱۳

سوال نمبر3:-عن أبی مجلز قال سألت ابن عباس عن الوتر فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ركعة من اٰخر اللیل .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ یہ حدیث کس کے مذہب کی مؤید ہے؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) رکعات وتر کے بارے میں صرف احناف کا مذہب دلائل سے ثابت کریں؟ ۱۳

سوال نمبر 4:-عن جابر قال طلقت خالة لی فارادت ان تخرج فی عدتها الی نخل لها فقال لها رجل لیس ذٰلك لك فاتت النبی صلی الله علیه وسلم فقال اخرجی الی نخلك وجدیه فعسی ان تصدقی وتصنعی معروفا ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ تحریر کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) عدتِ وفات اور عدتِ طلاق کے دوران عورت کا گھر سے باہر جانا درست ہے یا نہیں؟ اپنا مؤقف دلائل سے ثابت کریں؟ ۱۳

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

چھٹا پرچہ: شرح معانی الآثار

سوال نمبر 1:-عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان إذا قام إلى الصلوة المكتوبة كبر ورفع يديه حذو منكبيه ويصنع مثل ذلك إذا قضى قراء ته إذا أراد أن يركع ويصنعه إذا فرغ ورفع من الركوع ولا يرفع يديه في شيء من صلوته وهو قاعدو إذا قام من السجدتين رفع يديه كذلك كبر .

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں اور تشریح اس طرح کریں کہ مسئلہ کی وضاحت ہو جائے۔

(ب) مذکورہ مسئلہ میں احناف کا مؤقف مع الدلائل بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ جب آپ فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے، تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے اپنے کندھوں تک اور ایسا ہی آپ اس وقت کرتے جب اپنی قرأت مکمل کر لیتے اور رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے۔ جب رکوع سے فارغ ہوتے، تو پھر بھی ایسا ہی کرتے۔ پھر اپنے ہاتھوں کو بلند نہ فرماتے بقیہ نماز کے دوران۔ جب آپ بیٹھے (قعدہ) لیکن جب دو سجدوں کے بعد کھڑے ہوتے، اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے اور اسی طرح تکبیر کہتے۔

مذکورہ مسئلہ کی تشریح:

امام ابوجعفر رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ اہل علم میں سے ایک قوم ان آثار کی طرف گئی ہے۔ انہوں نے رکوع کرتے وقت، اس سے اوپر اٹھتے وقت اور پہلے قعدہ کے بعد دوبارہ کھڑے ہوتے وقت رفع یدین کرنے کو تمام نمازوں میں واجب قرار دیا ہے۔ وہ مذکورہ حدیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگ حدیث خطاء کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ ہستی نہیں ہیں کہ اگر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع یدین کرتے دیکھا ہو اور پھر بعد میں خود اس کو چھوڑ دیا ہو۔

(ب) احناف کا مؤقف مع الدلائل:

نماز میں رفع یدین کے حوالے سے احناف کا مؤقف یہ ہے کہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا جائے گا، یہی مسنون طریقہ ہے اور اس کے علاوہ ہرگز رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔ حضرت براء بن عازب

رضی اللہ عنہ والی روایت احناف کی مؤید ہے۔

دلائل:

1- قال ابن مسعود رضی اللہ عنہ الا اصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی ولم یرفع الا فی اول مرۃ ۔(جامع ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں ایسی نماز نہ پڑھاؤں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے، پھر انہوں نے نماز پڑھائی جس میں آغاز (تکبیر تحریمہ) کے علاوہ رفع یدین نہ کیا تھا۔

2- حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھاتے دیکھا، اس کے بعد دوبارہ ایسا نہ کرتے۔

3- حضرت کلیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ تکبیر اولیٰ میں اپنے ہاتھ بلند فرماتے، پھر دوبارہ بلند نہ فرماتے تھے۔

سوال نمبر 2:- قال أبو جعفر فعبد اللہ من أولئك الذين كانوا يقربون من النبي صلى اللہ عليه وسلم ليعلموا أفعاله في الصلوٰة كيف هي؟ ليعلموا الناس ذلك فما حكوا من ذلك أولى مما جاء به من كان أبعد منه منهم في الصلوٰة فإن قالوا ما ذكرتموه عن أبراهيم عن عبداللہ غير متصل ۔

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کی وہ روایت بیان کریں جس کی طرف اس عبارت میں اشارہ کیا گیا ہے۔

(ب) مذکورہ عبارت میں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت پر جو اعتراض کیا گیا ہے آپ اس اعتراض کا جواب تحریر کریں؟

جواب: (الف) عبارت کا ترجمہ: امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ایک ہیں، جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی تھے، تا کہ وہ علم حاصل کرلیں نماز کے دوران آپ کے افعال کا کہ آپ کیسے نماز ادا کرتے تھے تا کہ وہ لوگوں کو اس کی تعلیم دے سکیں؟ تو ان حضرات نے اس سے متعلق جو بات بیان کی وہ اس سے زیادہ مستند ہوگی کہ اس صحابی کی نقل سے جو دوران نماز ان حضرات سے زیادہ دور ہوتے تھے۔ پس اگر وہ لوگ کہیں کہ تم ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہو، وہ غیر متصل سند رکھتی ہے۔

حضرت ابراہیم کی بیان کردہ روایت:

☆ عن ابراهيم قال: كان عبدالله لا يرفع يديه في شيء من الصلوٰة الا في الافتتاح ۔

☆ عن المغيرة قال قلت لابراهيم حديث وائل انه راى النبي يرفع يديه اذا افتتح الصلوٰة واذا ركع واذا رفع راسه من الركوع؟ فقال ان كان وائل راٰه مرة يفعل ذٰلك فقد راٰه عبدالله خمسين مرة لا يفعل ذٰلك ۔

(ب) حضرت ابراہیم کی روایت پر وارد اعتراض کا جواب:

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کو ترک رفع یدین سے متعلق بطور دلیل استدلال کیا ہے۔ جب کہ اعتراض یہ ہے کہ ان کی ملاقات حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہونا ثابت نہیں۔ لہٰذا ان کی حدیث غیر متصل اور نا قابل استدلال ہے۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ ابراہیم نخعی، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جب کوئی روایت "مرسل" روایت کے طور پر نقل کرتے ہیں اور اسی وقت مرسل نقل کرتے ہیں جب وہ ان کے نزدیک زیادہ قوی ہو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ منقول ہو۔ اعمش نے ان سے کہا کہ جب آپ مجھے حدیث بیان کرتے ہیں، تو سند بھی بیان کیجئے؟ انہوں نے جواب دیا: جب میں کہوں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ بیان فرمایا، تو میں ایسا اس وقت کہوں گا جب کثیر افراد میں وہ حدیث حضرت عبداللہ کے حوالے سے ایک جماعت نے بیان کی ہو۔ جب کہوں فلاں نے حضرت عبداللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، تو اس سے مراد صرف اس شخص نے مجھے حدیث سنائی ہے۔

سوال نمبر 3:- عن أبي مجلز قال سألت ابن عباس عن الوتر فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ركعة من اٰخر الليل ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ یہ حدیث کس کے مذہب کی مؤید ہے؟

(ب) رکعات وتر کے بارے میں صرف احناف کا مذہب دلائل سے ثابت کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: ابومجلز بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتر سے متعلق دریافت کیا؟ انہوں نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: وتر رات کے آخری حصہ میں ایک رکعت ہے۔ میں نے سوال کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ رات کے آخری حصہ کی ایک رکعت ہے۔

مذکورہ حدیث کا مذہب:

مذکورہ حدیث امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ کے مذہب کی تائید کرتی ہے۔ان کے نزدیک نماز وتر ایک ہی رکعت ہے۔

(ب) رکعات وتر سے متعلق احناف کا مؤقف مع الدلائل:

نماز وتر واجب ہے اور نماز وتر تین رکعت ہیں اور اس میں قعدہ اولیٰ واجب ہے اور قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے، نہ درود پڑھے اور نہ سلام پھیرے جیسے نماز مغرب میں کرتے ہیں۔ اگر قعدہ اولیٰ بھول گیا، تو لوٹنے کی اجازت نہیں بلکہ سجدہ سہو کرے۔ وتر کی تینوں رکعتوں میں مطلقاً قرأت فرض ہے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ ملانا واجب ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک، تین، پانچ اور اسی طرح گیارہ رکعت سے وتر بناتے تھے۔

تین رکعت والی روایت مضطرب ہے۔

ایک غیر معروف روایت میں سترہ (۱۷) رکعت وتر کا ذکر ہے۔

تمام رکعتیں جنہیں ہم نے وتر کا نام دیا ہے، یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شب کی نماز یعنی تہجد تھی اور رات کو تہجد پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔

دلائل:

1- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے کہ وتر تین رکعات ہیں اور ان کے درمیان سلام نہ پھیرا جائے گا۔

2- سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى o دوسری رکعت میں سورۃ الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص و معوذتین پڑھتے تھے۔

3- ایک روایت میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے لیکر فجر تک جو رکعات ادا کرتے ان کی تعداد گیارہ تھی۔

سوال نمبر 4:-عن جابر قال طلقت خالة لی فارادت ان تخرج فی عدتها الی نخل لها فقال لها رجل لیس ذلك لك فاتت النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال اخرجی الی نخلك وجدیه فعسی ان تصدقی وتصنعی معروفا ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) حدیث پر اعراب: عَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَةٌ لِّي فَأَرَادَتْ أَنْ تَخْرُجَ فِي

عِدَّتِهَا اِلَى نَخْلٍ لَّهَا فَقَالَ لَهَا رَجُلٌ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكِ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُخْرُجِي اِلَى نَخْلِكِ وَجُدِّيهِ فَعَسٰى اَنْ تَصَدَّقِي وَتَصْنَعِي مَعْرُوفًا .

(ب) عدتِ وفات اور عدتِ طلاق کے دوران عورت کا گھر سے باہر جانا درست ہے یا نہیں؟ اپنا مؤقف دلائل سے ثابت کریں؟

ترجمہ عبارت: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ کو طلاق ہو گئی، پس انہوں نے عدت کے دوران باغ میں جانا چاہا، تو ایک شخص نے انہیں کہا: تمہیں اس کا حق حاصل نہیں۔ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں، تو آپ نے فرمایا: تم اپنے باغ میں جاؤ اور وہاں محنت مزدوری کرو۔ ہوسکتا ہے تم صدقہ کرو اور اس کو نیکی کے کاموں میں استعمال کرو۔

(ب) دورانِ عدت گھر سے باہر جانا:

کچھ حضرات کے نزدیک عدت وفات یا عدت طلاق میں عورت (اپنی عدت کے دوران) جہاں چاہے سفر کر سکتی ہے۔ اس سے متعلق انہوں نے مذکورہ حدیث سے استدلال کیا ہے۔

کچھ حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے، وہ کہتے ہیں:

عدت وفات کے دوران عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے گھر سے دن کے وقت نکل سکتی ہے لیکن رات اسے اپنے گھر میں ہی بسر کرنا ہوگی۔ البتہ عدت طلاق کے دوران عورت دن یا رات میں کسی بھی وقت گھر سے باہر نہیں نکل سکتی۔

دلائل:

1- سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی کہ تم تین دن تک گھر میں رہو، اس کے بعد جو چاہو کر سکتی ہو۔

یہ حکم ایک مخصوص وقت کے لیے تھا بعد میں منسوخ ہو گیا اور عورتوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ ایسی صورت میں چار ماہ دس دن تک عدت میں رہیں۔

2- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے، وہ اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور رات بسر نہیں کر سکتی۔

3- حضرت علقمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی عورت کو طلاق بتہ دے دی، پھر وہ عراق چلے گئے۔ اس عورت نے ابن مسیب، سالم، سلیمان بن یسار وغیرہ سے پوچھا: کیا وہ اپنے گھر سے باہر نکل سکتی ہے؟ تو ان سب نے جواب دیا: نہیں، تم اپنے گھر میں رہو۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الاولى: لصحيح البخاری

الملاحظة: اجب عن ثلثة فقط۔

سوال نمبر۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرَئِيْلَ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانِ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) وحی کی تعریف اور وحی کی مختلف صورتوں میں سے کوئی دو تحریر کریں؟ ۶+۸=۱۴

سوال نمبر۲: قال انس رضی الله عنه اتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم فی دارنا هذه فاستسقى فحلبنا شاة لنا، ثم شبتها من ماء بئرنا هذه فاعطيته و ابوبكر رضى الله عنه عن يساره وعمر رضى الله عنه تجاهه واعرابى عن يمينه فلما فرغ قال عمر رضى الله عنه هذا ابوبكر رضى الله عنه فاعطى الاعرابى فضله ثم قال الأيمنون الأيمنون

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ اور خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

(ب) مختصر تشریح کرتے ہوئے بتائیں کہ اس حدیث مبارک سے ہماری کیا تربیت ہوتی ہے؟ ۸

سوال نمبر۳: اسعمل النبی رجلا من الأزد على الصدقة فلما قدم قال هذا لكم وهذا اهدى لى قال فهلا جلس فی بیته ابيه او بيت امه فينظر ايهدى له ام لا والذى نفسى بيده لایأخذ احد منه شيئا الا جاء به يوم القيامة يحمله على رقبته ان كان بعير اله رغاء او بقره لها خوار او شاة تيعر

(الف) حدیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

(ب) عمال و حکام کو ملنے والے تحائف کے بارے حکم شرعی کی وضاحت کریں؟ ۸

سوال نمبر۴: عن ابی هريرة رضى الله عنه قال ما عاب النبی صلی الله عليه وسلم طعاما قط ان اشتهاه اكله و الاتركه

(الف) ترجمہ کریں اور کھانے کے کوئی سے تین آداب زینت قرطاس کریں؟۱۰+۱۰=۲۰

سئل البراء رضی اللہ عنہ اکان وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل السیف؟ قال لابل مثل القمر ۔

(ب) ترجمہ کریں اور رخ نبوی کو چاند کے مشابہ قرار دینے کی حکمت تحریر کریں؟۸+۵=۱۳

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

پہلا پرچہ: صحیح بخاری

سوال نمبر۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرَئِيْلَ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانِ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) وحی کی تعریف اور وحی کی مختلف صورتوں میں سے کوئی تین تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی انسان تھے، رمضان المبارک کے مہینے میں آپ زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے۔ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان المبارک کے مہینے میں روزانہ رات کے وقت آپ کے پاس حاضر ہوتے تھے۔ اور آپ کے ساتھ قرآن مجید کا ورد کرتے تھے۔ بھلائی کے حوالے سے آپ ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کا مظاہرہ فرماتے تھے۔

(ب) وحی کی تعریف:

وحی اس کلام کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کی طرف نازل فرماتا ہے۔

بالفاظ دیگر وحی کا اصطلاحی معنی یہ ہے: اللہ کے نبیوں میں سے کسی نبی پر جو کلام نازل کیا جاتا ہے، وہ

وحی ہے۔

وحی کی صورتیں:

وحی کی متعدد صورتیں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

(i) گھنٹی کی آواز کی صورت میں آپ کے پاس وحی آتی تھی۔
(ii) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب میں کوئی معنی القاء کیا جاتا تھا۔
(iii) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند میں کوئی واقعہ دکھا دیا جاتا تھا۔
(iv) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتہ انسانی شکل میں آتا تھا۔

سوال نمبر۲: قال انس رضی اللہ عنہ اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دارنا هذه فاستسقى فحلبنا شاة لنا، ثم شبته من ماء بئرنا هذه فاعطيته و ابوبكر رضي الله عنه عن يساره وعمر رضي الله عنه تجاهه واعرابي عن يمينه فلما فرغ قال عمر رضي الله عنه هذا ابوبكر رضي الله عنه فاعطى الاعرابي فضله ثم قال الأيمنون الأيمنون

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ اور خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں؟
(ب) مختصر تشریح کرتے ہوئے بتائیں کہ اس حدیث مبارک سے ہماری کیا تربیت ہوتی ہے؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں ہمارے اس گھر میں تشریف لائے، آپ نے پینے کے لیے کچھ مانگا، ہم نے آپ کے لیے اپنی بکری کا دودھ دوہ لیا، پھر اپنے اس کنویں سے اس میں کچھ پانی ملایا، وہ آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت ابوبکر آپ کے بائیں طرف موجود تھے' حضرت عمر آپ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا۔ جب آپ پی کر فارغ ہوئے' تو حضرت عمر نے عرض کیا: حضرت ابوبکر اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بچا ہوا اس دیہاتی کو دیا اور فرمایا: دائیں طرف والا پہلے ہوگا، دائیں طرف والا پہلے ہوگا۔

خط کشیدہ کی صرفی تحقیق:

اتانا: صغیہ مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد مہموز الفاء وناقص یائی از جیسے ضَـرَبَ نَا یَضْرِبُ نَا ضمیر منصوب متصل مفعول بہ۔

فحلبنا: صیغہ جمع متکلم فعل ماضی معروف صحیح از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

(ب) حدیث مبارکہ کی تشریح:

اس حدیث مبارکہ میں چند امور کی طرف راہنمائی کی گئی ہے جو یہ ہیں:

(i) اگر کوئی دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کیا جائے۔

(ii) پینے کے لیے دودھ میں پانی ملایا جا سکتا ہے لیکن بیچنے کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

(iii) دودھ پینا مسنون ہے۔

(iv) بغیر کسی شرعی مانع اور عذر کے ہدیہ قبول کیا جائے۔

(v) مجلس میں کسی مشروب یا کھانے پینے کی چیز کی تقسیم میں دائیں طرف سے ابتداء کی جائے گی اگرچہ بائیں جانب زیادہ اہل شرف لوگ موجود ہوں۔

سوال نمبر ۳: اسعمل النبی رجلا من الازد علی الصدقة فلما قدم قال هذا لکم وهذا اهدی لی قال فهلا جلس فی بیته ابیه او بیت امه فینظر ایهدی له ام لا والذی نفسی بیده لایأخذ احد منه شیئا الا جاء به یوم القیامة یحمله علی رقبة ان کان بعیر اله رغاء او بقره لها خوار او شاة تیعر

(الف) حدیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) عمال و حکام کو ملنے والے تحائف کے بارے حکم شرعی کی وضاحت کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں؟

ترجمۃ الحدیث:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ازد سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو صدقہ وصول کرنے پر مامور کیا، وہ آیا اور بولا: یہ مال آپ کے لیے ہے اور یہ مجھے تحفے کے طور پر دیا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھے رہے تاکہ پتہ چلتا کہ انہیں تحفہ ملتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، جو بھی شخص اس طرح کی کوئی بھی چیز وصول کرے گا تو قیامت کے دن وہ اسے اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے آئے گا۔ اگر وہ اونٹ ہوگا تو وہ آواز نکال رہا ہوگا۔ اگر گائے ہوگی تو وہ بھی اپنی مخصوص آواز نکال رہی ہوگی۔ اگر بکری ہوگی تو وہ بھی منمنا رہی ہوگی۔

(ب) عمال و حکام کو ملنے والے تحائف کا شرعی حکم:

حکومت کا منصب دار ہوتے ہوئے معین حق سے زیادہ لینا خواہ لوگ اپنی مرضی سے کیوں نہ دیں اور

کہیں کہ یہ ہدیہ ہے، تو وہ مال بھی بیت المال کا حق ہے اور قومی امانت ہے۔ اسے ذاتی تصرف میں لانا جائز نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ اگر یہ گھر بیٹھ جائیں تو یہ تحائف ان کو نہیں ملنے تھے اور جو ہدیہ کسی ناجائز یا غیر قانونی کام کرانے کے لیے دیا جائے وہ رشوت ہے لینے والے کے لیے ہر حال میں حرام ہے اور دینے والا اگر ظلم سے بچنے یا اپنا حق حاصل کرنے کے لیے دے تو اس کے حق میں رشوت نہیں ہے۔

سوال نمبر ۴: عن ابی هريرة رضی الله عنه قال ما عاب النبی صلی الله عليه وسلم طعاما قط ان اشتهاه اكله والاتركه

(الف) ترجمہ کریں اور کھانے کے کوئی سے تین آداب زینت قرطاس کریں؟

سئل البراء رضی الله عنه اكان وجه النبی صلی الله عليه وسلم مثل السيف؟ قال لابل مثل القمر۔

(ب) ترجمہ کریں اور رخ نبوی کو چاند کے مشابہ قرار دینے کی حکمت تحریر کریں؟

جواب: ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کھانے میں کوئی نقص نہیں نکالا، آپ کو کوئی چیز پسند ہوتی تھی تو اسے کھا لیتے تھے اور اگر ناپسند ہوتی تو چھوڑ دیتے تھے۔

کھانے کے آداب:

کھانا کھانے کے آداب مندرجہ ذیل ہیں:

(i) کھانے پینے والی چیزوں میں عیب نہ نکالا جائے۔

(ii) کھانا سامنے آئے تو اطمینان سے کھایا جائے۔

(iii) کھانے کو دائیں ہاتھ سے کھائیں، کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔

(ب) ترجمۃ الحدیث:

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا، کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تلوار کی مانند تھا؟ فرمایا نہیں بلکہ چاند کی مانند تھا۔

رخ نبوی کو چاند سے تشبیہ دینے کی حکمت:

سائل نے اس حدیث مبارکہ میں آپ کے رخ انور کی بابت جاننا چاہا کہ آیا وہ کیسا تھا، تلوار کی طرح

لمبوترا اور چمکدار تھا یا پھر اور طرح کا تھا؟ حضرت براء نے جواب دیا کہ وہ تلوار کی مانند لمبوتر نہیں بلکہ چاند کی مانند گول تھا۔ تلوار سے زیادہ روشن و چمکدار تھا۔ چاند سے تشبیہ دے کر آپ کے چہرہ مبارک کی ملاحت واضح کردی گئی۔ چاند سے تشبیہ دینے کا ایک مقصد یہ بھی ہے آپ کے چہرہ مبارک کو سب سے حسین چیز سے تشبیہ دی جائے ورنہ یہ سورج، چاند اور سب آپ کے نور سے پیدا اور روشن کیے گئے ہیں۔ سو یہ تمام چیزیں فروع اور آپ کا نور اصل ہے۔

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الثانية: لصحيح مسلم

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَ سِدْرٍ، وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ، وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ، وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا ۔

(الف) اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) احرام کی حالت میں جو شخص فوت ہو گیا اس کا سر اور چہرہ کفن میں ڈھانپا جائے گا یا نہیں؟ احناف اور شوافع کا موقف مدلل لکھیں؟ ۱۴

سوال نمبر۲: عن انس رضی اللہ عنہ قال: سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبی بالحج والعمرة جمیعا قال بکر: فحدثت بذلك ابن عمر، فقال، لبی بالحج وحده فلقیت انسا فحدثته بقول ابن عمر، فقال انس: ما تعدوننا الا صبیانا، سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: لبیك عمرة و حجا

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں، نیز حج قران، حج تمتع اور حج افراد کی تعریفات لکھیں؟ ۱۰+۱۲=۲۲

(ب) حج قران ادا کرنے کا طریقہ تفصیل سے لکھیں؟ ۱۱

سوال نمبر۳: عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، قَالَ لَمَّا ادَّعٰى زِيَادٌ لَقِيْتُ اَبَا بَكْرَةَ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا هٰذَا الَّذِيْ صَنَعْتُمْ؟ اِنِّيْ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ سَمِعَ اُذُنَايَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰى اَبًا فِي الْاِسْلَامِ غَيْرَ اَبِيْهِ، يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَقَالَ اَبُوْبَكْرَةَ وَاَنَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

(الف) حدیث مذکور کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) جان بوجھ کر اپنے باپ کے نسب سے انکار کرنا کفر ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو جنت کے حرام ہونے کا معنی کیا ہوگا؟ ۱۳

احناف وشوافع کا مذہب مع الدلائل درج ذیل ہے:

احناف کا مذہب:

احناف کے نزدیک محرم کی وفات کے بعد اس کا سر اور چہرہ کفن سے ڈھانپا جائے گا۔ ان کا نظریہ یہ ہے کہ محرم کی وفات کے بعد اس کا احرام قائم نہیں رہتا۔ اس کی تجہیز و تکفین عام اموات کی طرح کی جائے گی۔

آپ اس حدیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین کاموں (صدقہ جاری، وہ علم جس سے نفع حاصل ہو اور نیک و صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے) کے سوا موت سے ابن آدم کا ہر عمل منقطع ہو جاتا ہے۔

پس احرام بھی اس کے احرام میں سے ایک عمل ہے، تو مرنے کے ساتھ احرام بھی باقی نہ رہا؛ کیونکہ اگر احرام باقی رہتا تو میت کی طرف سے طواف کیا جاتا اور اس کے باقی مناسک بھی پورے کیے جاتے۔

مصنف عبدالرزاق میں عطاء سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے چہرے ڈھانپ دو اور ان کو یہود سے مشابہت کرو۔

آپ کے موقف کی تائید میں مؤطا میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے بیٹے حضرت واقد حالت احرام میں وفات پا گئے تو انہوں نے اسے کفن دیا۔ اس کا سر اور چہرہ ڈھانپا اور کہا: اگر ہم محرم نہ ہوتے تو تمہیں خوشبو بھی لگاتے۔

شوافع کا مذہب:

امام شافعی کے نزدیک محرم کی وفات کے بعد بھی اس کا احرام باقی رہتا ہے اور اس کی تجہیز و تکفین عام اموات کی طرح نہیں کی جائے گی۔ آپ فرماتے ہیں: جب محرم فوت ہو جائے تو اس کو خوشبو لگانا، سلے ہوئے کپڑے پہنانا اور اس کا سر ڈھانپنا جائز نہیں ہے۔ ان کے موافقین کے نزدیک محرم کا سر ڈھانپنا حرام ہے اور چہرہ ڈھانپنا حرام نہیں۔ آپ کی دلیل سوال میں مذکورہ حدیث ہے۔

احناف کی طرف سے جواب:

اس حدیث کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث عام قاعدہ کے خلاف ہے۔ یہ حکم اس شخص کی خصوصیت کی بناء پر تھا، کیونکہ حدیث میں عموم کا لفظ نہیں ہے۔ اس لیے دوسرے فوت ہونے والے محرمین پر اس کا حکم لاگو نہ ہوگا۔

سوال نمبر۴: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَبِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللهُ وَرَسُولُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَاَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ اِلَّا اللهُ، وَاَنْ يَكْرَهُ اَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللهُ مِنْهُ، كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ۔

(الف) اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) ایمان کا لغوی اور شرعی معنی بیان کریں نیز بتائیں کہ حلاوت ایمان سے کیا مراد ہے؟ ۲+۳+۸=۱۳

☆☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

دوسرا پرچہ: صحیح مسلم

سوال نمبر۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوْهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيبٍ، وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

(الف) اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) احرام کی حالت میں جو شخص فوت ہو گیا اس کا سر اور چہرہ کفن میں ڈھانپا جائے گا یا نہیں؟ احناف اور شوافع کا مؤقف مدلل لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حالت احرام میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ وہ اپنی اونٹنی سے گر کر انتقال کر گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دو۔ اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کے سر کو ڈھانپو، کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتے ہوئے زندہ ہوگا۔

(ب) محرم مردے کا سر اور چہرہ ڈھانپنے میں اختلاف:

احرام کی حالت میں جو شخص فوت ہو جائے اس کا سر اور چہرہ کفن میں ڈھانپا جائے گا یا نہیں؟ اس میں

احناف وشوافع کا مذہب مع الدلائل درج ذیل ہے:

احناف کا مذہب:

احناف کے نزدیک محرم کی وفات کے بعد اس کا سر اور چہرہ کفن سے ڈھانپا جائے گا۔ان کا نظریہ یہ ہے کہ محرم کی وفات کے بعد اس کا احرام قائم نہیں رہتا۔اس کی تجہیز و تکفین عام اموات کی طرح کی جائے گی۔

آپ اس حدیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین کاموں (صدقہ جاری، وہ علم جس سے نفع حاصل ہو اور نیک و صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے) کے سوا موت سے ابن آدم کا ہر عمل منقطع ہو جاتا ہے۔

پس احرام بھی اس کے احرام میں سے ایک عمل ہے، تو مرنے کے ساتھ احرام بھی باقی نہ رہا، کیونکہ اگر احرام باقی رہتا تو میت کی طرف سے طواف کیا جاتا اور اس کے باقی مناسک بھی پورے کیے جاتے۔

مصنف عبدالرزاق میں عطاء سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے چہرے ڈھانپ دو اور ان کو یہود سے مشابہ مت کرو۔

آپ کے مؤقف کی تائید میں مؤطا میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے بیٹے حضرت واقد حالت احرام میں وفات پا گئے، تو انہوں نے اسے کفن دیا۔اس کا سر اور چہرہ ڈھانپا اور کہا: اگر ہم محرم نہ ہوتے تو تمہیں خوشبو بھی لگاتے۔

شوافع کا مذہب:

امام شافعی کے نزدیک محرم کی وفات کے بعد بھی اس کا احرام باقی رہتا ہے اور اس کی تجہیز و تکفین عام اموات کی طرح نہیں کی جائے گی۔آپ فرماتے ہیں: جب محرم فوت ہو جائے، تو اس کو خوشبو لگانا، سلے ہوئے کپڑے پہنانا اور اس کا سر ڈھانپنا جائز نہیں ہے۔ان کے موافقین کے نزدیک محرم کا سر ڈھانپنا حرام ہے اور چہرہ ڈھانپنا حرام نہیں۔آپ کی دلیل سوال میں مذکورہ حدیث ہے۔

احناف کی طرف سے جواب:

اس حدیث کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث عام قاعدہ کے خلاف ہے۔یہ حکم اس شخص کی خصوصیت کی بناء پر تھا، کیونکہ حدیث میں عموم کا لفظ نہیں ہے۔اس لیے دوسرے فوت ہونے والے محرمین پر اس کا حکم لاگو نہ ہوگا۔

سوال نمبر۲: عن انس رضی الله عنه قال: سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یلبی بالحج والعمرة جمیعا قال بکر: فحدثت بذلك ابن عمر، فقال، لبی بالحج وحده فلقیت انسا فحدثته بقول ابن عمر، فقال انس: ما تعدوننا الا صبیانا، سمعت رسول الله یقول: لبیك عمرة و حجا

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں، نیز حج قران، حج تمتع اور حج افراد کی تعریفات لکھیں؟

(ب) حج قران ادا کرنے کا طریقہ تفصیل سے لکھیں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حج وعمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ (بکر کہتے ہیں:) میں نے اس کا ذکر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کیا: وہ بولے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا تلبیہ کہا تھا، پھر میں حضرت انس سے دوبارہ ملا اور انہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بیان کے بارے میں بتایا، تو وہ کہنے لگے: تم ہمیں بچہ سمجھتے ہو، میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے: میں عمرے اور حج کے لیے حاضر ہوں۔

اصطلاحات کی تعریفات

حج قران:

قرآن کا لغوی معنی ہے: دو چیزوں کو جمع کرنا۔ اصطلاح میں حج قران سے مراد یہ ہے کہ میقات سے حج وعمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا جائے۔

حج تمتع:

حج تمتع اس حج کو کہا جاتا ہے جس میں میقات سے اشہر حج میں عمرہ کی نیت سے احرام باندھا جائے اور مناسک عمرہ مکمل کرنے کے بعد احرام کھول دیا جائے۔ پھر جب حج کے دن شروع ہوں، تو دوبارہ حج کا احرام باندھا جائے اور حج ادا کیا جائے۔

حج افراد:

حج افراد یہ ہے کہ محرم صرف اکیلے حج کا احرام باندھے اور جب مکہ مکرمہ پہنچے تو طواف قدوم اور حج کی سعی کرلے، نہ تو سر منڈائے اور بال چھوٹے کروائے اور نہ ہی احرام کھولے بلکہ عید کے دن جمرہ عقبہ کو رمی کرنے تک اسی احرام میں رہے گا۔

(ب) حج قران ادا کرنے کا طریقہ:

حج قران کا طریقہ کار یہ ہے کہ محرم میقات سے حج وعمرہ دونوں کے لیے ایک ساتھ احرام باندھے اور نماز کے بعد کہے: ''اے اللہ میں حج اور عمرہ کا ارادہ رکھتا ہوں، پس تو انہیں میرے لیے آسان فرمادے اور انہیں میری طرف سے قبول فرمالے۔ پھر جب مکّہ میں داخل ہو' تو طواف عمرہ کرنے کے ساتھ آغاز کرے۔ پس بیت اللہ کا سات چکروں میں طواف کرے' پہلے تین چکروں میں رمل کرے اور باقی چار میں عام طریقے سے چلے۔ اس کے بعد صفا ومروہ کی سعی کرے۔ یہ عمرہ کے افعال ہیں۔ اس کے بعد پھر طواف قدوم اور سعی کرے۔ اب جب رمی کرے' تو ایک بکری، یا گائے اور یا اونٹ ذبح کرے یا اونٹ اور گائے کا ساتواں حصہ لے۔

سوال نمبر۳: عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ، قَالَ لَمَّا ادَّعٰی زِیَادٌ لَقِیْتُ اَبَا بَکْرَۃَ، فَقُلْتُ لَهٗ: مَا هٰذَا الَّذِیْ صَنَعْتُمْ؟ اِنِّیْ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَقُوْلُ سَمِعَ اُذُنَایَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰی اَبًا فِی الْاِسْلَامِ غَیْرَ اَبِیْهِ، یَعْلَمُ اَنَّهٗ غَیْرُ اَبِیْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَیْهِ حَرَامٌ فَقَالَ اَبُوْبَکْرَۃَ وَاَنَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

(الف) حدیث مذکور کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) جان بوجھ کر اپنے باپ کے نسب سے انکار کرنا کفر ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو جنت کے حرام ہونے کا معنی کیا ہوگا؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

ابوعثمان بیان کرتے ہیں جب زیاد نے اپنے نسب (سے ہٹ کر دوسرے نسب) کا دعویٰ کیا، تو میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے کہا: یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ (وہ فرماتے ہیں) کہ میں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو مسلمان جان بوجھ کر (اپنے نسبی تعلق کو) اپنے والد کی بجائے کسی اور کی طرف سے منسوب کرے، اس پر جنت حرام ہوگی۔ حضرت ابوبکرہ نے جواب دیا: میں نے بھی رسول اللہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

خط کشیدہ کی وضاحت:

زیاد کی والدہ زمانہ جاہلیت میں حارث بن کلاہ کی باندی تھی اور وہ حضرت ابوبکرہ کے اخیافی بھائی تھے۔ حارث بن کلاہ اور سمیہ سے ہی ابوبکرہ کی پیدائش ہوئی۔ بعد ازا رث نے سمیعہ کی شادی ایک آزاد غلام سے کردی۔

ابوسفیان نے بھی جب کہ وہ طائف گئے ہو گئے تھے' نے سمیعہ سے زمانہ جاہلیت رائج نکاح جیسا نکاح کیا تھا۔ دونوں کی مباشرت سے زیاد پیدا ہوئے۔ اس طرح ابوبکرہ اور زیاد ماں شریک بھائی ہوئے۔ سمیعہ نے زیاد کو ابوسفیان کی طرف منسوب کیا کہ یہ اس کا بیٹا ہے۔ حضرت علی کی شہادت کے بعد حضرت زیاد نے حضرت معاویہ سے صلح کر لی اور ایک شخص کو حضرت معاویہ کے پاس بھیجا تا کہ وہ ابو سیان کے بارے بتلائیں۔ حضرت معاویہ بھی زیاد کو اپنے نسب کے ساتھ لاحق کرنے کی طرف مائل تھے۔ چنانچہ انہوں نے گواہ طلب کیے جو اس واقعہ میں واقف ہوں۔ چنانچہ بصرہ کے چند رہنے والوں نے اس بات کی گواہی دی کہ زیاد کا نسب ابوسفیان سے ملتا ہے۔ لیکن ان کے ماں شریک بھائی حضرت ابوبکرہ اس الحاق کو پسند نہیں کرتے تھے۔

(ب) نسب سے انکار کرنے والے کا حکم:

جو شخص جان بوجھ کر اپنے باپ کے نسب سے انکار کرے وہ کافر نہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص جانتے ہوئے بھی اپنے نسب کو غیر باپ سے ملائے' تو اس نے کفر کیا، اس کا مطلب ہے کہ اگر وہ حلال سمجھ کر ایسا کرے' تو پھر اس پر جنت حرام ہے یا پھر اس کا مطلب ہے کہ اس نے رحمت کا انکار اور احسان فراموشی کی اور اللہ تعالیٰ اور اپنے باپ کے حق سے منہ پھیرا۔ اس کفر سے مراد وہ کفر نہیں جو ملت اسلام سے نکال دے۔

جنت کے حرام ہونے کا وہی مطلب ہے کہ وہ حلال جان کر ایسا کرے۔

سوال نمبر۴: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَاَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ، وَاَنْ يَكْرَهَ اَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ، كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ۔

(الف) اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) ایمان کا لغوی اور شرعی معنی بیان کریں نیز بتائیں کہ حلاوت ایمان سے کیا مراد ہے؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: آپ نے فرمایا:

جس شخص میں یہ تین خوبیاں موجود ہوں گی، وہ ان کی وجہ سے ایمان کی حلاوت (مٹھاس) کو پالے گا۔ ایک جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز سے زیادہ محبوب رکھے، دوسرا ہر کسی سے محبت اللہ کے لیے کرے اور تیرا جب اللہ نے کفر سے نجات دی تو وہ کفر کی طرف لوٹنے کو اسی طرح ناپسند کرے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہو۔

(ب) ایمان کا لغوی معنی:

ایمان کا لغوی معنی ہے "تصدیق کرنا" کسی بات کو دل سے مان لینا۔

ایمان کا شرعی معنی:

ایمان کا شرعی معنی یہ ہے کہ تمام عقائد اسلامیہ کا دل سے مان لینا اور زبان سے اقرار کرنا یعنی اللہ کی وحدانیت، رسول اللہ کی رسالت کی گواہی، ملائکہ، آسمانی کتب، تقدیر وغیرہ کو دل سے مان لینا۔

حلاوت ایمان کا مطلب:

حلاوت ایمان سے مراد یہ ہے کہ انسان کو عبادت کرنے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کی خاطر مشقت برداشت کرنے میں لذت حاصل ہو۔ جس شخص میں مذکورہ بالا تین خوبیاں موجود ہوں گی، وہی شخص ایمان کا مزہ چکھ سکتا ہے۔ وہی ایمان کی مٹھاس کو محسوس کر سکتا ہے۔

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الثالثة: لجامع الترمذی

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر۱: سُئِلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَزِيْدَ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا لَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا لَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) وتر کی کتنی رکعتیں ہیں؟ احادیث کی روشنی میں اختلاف احناف وغیر مقلدین مع دلائل تحریر کریں؟ ۱۴

سوال نمبر۲: عن النعمن بن بشير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من الحنطة خمرا ومن الشعير خمرا ومن التمر خمرا ومن الزبيب خمرا ومن العسل خمرا ۔

(الف) ترجمہ تحریر کریں اور خمر کا لغوی وشرعی معنی لکھیں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) حدیث شریف میں مذکور خمر کی اقسام کا کیا حکم ہے؟ اختلاف فقہاء مع دلائل سپرد قلم کریں؟ ۱۴

سوال نمبر۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ

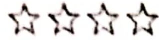
(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک جامع الترمذی کی شمائل ترمذی کی روشنی میں تحریر کریں؟ ۱۴

سوال نمبر۴: عن انس ان ناسا من عرينة قدموا المدينة فاجتووها فبعثهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فی ابل الصدقة وقال اشربوا من البانها ابو الها هذا حديث حسن صحيح غريب ۔

(الف) ترجمہ تحریر کریں نیز حدیث کی وضاحت کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہے یا پلید؟ اس بارے میں فقہاء کرام کا اختلاف مع الدلائل تحریر کریں؟ ۱۳



درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

الورقة الثالثة: لجامع الترمذی

سوال نمبر۱: سُئِلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَزِيْدَ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا لَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا لَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) وتر کی کتنی رکعتیں ہیں؟ احادیث کی روشنی میں اختلاف احناف وغیر مقلدین مع دلائل تحریر کریں؟

جواب: (الف) تشکیل عبارت:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی؟ تو آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، پہلے چار رکعت پڑھتے تم ان کے حسن اور طوالت کے بارے نہ پوچھو، پھر چار رکعت نماز ادا فرماتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے ہی سو جاتے ہیں؟ فرمایا: اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔

(ب) وتر کی رکعات میں احناف اور غیر مقلدین کا اختلاف:

وتر کی کتنی رکعتیں ہیں؟ اس میں احناف اور غیر مقلدین کا اختلاف ہے۔

احناف کے نزدیک وتر کی تین رکعتیں ہیں اور ان کی دلیل اوپر والی حدیث ہے، جو سوال میں مذکور ہوئی۔ اس کے علاوہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ حدیث ہے جس میں وہ بیان کرتے

ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دم بریدہ نماز پڑھنے سے منع فرمایا یعنی ایک رکعت نماز پڑھنے سے۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رکعت وتر کو ہرگز کافی نہیں سمجھتا۔

غیر مقلدین کے نزدیک وتر کی ایک رکعت ہے۔ ان کی دلیل ام المومنین حضرت ام سلمہ کی بیان کردہ یہ حدیث ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل احدی عشرۃ رکعۃ فلما کبر وضع اوتر .

اسی طرح صحیحین میں سیدنا عبداللہ عمر سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے سوال کیا تو آپ نے فرمایا: "رات کی نماز" دو دو رکعتیں ہیں اور جب تم سے کوئی صبح کا خوف کرے، تو ایک رکعت پڑھے، تو یہی اس کے وتر ہو جائیں گے۔ (اوکمال قال علیہ السلام)

سوال نمبر ۲: عن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الحنطة خمرا ومن الشعیر خمرا ومن التمر خمرا ومن الزبیب خمرا ومن العسل خمرا .

(الف) ترجمہ تحریر کریں اور خمر کا لغوی و شرعی معنی لکھیں؟

(ب) حدیث شریف میں مذکور خمر کی اقسام کا کیا حکم ہے؟ اختلاف فقہاء مع دلائل سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) حدیث کا ترجمہ:

حضرت بشیر بن نعمان روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گندم سے شراب بنائی جاتی ہے، جو سے شراب بنائی جاتی ہے، کھجور سے شراب بنائی جاتی ہے اور شہد سے شراب بنائی جاتی ہے۔

خمر کا لغوی معنی:

خمر کا لغوی معنی ہے ڈھانپنا، لیکن امام اعظم کے نزدیک لغت میں خمر انگور کے اس کچے شیرہ کو کہتے ہیں جو پڑے پڑے سڑ کر جھاگ چھوڑ دے۔

شرعی معنی:

اصطلاح شریعت میں ہر بہنے والی مسکر کو خمر کہتے ہیں چاہے انگور سے لی جائے یا کشمش یا کھجور وغیرہ سے۔

(ب) خمر کی اقسام کا حکم:

حرام شرابیں چار ہیں۔

(۱) خمر:

یعنی انگور کا کچا شیرہ جب اس میں جوش آئے اور اس پر جھاگ آئے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ بالاتفاق حرام ہے، اس کو حلال جاننے والا کافر ہے اور یہ نجاس غلیظہ ہے۔ اس کا قلیل و کثیر مقدار حرام ہے۔ اس کے پینے 13
والے پر حد لگائی جائے گی خواہ نشہ ہو یا نہ ہو۔

(۲) طلاء:

انگور کا شیرہ جب پکایا جائے، دو تہائی سے کم ہو جائے اور اس میں نشہ پیدا ہو جائے، تو اسے طلاء کہتے ہیں۔

(۳) مسکر:

یعنی چھوہارے یا کھجوریں پانی میں بھگو دی جائیں اور گل جائیں اور پانی میٹھا ہو جائے پھر اس میں جوش آئے اور اس میں نشہ پیدا ہو جائے۔

(۴) نقیع الزبیب:

یعنی خشک انگور یا منقعہ پانی میں بھگو دیا جائے اور اس میں جوش پیدا ہوا اور نشہ آور ہو جائے۔

تینوں کا حکم:

آخری تینوں قسمیں بھی اول کی طرح بالاتفاق حرام ہیں مقدار قلیل ہو یا کثیر۔ ایک روایت میں آخری تینوں نجاست خفیفہ ہیں۔

سوال نمبر۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک جامع الترمذی کی شمائل ترمذی کی روشنی میں تحریر کریں؟

جواب: (الف): حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت زیادہ دراز قد تھے اور نہ ہی چھوٹے قد کے تھے، نہ ہی بہت زیادہ (چونے کی طرح) سفید تھے اور نہ ہی بالکل گندمی رنگ کے تھے اور نہ ہی گھنگھریالے بالوں والے تھے اور نہ بالکل سیدھے بالوں والے۔

(ب) حلیہ مبارک:

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ہالہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بڑی تفصیل سے بیان کرتے تھے، میری خواہش یہ تھی کہ وہ میرے سامنے کچھ بیان کریں تا کہ میں اسے یاد رکھوں، تو انہوں نے بتایا: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بڑی شان والے اور معزز تھے۔ آپ کا چہرۂ انور یوں چمکتا تھا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔ آپ کا سر مبارک بڑا تھا اور آپ کے بال مبارک ذرا سے بل کھائے ہوئے تھے۔ اگر آپ کے سر مبارک میں مانگ ازخود نکل آتی تو آپ اسے ویسے ہی رہنے دیتے۔ البتہ خود اہتمام کے ساتھ نہیں نکالتے تھے۔ آپ بالوں کو بڑھایا کرتے تھے، وہ کانوں کی لو سے نیچے آجایا کرتے تھے۔ آپ چمکدار رنگت کے مالک تھے، آپ کی پیشانی کشادہ تھی، آپ کے ابرو خم والے تھے، باریک تھے، گھنے تھے اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے۔ آپ کے دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت سرخ ہو جایا کرتی تھی۔ آپ کی ناک مبارک تھوڑی سی بلند تھی مگر بہت خوبصورت اور روشن تھی۔ جو شخص آپ کو غور سے دیکھتا تھا وہ یہی خیال کرتا تھا کہ آپ کی ناک مبارک اونچی ہے۔ آپ کی ریش مبارک گھنی تھی، آپ کے رخسار نرم تھے اور ہموار تھے۔ آپ کا منہ کشادہ تھا، آپ کے دانتوں کے درمیان ہلکا سا خلا تھا، آپ کا چہرہ گول نہیں تھا، تاہم کسی حد تک چہرہ انور میں گولائی کا عنصر موجود تھا۔ آپ سرخی مائل سفید رنگ کے مالک تھے۔ آپ کی آنکھیں انتہائی سیاہ تھیں، پلکیں گھنی تھیں۔ ایک شخص نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور تلوار کی طرح چمکتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں، بلکہ چاند کی طرح چمکتا تھا۔

سوال نمبر ۴: عن انس ان ناسا من عرينة قدمو المدينة فاجتووها فبعثهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ابل الصدقة وقال اشربوا من البانها وابو الها هذا حديث حسن صحيح غريب۔

(الف) ترجمہ تحریر کریں نیز حدیث کی وضاحت کریں؟

(ب) حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہے یا پلید؟ اس بارے میں فقہاء کرام کا اختلاف مع الدلائل تحریر کریں؟

جواب: (الف) حدیث کا ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل عرینہ سے کچھ لوگ مدینہ آئے، تو وہاں کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی، پس انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے اونٹوں کی طرف بھیجا اور فرمایا:

''اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیو''۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حدیث کی وضاحت:

قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ آئے اور حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ مدینہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی اور ''جویٰ'' بیماری نے انہیں پکڑ لیا۔ نبی علیہ السلام نے انہیں زکوٰۃ کے اونٹوں میں بھیج دیا اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پینے کا حکم دیا۔ وہ یہ چیزیں پی کر تندرست ہو گئے۔ پھر ان کی نیت بگڑ گئی، تو انہوں نے چرواہوں کو قتل کر کے اونٹ چرا کر لے گئے۔ ایک چرواہے نے آ کر مدینہ خبر دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ بھیجا جو اونٹوں سمیت انہیں گرفتار کر کے لے آیا اور انہیں چوری کی سزا دی۔

''جویٰ'' بیماری میں اونٹوں کا دودھ پیا جاتا ہے جبکہ پیشاب سونگھا جاتا ہے پیا نہیں جاتا۔ بخاری شریف کی روایت میں صرف دودھ پینے کا ذکر ہے، پیشاب کا نہیں۔ یہاں جو حدیث ہے، اس کا مطلب یہ ہے: اشربوا البانها وابوالها'' یعنی اونٹوں کا دودھ پیو اور پیشاب سونگھو۔ پھر دوسرے فعل کو حذف کر کے اس کے معمول کو پہلے فعل کے ساتھ جوڑ دیا تو اشربوا من البانها وابوالها ہو گیا۔

(ب) حلال جانوروں کے پیشاب کا حکم:

امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام شافعی علیہم الرحمۃ کے نزدیک حلال جانوروں کا پیشاب ناپاک اور پلید ہے۔ امام محمد کے نزدیک حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہے۔ امام مالک کے نزدیک بھی جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے، ان کا پیشاب پاک ہے سوائے ان جانوروں کے جو ناپاکی کھاتے ہیں۔

امام مالک اور امام محمد کی دلیل سوال میں مذکور حدیث مبارکہ ہے جس میں اہل عرینہ کو اونٹوں کا پیشاب پینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر حلال جانوروں کا پیشاب پلید ہوتا، تو نبی کریم علیہ السلام پینے کا حکم صادر نہ فرماتے۔ یہی مؤقف اور دلیل حنابلہ کی ہے۔

احناف کی دلیل حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث ہے کہ کپڑے کو پانچ وجوہ سے دھویا جائے گا۔ انہوں نے ان پانچ میں ایک پیشاب کو شمار کیا (خواہ حلال جانور کا ہو یا حرام کا)۔

ایک حدیث پاک میں نبی علیہ السلام نے فرمایا: پیشاب سے بچو بے شک عام طور پر عذاب قبر اسی سے ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں ہے: ''ویحرم علیهم الخبائث'' اور وہ نبی ان پر گندی چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں۔ یہ بات معلوم ہے کہ طبیعت سلیمہ پیشاب کو گندا سمجھتی ہے۔

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الرابعة: السنن لابی داؤد

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّیْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصِنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) حدیث شریف کی تشریح وتوضیح کریں؟ ۱۰

(ج) وصیت کا لغوی اور شرعی معنی تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر۲: عن جابر بن عبداللہ انه اخبره ان اباه توفی وترك عليه ثلاثين وسقا لرجل من يهود فاستنظره جابر فابى فكلم جابر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يشفع له اليه فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلم اليهودى لياخذ ثمر نخله بالذى له عليه فابى و كلمه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ينظره فابى ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۱۳

(ب) حدیث شریف کی تشریح سپرد قلم کریں؟ ۱۰

(ج) آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کے برکات پر جامع نوٹ قلمبند کریں؟ ۱۰

سوال نمبر۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّالِبَ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ تَكُنْ لَهٗ بَيِّنَةٌ فَاسْتَحْلَفَ الْمَطْلُوْبَ فَحَلَفَ بِاللهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلٰى قَدْ فَعَلْتَ وَلٰكِنْ غُفِرَ لَكَ بِاِخْلَاصِ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ۔

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) حدیث شریف کی تشریح وتوضیح تحریر کریں؟ ۱۰

(ج) نذر کا مفہوم بیان کریں؟ ۳

سوال نمبر۴: عن ابی مالك رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اجاركم من ثلث خلال ان لا يدعو عليكم نبيكم فتهلكوا جميعا وان لا يظهر اهل الباطل على اهل الحق وان لا تجتمعوا على ضلالة

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) اہل حق اور اہل باطل سے کون مراد ہیں؟ ۱۰

(ج) امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی قلمبند کریں؟ ۱۳

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

چوتھا پرچہ: سنن ابی داوٗد

سوال نمبر۱: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصِنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ .

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح وتوضیح کریں؟

(ج) وصیت کا لغوی اور شرعی معنی تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات ہلاک کر دینے والے اعمال سے بچو، عرض کی گئی یارسول اللہ! وہ کون سے (اعمال) ہیں؟ فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، جس کے قتل کو اللہ نے حرام کیا ہے اُس کو ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا اور پاکدامن غافل عورتوں پر (زنا کا) الزام لگانا۔

(ب) حدیث کی تشریح وتوضیح:

اس حدیث مبارکہ میں سات ایسے اعمال بتائے گئے جن کو کرنے سے انسان تباہی و بربادی کے دہانے پر آ کھڑا ہوتا ہے۔ ان میں سب سے پہلا شرک ہے یعنی اللہ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا، کیونکہ مشرک کی اللہ تعالیٰ کبھی بخشش نہ کرے گا۔ دوسری چیز یہ ہے جادو کرنا، کسی ایسی جان کو قتل کرنا جس کے قتل کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہو۔ بغیر اس صورت کے جب ایسا کرنے کا کوئی شرعی جواز موجود ہو۔ تیسری چیز ہے سود لینا چاہے اسے کھایا جائے یا کسی بھی انداز میں اس سے نفع حاصل کیا جائے۔ یتیم کے مال میں ناحق تصرف کیا جائے اور کفار کے ساتھ جنگ میں راہِ فرار اختیار کرنا، اس سے اسلام کی عزت وحرمت متاثر ہو اور بے گناہ اور پاکدامن عورتوں پر زنا کا بہتان لگایا جائے۔ یہ سارے کبیرہ گناہ ہیں، تاہم

ان میں سب سے بڑا شرک ہے، کیونکہ یہ کبھی معاف نہیں ہوگا۔ مشرک ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اس کے برعکس دوسرے کبیرہ گناہوں کو اگر اللہ چاہے گا تو معاف فرما دے گا، بصورت دیگر اس کے مرتکب کو سزا ملے گی۔ اس کے بعد اسے جنت میں بھیج دیا جائے گا، اگر وہ مومن ہوگا۔

(ج) وصیت کا لغوی معنی:

وصیت کا لغوی معنی ہے "کسی کام کو کرنے کا عہد کرنا"۔

شرعی معنی:

کسی پر احسان کرتے ہوئے مرنے کے بعد اسے اپنے مال یا منفعت کا مالک بنانے کو وصیت کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۲: عن جابر بن عبد الله انه اخبره ان اباه توفي وترك عليه ثلاثين وسقا لرجل من يهود فاستنظره جابر فابى فكلم جابر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يشفع له اليه فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلم اليهودي لياخذ ثمر نخله بالذي له عليه فابى وكلمه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ينظره فابى .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح سپرد قلم کریں؟

(ج) آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کے برکات پر جامع نوٹ تحریر کریں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد وفات پا گئے، ان کے ذمے ایک یہودی کا تیس وسق قرض تھا، حضرت جابر نے مہلت مانگی اور اس نے انکار کر دیا۔ حضرت جابر نے ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفارش کر دیں نبی اکرم آئے اور آپ نے یہودی سے بات کی کہ وہ ان کے باغ کا پھل وصول کرے اس چیز کے عوض جو ان کے والد کے ذمہ تھی، تو اس نے اس سے انکار کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس بارے میں بات کی کہ وہ حضرت جابر کو مہلت دیدے مگر اس نے یہ بات بھی نہ مانی۔

(ب) تشریح وتوضیح:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی ہیں۔ انہیں اپنے والد گرامی کی وفات کی جب خبر ملی تو ان پر تیس وسق قرض جو ایک یہودی کے دینے تھے۔ وسق ایک پیمانہ ہے جس سے اجناس معلوم

کرتے ہیں اور ساٹھ صاع کا ہوتا تھا۔ پہلے تو یہودی نے قرض کی مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ جب دیکھا کہ اس نے مہلت نہیں دی تو نبی علیہ السلام باغ میں داخل ہوئے اور اس میں چلتے رہے۔ پھر حضرت جابر سے فرمایا: باغ کا پھل توڑ کر اس کا عوض ادا کرو' جب نبی علیہ السلام واپس تشریف لائے' تو انہوں نے یہودی کا تیس وسق قرض ادا کر دیا۔ اس حدیث سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ قرض ادا کرنا ضروری ہے۔ جس کا دینا ہو اسے معاف کرنے، مہلت دینے کا اختیار ہے، اور اس پر کسی قسم کا جبر نہیں کیا جائے گا۔

(ج) آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کی برکات:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم اطہر برکات کا سر چشمہ ہے۔

(i) آپ کا چہرہ مبارک:

آپ کا چہرہ مبارک آپ کی صداقت کا گواہ تھا، جو آپ کے چہرے مبارک کی طرف دیکھتا وہ آپ کا بن جاتا۔

(ii) زبان مبارک:

اللہ نے آپ کی زبان مبارک میں بھی برکت رکھی تھی اور آپ کی زبان مبارک سے جب بھی کچھ نکلتا حق کے سوا نہ ہوتا یعنی حق ہی نکلتا۔

(iii) دل مبارک:

آپ کے دل کی یہ خصوصیت و برکت تھی کہ آپ کی آنکھ سو جاتی مگر دل بیدار رہتا۔

(iv) لعاب مبارک:

آپ کے لعاب کی برکت سے بیمار تندرست ہو جاتا۔ اگر کسی زخم پر لگایا جاتا تو وہ ٹھیک ہو جاتا۔

(v) پسینہ مبارک:

آپ کا پسینہ مبارک بھی برکت والا تھا یعنی خوشبو سے بھرا ہوا تھا اور لوگ اسے بطور خوشبو استعمال کرتے تھے۔

(vi) آپ کے ہاتھ مبارک:

آپ کے ہاتھوں میں اللہ نے اس قدر برکت رکھی کہ آپ کا ہاتھ لگتے ہی ایسی بکری بھی دودھ دینے

لگ جاتی جس سے زرنے جفتی ہی نہ کی ہوتی۔

(vii) انگلیاں مبارک:

آپ کی انگلیوں میں بھی اللہ نے بڑی برکت رکھی تھی کہ آپ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑتے۔

(viii) پاؤں مبارک:

اللہ نے آپ کے پاؤں میں بھی بڑی برکتیں رکھی تھیں۔ایک دفعہ آپ جبل احد پر چڑھے تو وہ ہلنے لگا۔ آپ نے اس پر پاؤں لگا کر اسے روکا تو وہ رُک گیا۔

(ix) جسم اطہر:

آپ کا جسم اطہر مٹی پر حرام کردیا گیا۔غرض کہ آپ وفات کے بعد بھی محفوظ رہے۔

سوال نمبر ۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّالِبَ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ تَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ فَاسْتَحْلَفَ الْمَطْلُوْبَ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلٰى قَدْ فَعَلْتَ وَلٰكِنْ غُفِرَ لَكَ بِاِخْلَاصِ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ـ

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح وتوضیح تحریر کریں؟

(ج) نذر کا مفہوم بیان کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں: دو آدمی اپنا مقدمہ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے مدعی سے ثبوت طلب کیا، اس کے پاس کوئی ثبوت نہ تھا۔ پھر آپ نے مدعی علیہ سے قسم لی۔اس نے اللہ کے نام کی قسم اٹھائی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے جو تم نے کیا، تمہارے اخلاص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی وجہ سے تمہاری مغفرت کردی گئی ہے۔

(ب) تشریح وتوضیح:

اس حدیث مبارکہ میں بتایا گیا ہے ہے اگر کسی مسئلہ میں مدعی کے پاس گواہ موجود نہ ہوں یا کوئی ثبوت نہ ہو تو پھر مدعی علیہ کے ذمہ قسم واجب ہوگی۔یعنی وہ قسم کھا کر کہے کہ یہ الزام مجھ پر غلط اور جھوٹا ہے دونوں کا شہادت۔

یہ تو اصول شرعی کے خلاف ہے۔ہمارے نظام قضاء کی بہت حد تک بہتری اور آسانی اسی حدیث پر عمل کے ذریعے ممکن ہو سکتی ہے۔

(ج) نذر کا مفہوم:

اصطلاح شرع میں نذر سے وہ عبادت مقصود ہے جو جنس واجب سے ہو اور وہ خود بندے پر واجب نہ ہو مگر بندہ نے اپنے قول سے اسے اپنے ذمہ واجب کر لیا ہو۔

سوال نمبر ۳: **عن ابی مالك رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله اجارکم من ثلث خلال ان لا یدعو علیکم نبیکم فتهلکوا جمیعا وان لا یظهر اهل الباطل علی اهل الحق وان لا تجتمعوا علی ضلالة۔**

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) اہل حق اور اہل باطل سے کون مراد ہیں؟

(ج) امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی قلمبند کریں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے تمہارے لیے تین چیزوں کو طے کر دیا ہے: ایک یہ کہ تمہارا نبی تمہارے لیے دعائے ضرر نہیں کرے گا جس کے نتیجے میں تم ہلاکت کا شکار ہو جاؤ' اہل باطل، اہل حق پر مکمل طور پر غالب نہ آئیں گے۔تم لوگ گمراہی پر متفق نہیں ہو گے۔

(ب) اہلِ حق:

اہل حق کا مصداق وہ لوگ ہیں جو صحابہ کرام اور تابعین کے مسلک پر ہوں اور اس پر عمل کریں جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام ہیں۔

اہلِ باطل:

جو لوگ نبی علیہ السلام اور صحابہ کرام کے راستہ سے الگ ہو کر چلیں وہ اہل باطل ہیں۔ نبی علیہ السلام اور

صحابہ کرام کی اتباع نہ کریں؟

(ج) امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالاتِ زندگی:

آپ کا نام سلیمان بن اشعث اور کنیت ''ابوداؤد'' ہے۔ آپ کا اسم منسوب بجستانی ہے۔ آپ ۲۰۲ھ میں بجستان میں پیدا ہوئے۔ مشہور محدث حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی تصنیف ''تہذیب التہذیب'' میں آپ کے اساتذہ کی طویل فہرست دی ہے جن میں ''صحاح ستہ'' کے دیگر مؤلفین کے اساتذہ بھی ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی اور امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی کے نام قابل ذکر ہیں۔ آپ نے بہت سی کتب لکھیں جن میں سب سے زیادہ مشہور سنن ابی داؤد ہے۔ ۱۶ شوال ۲۷۵ھ کو تہتر برس کی عمر میں آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الخامسة: سنن النسائی و ابن ماجه

نوٹ: ہر حصہ سے دو دو سوالات حل کریں۔

الجزء الاول...... سنن النسائی

السوال الاول: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَنَا فِي الْقَوْمِ اِذْ قَالَتِ امْرَءَةٌ اِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأْفِيَّ رَأْيَكَ فَقَامَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيْهَا فَقَالَ اِذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتِمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا وَّلَا خَاتِمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَعَكَ مِنْ سُوَرِ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ فَزَوَّجَهُ بِمَا مَعَهُ مِنْ سُوَرِ الْقُرْاٰنِ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) شرعی حق مہر کی کم از کم مقدار کیا ہے؟ نیز کیا عقد نکاح میں مہر کا ذکر ضروری ہے؟ وضاحت کریں؟

السوال الثانی: عن علی رضی الله عنه قال جهز رسول الله صلی الله علیه وسلم فاطمة رضی الله عنها فی خمیل وقربة و وسادة حشوها اذخر

(الف) ترجمہ کریں نیز بتائیں سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے جہیز میں کون سا سامان تھا؟

(ب) جہیز کا شرعی حکم تفصیلاً تحریر کریں؟

السؤال الثالث: عن علی رضی الله عنه نهی رسول الله ان تحلق المراة راسها

(الف) ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ ابرو تراشنا، پلکیں بنانا اور چہرے کے بال نوچنا ان کا شرعی حکم کیا ہے؟

عن عائشة رضی الله عنها عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال عشرة من الفطرة

(ب) ''عشرة من الفطرة'' کی تفصیل بیان کریں؟

الجزء الثانی...... ابن ماجه

السوال الرابع: عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من الناس مفاتیح للخیر مغالیق للشروان من الناس مفاتیح للشر مغالیق للخیر فطوبی لمن

جعل الله مفاتيح الخير على يديه وويل لمن جعل الله مفاتيح الشر على يديه

(الف) ترجمہ کریں اور مفاتیح اور مغالیق کی لغوی اور صرفی وضاحت کریں؟

۱۰+۱۰=۲۰

(ب) فقیہ کی فضیلت حدیث کی روشنی میں بیان کریں؟ ۵

السوال الخامس: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَرْضَاھَا عَنْ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ اَعْطَاءِ الذَّھَبِ وَالْوَرَقِ وَمِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَھُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ قَالُوْا وَمَا ذَاکَ قَالَ ذِکْرُ اللّٰہِ ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۵=۱۵

(ب) ذکر اللہ کی فضیلت پر جامع نوٹ لکھیں؟ ۱۰

السوال السادس: قام ابوبكر رضی الله عنه فحمد الله واثنى عليه ثم قال يا ايها الناس انكم تقرء ون هذه الاية يا ايها الذين امنوا عليكم انفسكم لا يضركم من ضل اذا اهتديتم وانا سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الناس اذا راوا المنكر فلا يغيرونه اوشك اَنْ یَّعُمَّھُمُ اللّٰہُ بِعِقَابِہٖ ۔

(الف) ترجمہ کریں نیز خط کیدہ کون سا صیغہ ہے؟ ۱۰+۵=۱۵

(ب) برائی کو ختم کرنے کے درجات حدیث کی روشنی میں بیان کریں؟ ۱۰

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۲ء

پانچواں پرچہ: سنن نسائی و ابن ماجہ

الجز الاول...... سنن النسائی

السوال الاول: عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَنَا فِی الْقَوْمِ اِذْ قَالَتِ امْرَءَۃٌ اِنِّیْ قَدْ وَھَبْتُ نَفْسِیْ لَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَأْیَکَ رَایَکَ فَقَامَ رَجُلٌ زَوِّجْنِیْھَا فَقَالَ اِذْھَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتِمًا مِنْ حَدِیْدٍ فَذَھَبَ فَلَمْ یَجِدْ شَیْئًا وَّلَا خَاتِمًا مِّنْ حَدِیْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَعَکَ مِنْ سُوَرِ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ قَالَ نَعَمْ فَزَوَّجَہٗ بِمَا مَعَہٗ مِنْ سُوَرِ الْقُرْاٰنِ ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) شرعی حق مہر کی کم از کم مقدار کیا ہے؟ نیز کیا عقد نکاح میں مہر کا ذکر ضروری ہے؟ وضاحت کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت سہل بن سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک قوم میں تھا کہ ایک عورت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ! میں اپنا آپ آپ کو ہبہ کرتی ہوں، آپ نے نگاہ اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور نظر جھکالی۔ نبی اکرم کے اصحاب میں سے ایک شخص کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کیا: آپ میرے ساتھ اس کی شادی کر دیں۔ آپ نے فرمایا: جاؤ اور جائزہ لو۔ اگر چہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔ پس وہ گئے پس ان کو کوئی چیز نہ ملی اور نہ ہی لوہے کی انگوٹھی (واسطے حق مہر کے) تو رسول اللہ نے فرمایا: کیا تمہیں قرآن کی کچھ سورتیں یاد ہیں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: تمہیں جو قرآن آتا ہے، اس کے عوض میں نے اس کی شادی تم سے کر دی۔

(ب) شرعی حق مہر کی کم از کم مقدار:

مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے۔ اگر کوئی اس سے کم مقرر کرے، تو وہ مہر صحیح نہ ہوگا۔ احناف کا موقف یہی ہے۔ امام مالک کے نزدیک چوتھائی دینار ہے۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک جو بھی چیز ثمن ہونے کی صلاحیت رکھے اس کا حق مہر باندھنا جائز ہے۔

عقد نکاح میں مہر کا ذکر کرنا یا نہ کرنا:

نکاح کے وقت مہر کا ذکر کرنا نکاح صحیح ہونے کے لیے شرط نہیں ہے۔ اگر مہر کا ذکر نہ بھی کیا جائے، تو نکاح صحیح ہوگا اور شوہر پر مہر مثل واجب ہوگا۔

السوال الثانی: عن علی رضی اللہ عنہ قال جهز رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة رضی اللہ عنها فی خمیل وقربة و وسادة حشوها اذخر ۔

(الف) ترجمہ کریں نیز بتائیں سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے جہیز میں کون سا سامان تھا؟

(ب) جہیز کا شرعی حکم تفصیلاً تحریر کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ کو ایک خمیل، ایک مشکیزہ اور ایک تکیہ جس میں اذخر بھری ہوئی تھی دیا۔

سیدہ فاطمہ الزہرا کے جہیز میں شامل سامان:

آپ کے جہیز میں ایک اور روایت کے مطابق چار چیزیں شامل تھیں۔ خمیل (چکی) مشکیزہ، تکیہ اور چادر۔

(ب) جہیز کا شرعی حکم:

اگر والدین بغیر جبر و اکراہ کے اور بغیر نمود و نمائش کے اپنی حیثیت کے مطابق بطیب خاطر لڑکی کو تحفہ دیتے ہیں، تو اس میں کوئی حرج نہیں اور لڑکی اس کی مالک ہوگی۔

اگر جہیز کے نام پر لڑکے والوں کی طرف سے مطالبہ کرنے پر یا معاشرتی دباؤ کی وجہ سے محض رسم پوری کرنے کے لیے لڑکے والوں کو سامان دینا پڑے اور مذکورہ سامان دینے میں بچی کے والدین کی رضامندی بھی نہ ہو، تو ایسی صورت میں لڑکے والوں کے لیے ایسا جہیز لینا جائز نہیں۔ اگر ایسا جہیز بچی کے حوالے کر بھی دیا گیا تو بچی ہی اس کی مالک ہوگی اور اس کی اجازت کے بغیر جہیز کا سامان لڑکے والوں کے لیے استعمال کرنا حلال نہیں ہوگا۔ لڑکے والوں کی طرف سے اس کا مطالبہ کرنا اور دینے کے لیے دباؤ ڈالنا شرعاً درست نہیں۔

السوال الثالث: عن علی رضی اللہ عنہ نهى رسول اللہ ان تحلق المرأة راسها

(الف) ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ ابرو تراشنا، پلکیں بنانا اور چہرے کے بال نوچنا ان کا شرعی حکم کیا ہے؟

عن عائشة رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال عشرة من الفطرة

(ب) ''عشرة من الفطرة'' کی تفصیل بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عورت اپنے سر کو منڈوائے۔

ابرو تراشنے کا شرعی حکم:

عورت کے لیے ابرو کے اطراف سے بال اکھاڑ کر باریک دھاری بنانا جائز نہیں۔ اس پر حدیث میں لعنت وارد ہوئی ہے، اگر اس کا مقصد زیب و زینت ہو۔ البتہ اگر بال پھیلے ہوئے ہوں، تو ان کو درست کر کے عام حالت کے مطابق معتدل کرنے کی گنجائش ہے۔

پلکیں بنانے کا شرعی حکم:

پلکیں انسانی بالوں کی بنی ہوئی ہوں، تو ان کو لگانا جائز نہیں۔ اگر پلکیں مصنوعی یا کسی جانور وغیرہ کے بالوں سے بنی ہوں تو شوہر کی خاطر یا زیب و زینت کے لیے اس کا استعمال جائز ہے بشرطیکہ دھوکا یا فیشن مقصد نہ ہو۔ لہٰذا صورت مسؤلہ میں شوہر کی خاطر تزئین و آرائش کے لیے مصنوعی پلکیں لگانے کی گنجائش ہے۔

چہرے کے بال نوچنا:

اگر عورت کے چہرے پر بال گھنے ہیں یعنی داڑھی اور مونچھ وغیرہ تو ان کو صاف کر سکتی ہے۔ مقصد چہرے کی بدنمائی کو صاف کرنا ہے، تو جائز ہے۔

(ب) ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم "عشرہ من الفطرۃ" کی تفصیل:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں کو "فطرہ" سے گنوایا وہ یہ ہیں: (۱) مونچھیں کم کرنا (۲) ناخن ترشوانا (۳) جوڑوں کو دھونا (۴) داڑھی کو بڑھانا (۵) مسواک کرنا (۶) ناک میں پانی ڈالنا (۷) زیر ناف بالوں کا مونڈنا (۸) زیر بغل بالوں کو مونڈنا (۹) پیشاب کے بعد پانی سے استنجاء کرنا۔ راوی کا بیان ہے: میں دسویں چیز بھول گیا ہوں، میرے خیال کے مطابق وہ کلی کرنا ہے۔

الجزء الثاني...... ابن ماجه

السوال الرابع: عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من الناس مفاتيح للخير مغاليق للشر وان من الناس مفاتيح للشر مغاليق للخير فطوبى لمن جعل الله مفاتيح الخير على يديه وويل لمن جعل الله مفاتيح الشر على يديه.

(الف) ترجمہ کریں اور مفاتیح اور مغالیق کی لغوی اور صرفی وضاحت کریں؟

(ب) فقیہ کی فضیلت حدیث کی روشنی میں بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے کچھ لوگ بھلائی کے لیے چابی ہوتے ہیں اور برائی کے لیے تالہ ہوتے ہیں۔ لوگوں میں سے کچھ لوگ برائی کے لیے چابی ہوتے ہیں اور بھلائی کے لیے تالہ ہوتے ہیں' تو اس شخص کے لیے مبارک باد ہے جس کے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ بھلائی کی چابیاں رکھ دیتا ہے۔ اس شخص کے لیے بربادی ہے جس کے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ برائی کی چابیاں رکھ دیتا ہے۔

لغوی معنی: مفاتیح:

یہ مفتاح کی جمع ہے لغوی معنی ہے "کنجی یا چابی"۔

مغالیق:

یہ المغلق کی جمع ہے۔ لغوی معنی ہے بند، مسدود۔

صرفی تحقیق:

مفاتیح: صیغہ جمع منتہی الجموع ہے۔ مغالیق: صیغہ جمع منتہی الجموع۔

(ب) فقیہ کی فضیلت حدیث کی روشنی میں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فقیہ، شیطان کے لیے ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔

السؤال الخامس: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَرْضَاھَا عَنْ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ اِعْطَاءِ الذَّھَبِ وَالْوَرَقِ وَمِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَھُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ قَالُوْا وَمَا ذَاکَ قَالَ ذِکْرُ اللّٰہِ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) ذکر اللہ کی فضیلت پر جامع نوٹ لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بہتر عمل کی خبر نہ دوں، جو (اللہ تعالیٰ کو) سب سے زیادہ راضی کرنے والا ہو، تمہارے درجوں میں سب سے زیادہ اضافہ کرنے والا ہو، تمہارے حق میں سونے اور چاندی کو خرچ کرنے سے زیادہ بہتر ہو اور دشمن کا سامنا کرنے سے زیادہ بہتر ہو جب تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں، یارسول اللہ! وہ کون سا (عمل) ہے، فرمایا: اللہ کا ذکر کرنا۔

(ب) ذکر الٰہی کی فضیلت پر نوٹ:

ذکر الٰہی کرنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ ذکر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ذکر بالقلب (۲) ذکر باللسان۔ یعنی ذکر دل سے بھی ہوتا ہے اور زبان سے بھی لیکن سب سے افضل ذکر وہ ہے جو دل اور زبان دونوں سے ہو۔

اللہ کا ذکر کرنے سے دل کو سکون و اطمینان ملتا ہے۔ اس کی وجہ سے دنیا کی لذتوں کی خواہش اور ماسوا اللہ کی لذت وطلب دل سے نکل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں استغراق و انحصار اور اس کی طرف توجہ نصیب ہوتی ہے۔ سکینہ کا نازل ہونا قرآنی آیت سے ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ترجمہ: ''آگاہ رہو! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے''۔ (الرعد:۲۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اپنے ہونٹوں کو میری وجہ سے حرکت دیتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنے ہی فرشتے (مسلمانوں کے) راستے میں پھرتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے ہیں تاکہ ان سے ملیں اور ان کا ذکر سنیں۔ چنانچہ جب وہ ان کو پالیتے ہیں جو ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں، تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں کہ اپنے مطلوب کی طرف جلدی آجاؤ اور اس کے بعد وہ فرشتے ان لوگوں کو اپنے پروں سے آسمان دنیا تک گھیر لیتے ہیں۔

السؤال السادس: قام ابوبكر رضی الله عنه فحمد الله واثنى عليه ثم قال يا ايها الناس انكم تقرء ون هذه الاية يا ايها الذين امنوا عليكم انفسكم لا يضركم من ضل اذا اهتديتم وانا سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الناس اذا راوا المنكر فلا يغيرونه اوشك ان يعمهم الله بعقابه .

(الف) ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کون سا صیغہ ہے؟

(ب) برائی کو ختم کرنے کے درجات حدیث کی روشنی میں بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھے، پس انہوں نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت جس کی تم تلاوت کرتے ہو: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ط اور میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب لوگ برائی کو دیکھیں گے اور اس سے نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ ان سب کو اپنے عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔

خط کشیدہ صیغہ:

تقرء ون: صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد مہموز اللام از باب فَتَحَ يَفْتَحُ

(ب) برائی کو ختم کرنے کے درجات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کرے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو اسے زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو اسے دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

☆☆☆☆

صرفی تحقیق:

مفاتح: صیغہ جمع منتہی الجموع ہے۔ مغالیق: صیغہ جمع منتہی الجموع۔

(ب) فقیہ کی فضیلت حدیث کی روشنی میں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فقیہ شیطان کے لیے ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔

السؤال الخامس: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَرْضَاھَا عَنْ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ اِعْطَاءِ الذَّھَبِ وَالْوَرَقِ وَمِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَھُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ قَالُوْا وَمَا ذَاکَ قَالَ ذِکْرُ اللّٰہِ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) ذکر اللہ کی فضیلت پر جامع نوٹ لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بہتر عمل کی خبر نہ دوں، جو (اللہ تعالیٰ کو) سب سے زیادہ راضی کرنے والا ہو، تمہارے درجوں میں سب سے زیادہ اضافہ کرنے والا ہو، تمہارے حق میں سونے اور چاندی کو خرچ کرنے سے زیادہ بہتر ہو اور دشمن کا سامنا کرنے سے زیادہ بہتر ہو جب تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! وہ کون سا (عمل) ہے، فرمایا: اللہ کا ذکر کرنا۔

(ب) ذکر الٰہی کی فضیلت پر نوٹ:

ذکر الٰہی کرنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ ذکر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ذکر بالقلب (۲) ذکر باللسان۔ یعنی ذکر دل سے بھی ہوتا ہے اور زبان سے بھی لیکن سب سے افضل ذکر وہ ہے جو دل اور زبان دونوں سے ہو۔

اللہ کا ذکر کرنے سے دل کو سکون و اطمینان ملتا ہے۔ اس کی وجہ سے دنیا کی لذتوں کی خواہش اور ماسوا اللہ کی لذت و طلب دل سے نکل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں استغراق و انحصار اور اس کی طرف توجہ نصیب ہوتی ہے۔ سکینہ کا نازل ہونا قرآنی آیت سے ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ترجمہ: "آگاہ رہو! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے"۔ (الرعد:۲۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اپنے ہونٹوں کو میری وجہ سے حرکت دیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنے ہی فرشتے (مسلمانوں کے) راستے میں پھرتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے ہیں تا کہ ان سے ملیں اور ان کا ذکر سنیں۔ چنانچہ جب وہ ان کو پالیتے ہیں جو ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں، تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں کہ اپنے مطلوب کی طرف جلدی آجاؤ اور اس کے بعد وہ فرشتے ان لوگوں کو اپنے پروں سے آسمان دنیا تک گھیر لیتے ہیں۔

السؤال السادس: قام ابوبکر رضی اللہ عنہ فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال یا ایھا الناس انکم **تقرء ون** ھذہ الایۃ یا ایھا الذین امنوا علیکم انفسکم لا یضر کم من ضل اذا اھتدیتم وانا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الناس اذا راوا المنکر فلا یغیرونہ اوشک ان یعمھم اللہ بعقابہ۔

(الف) ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کون سا صیغہ ہے؟

(ب) برائی کو ختم کرنے کے درجات حدیث کی روشنی میں بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھے، پس انہوں نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت جس کی تم تلاوت کرتے ہو: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ ؕ اور میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب لوگ برائی کو دیکھیں گے اور اس سے نہ روکیں، تو قریب ہے کہ اللہ ان سب کو اپنے عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔

خط کشیدہ صیغہ:

تقرء ون: صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد مہموز اللام از باب فَتَحَ یَفْتَحُ

(ب) برائی کو ختم کرنے کے درجات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کرے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو اسے زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو اسے دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة السادسة: شرح معانی الآثار

نوٹ: تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

السوال الاول: عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر لا فتتاح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یکون ابہاماہ قریبا من شحمتی اذنیہ ثم لا یعود۔

(الف) حدیث ریف کا ترجمہ کرنے کے بعد یہ بتائیں کہ حدیث مذکور کس مذہب کی موید ہے؟

(ب) تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرنے کے بارے میں آئمہ کا اختلاف تحریر کریں؟

(ج) رفع یدین کے بارے میں نظر طحاوی سپرد قلم کریں؟

السؤال الثانی: عن ابی عبیداللہ قال رایت ابالدرداء وفضالۃ بن عبید و معاذبن جبل یدخلون المسجد والناس فی صلوۃ الغداۃ فیتنحون الی بعض السواری فیوتر کل واحد منہم برکعۃ ثم یدخلون مع الناس فی الصلوٰۃ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) تعداد رکعات وتر کے بارے نظر طحاوی قلمبند کریں؟

(ج) صلوٰۃ الوتر کے حکم میں آئمہ احناف کا اختلاف تحریر کریں؟

السؤال الثالث: عن سعد بن جبیر ان رجلا سال ابن عباس ان رجلا طلق امراتہ مائۃ فقال ثلاث تحرمہا علیہ وسبعۃ وتسعون فی رقبتہ انہ اتخذایات اللہ ہزوا

(الف) حدیث مذکورہ کا ترجمہ وتشریح کریں؟

(ب) آئمہ اربعہ کے نزدیک اکٹھی تین طلاقوں کا حکم تحریر کریں؟

(ج) کیا دور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں اکٹھی تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں؟

السوال الرابع: (الف) امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات پر جامع نوٹ لکھیں؟ ۱۵

(ب) شرح معانی الآثار کی وجہ تصنیف تحریر کریں؟ ۱۰

(ج) "معانی الآثار" اور "شرح معانی الآثار" کا مفہوم بیان کریں؟ ۸

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

چھٹا پرچہ: شرح معنی الآثار

سوال نمبر۱: عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبرلا فتتاح الصلوۃ رفع یدیہ حتی یکون ابھاما ہ قریبا من شحمتی اذنیہ ثم لا یعود۔

(الف) حدیث ریف کا ترجمہ کرنے کے بعد یہ بتائیں کہ حدیث مذکور کس مذہب کی مؤید ہے؟

(ب) تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرنے کے بارے میں آئمہ کا اختلاف تحریر کریں؟

(ج) رفع یدین کے بارے میں نظر طحاوی سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) حدیث شریف کا ترجمہ:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں جب تکبیر کہتے تو رفع یدین کرتے تھے یہاں تک کہ آپ اپنے دونوں انگوٹھوں کو کانوں کی لو کے قریب لے آتے تھے۔ پھر آپ دوبارہ ایسا نہیں کرتے تھے۔

حدیث مذکورہ کا مذہب:

یہ حدیث احناف کے مذہب کی تائید کرتی ہے ان کے نزدیک صرف تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھ اٹھائے جائیں گے اور اس کے علاوہ نہیں۔

(ب) تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین میں اختلاف آئمہ:

تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین سے متعلق اختلاف آئمہ درج ذیل ہے:

امام محمد و امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مؤقف:

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی اپنی نماز میں ہر اونچ نیچ پر اللہ اکبر کہے، جب سجدہ کرے اور دوسرے سجدے کے لیے جھکے تو تکبیر کہے۔ پس نماز میں رفع یدین کا مسئلہ تو یہ ہے کہ نمازی نماز کے شروع میں صرف ایک بار کانوں کے برابر ہاتھ کو اٹھاتا ہے، اس کے بعد نماز میں کسی مقام پر بھی رفع یدین نہیں کرے گا۔ یہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مؤقف ہے اور اس بارے میں کثیر آثار ہیں۔

اس بات پر ان کا اتفاق ہے کہ پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین ہے اور سجدوں کے درمیان تکبیر کے ساتھ رفع یدین نہیں ہے اور انہوں نے جھکنے کے لیے اور رکوع والی تکبیر کے وقت رفع یدین کرنے میں اختلاف

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة السادسة: شرح معانی الآثار

نوٹ: تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

السوال الاوّل: عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبرلا فتتاح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یکون ابھا ماہ قریبا من شحمتی اذنیہ ثم لا یعود۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کرنے کے بعد یہ بتائیں کہ حدیث مذکور کس مذہب کی موید ہے؟

(ب) تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرنے کے بارے میں آئمہ کا اختلاف تحریر کریں؟

(ج) رفع یدین کے بارے مین نظر طحاوی سپرد قلم کریں؟

السؤال الثانی: عن ابی عبیداللہ قال رایت اباالدرداء وفضالۃ بن عبید و معاذبن جبل یدخلون المسجد والناس فی صلوٰۃ الغداۃ فیتحون الی بعض السواری فیوتر کل واحد منھم برکعۃ ثم یدخلون مع الناس فی الصلوٰۃ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) تعداد رکعات وتر کے بارے نظر طحاوی قلمبند کریں؟

(ج) صلوٰۃ الوتر کے حکم میں آئمہ احناف کا اختلاف تحریر کریں؟

السؤال الثالث: عن سعد بن جبیر ان رجلا سال ابن عباس ان رجلا طلق امرتہ مائۃ فقال ثلاث تحرمھا علیہ وسبعۃ وتسعون فی رقبتہ انہ اتخذایات اللہ ھزوا

(الف) حدیث مذکورہ کا ترجمہ وتشریح کریں؟

(ب) آئمہ اربعہ کے نزدیک اکٹھی تین طلاقوں کا حکم تحریر کریں؟

(ج) کیا دور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میں اکٹھی تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں؟

السوال الرابع: (الف) امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات پر جامع نوٹ لکھیں؟ ۱۵

(ب) شرح معانی الآثار کی وجہ تصنیف تحریر کریں؟ ۱۰

(ج) "معانی الآثار" اور "شرح معانی الآثار" کا مفہوم بیان کریں؟ ۸

☆☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

چھٹا پرچہ: شرح معنی الآثار

سوال نمبر۱: عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر لا فتتاح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یکون ابھاما ہ قریبا من شحمتی اذنیہ ثم لا یعود ۔

(الف) حدیث ریف کا ترجمہ کرنے کے بعد یہ بتائیں کہ حدیث مذکور کس مذہب کی مؤید ہے؟

(ب) تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرنے کے بارے میں آئمہ کا اختلاف تحریر کریں؟

(ج) رفع یدین کے بارے میں نظر طحاوی سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) حدیث شریف کا ترجمہ:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں جب تکبیر کہتے تو رفع یدین کرتے تھے یہاں تک کہ آپ اپنے دونوں انگوٹھوں کو کانوں کی لو کے قریب لے آتے تھے۔ پھر آپ دوبارہ ایسا نہیں کرتے تھے۔

حدیث مذکورہ کا مذہب:

یہ حدیث احناف کے مذہب کی تائید کرتی ہے۔ ان کے نزدیک صرف تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھ اٹھائے جائیں گے اور اس کے علاوہ نہیں۔

(ب) تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین میں اختلاف آئمہ:

تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین سے متعلق اختلاف آئمہ درج ذیل ہے:

امام محمد و امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مؤقف:

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی اپنی نماز میں ہر اونچ نیچ پر اللہ اکبر کہے، جب سجدہ کرے اور دوسرے سجدے کے لیے جھکے تو تکبیر کہے۔ پس نماز میں رفع یدین کا مسئلہ تو یہ ہے کہ نمازی نماز کے شروع میں صرف ایک بار کانوں کے برابر ہاتھ کو اٹھاتا ہے، اس کے بعد نماز میں کسی مقام پر بھی رفع یدین نہیں کرے گا۔ یہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مؤقف ہے اور اس بارے میں کثیر آثار ہیں۔

اس بات پر ان کا اتفاق ہے کہ پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین ہے اور سجدوں کے درمیان تکبیر کے ساتھ رفع یدین نہیں ہے اور انہوں نے جھکنے کے لیے اور رکوع والی تکبیر کے وقت رفع یدین کرنے میں اختلاف

کیا ہے۔ پس ایک قوم نے کہا: ان دونوں کا حکم افتتاح والی تکبیر کے حکم کی طرح ہے جس طرح وہاں رفع یدین ہے، تو ان دونوں مقامات پر بھی رفع یدین ہوگا۔ جبکہ دوسری جماعت نے کہا ہے کہ ان دونوں تکبیروں کا حکم سجدوں کے درمیان والی تکبیر کے حکم کی طرح ہے جس طرح دو سجدوں کے وقت رفع یدین نہیں ہے ایسے ہی رکوع کے وقت بھی رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔ یہی قول امام اعظم ابوحنیفہ، قاضی ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ تینوں کا ہے کہ رفع یدین صرف نماز کے شروع میں کیا جائے گا مگر رکوع اور سجدوں کے وقت نہیں۔

دلیل:

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک ترک رفع یدین افضل ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ ایک دفعہ انہوں نے کہا: میں تمہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر دکھاتا ہوں۔ پھر انہوں نے نماز پڑھ کر دکھائی جس میں سوائے تکبیر تحریمہ کے رفع یدین نہ کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں رفع یدین نہیں ہے، ہاں تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا جائے گا۔

امام شافعی و امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ کا مؤقف:

حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ کا مؤقف ہے کہ نماز میں رفع یدین افضل ہے۔ انہو نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ جس میں صراحت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدین کیا کرتے تھے۔

شوافع کے نزدیک رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین سنت ہے۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب الام میں یہی تصریح موجود ہے۔

دلیل:

سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے، جب آپ رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہتے اس وقت اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے وقت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ پڑھتے تھے۔ تاہم آپ دو سجدوں کے درمیان ایسا نہیں کرتے تھے۔

(ج) رفع یدین اور نظر طحاوی:

بالاتفاق تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین سنت ہے اور دونوں سجدوں کے درمیان تکبیر کے وقت سنت

نہیں ہے۔ رکوع اور سجدہ کی تکبیر کے وقت رفع یدین میں اختلاف ہے۔ تکبیر تحریمہ نماز کا رکن ہے اور دیگر تکبیرات نماز کے ارکان سے نہیں ہے۔ تو نظر کا تقاضا ہے کہ رکوع اور سجدہ کی تکبیرات کو دونوں سجدوں کے درمیان والی تکبیر کے ساتھ لاحق کیا جائے نہ کہ تکبیر تحریمہ کے ساتھ۔

سوال نمبر۲: عَنْ اَبِیْ عُبَیْدِ اللهِ قَالَ رَأَیْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ وَفُضَالَةَ بْنَ عُبَیْدٍ وَّ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ یَدْخُلُوْنَ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ فِیْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَیَتَنَحَّوْنَ اِلٰی بَعْضِ السَّوَارِیْ فَیُوْتِرُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ بِرَکْعَةٍ ثُمَّ یَدْخُلُوْنَ مَعَ النَّاسِ فِی الصَّلٰوةِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) تعداد رکعات وتر کے بارے نظر طحاوی قلمبند کریں؟

(ج) صلوٰۃ الوتر کے حکم میں آئمہ احناف کا اختلاف تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمة الحدیث:

ابو عبید اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو درداء، حضرت فضالہ بن عبید اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ یہ حضرات مسجد میں داخل ہوئے اور لوگ اس وقت فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ یہ لوگ مسجد میں ایک ستون کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔ ان میں سے ہر ایک نے ایک رکعت وتر ادا کیا' پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو گئے۔

(ب) تعداد رکعات وتر اور نظر طحاوی:

امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: صلوٰۃ رکعۃ واحدۃ الخ کا مطلب یہ ہے کہ ایک رکعت اس طرح پڑھے کہ اس نے پہلے دو رکعات پڑھ لیں تا کہ یہ رکعت شفع یعنی اس ایک رکعت سے پہلے پڑھی گئی دونوں رکعتوں کو طاق کر دے۔ ایک رکعت علیحدہ نہ پڑھی جائے بلکہ دونوں رکعتوں کو طاق کر دے، گویا ایک رکعت علیحدہ نہ پڑھی جائے بلکہ دو رکعتوں کے ساتھ ملا کر پڑھی جائے۔

(ج) صلوٰۃ الوتر کے حکم میں آئمہ احناف کا اختلاف:

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صلوٰۃ الوتر واجب ہے جبکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سنت موکدہ ہے۔

سوال نمبر۳: عن سعد بن جبیر ان رجلا سال ابن عباس ان رجلا طلق امرته مائة

کیا ہے۔پس ایک قوم نے کہا: ان دونوں کا حکم افتتاح والی تکبیر کے حکم کی طرح ہے۔جس طرح وہاں رفع یدین ہے، تو ان دونوں مقامات پر بھی رفع یدین ہوگا۔جبکہ دوسری جماعت نے کہا ہے کہ ان دونوں تکبیروں کا حکم سجدوں کے درمیان والی تکبیر کے حکم کی طرح ہے۔جس طرح دو سجدوں کے وقت رفع یدین نہیں ہے ایسے ہی رکوع کے وقت بھی رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ، قاضی ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ تینوں کا ہے کہ رفع یدین صرف نماز کے شروع میں کیا جائے گا مگر رکوع اور سجدوں کے وقت نہیں۔

دلیل:

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور حضرت امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک ترک رفع یدین افضل ہے۔ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ایک دفعہ انہوں نے کہا: میں تمہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر دکھاتا ہوں۔پھر انہوں نے نماز پڑھ کر دکھائی جس میں سوائے تکبیر تحریمہ کے رفع یدین نہ کیا۔اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں رفع یدین نہیں ہے، ہاں تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا جائے گا۔

امام شافعی وامام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ کا مؤقف:

حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ کا مؤقف ہے کہ نماز میں رفع یدین افضل ہے۔انہو نے حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔جس میں صراحت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدین کیا کرتے تھے۔

شوافع کے نزدیک رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین سنت ہے۔حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب الام میں یہی تصریح موجود ہے۔

دلیل:

سالم اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے، جب آپ رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہتے اس وقت اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے وقت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ پڑھتے تھے۔تاہم آپ دو سجدوں کے درمیان ایسا نہیں کرتے تھے۔

(ج) رفع یدین اور نظر طحاوی:

بالاتفاق تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین سنت ہے اور دونوں سجدوں کے درمیان تکبیر کے وقت سنت

نہیں ہے۔رکوع اور سجدہ کی تکبیر کے وقت رفع یدین میں اختلاف ہے۔تکبیر تحریمہ نماز کا رکن ہے اور دیگر تکبیرات نماز کے ارکان سے نہیں ہے۔تو نظر کا تقاضا ہے کہ رکوع اور سجدہ کی تکبیرات کو دونوں سجدوں کے درمیان والی تکبیر کے ساتھ لاحق کیا جائے نہ کہ تکبیر تحریمہ کے ساتھ۔

سوال نمبر۲: عَنْ اَبِیْ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَیْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ وَفُضَالَةَ بْنَ عُبَیْدٍ وَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ یَدْخُلُوْنَ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ فِیْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَیَتَنَحَّوْنَ اِلٰی بَعْضِ السَّوَارِیْ فَیُوْتِرُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ بِرَکْعَةٍ ثُمَّ یَدْخُلُوْنَ مَعَ النَّاسِ فِی الصَّلٰوةِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) تعداد رکعات وتر کے بارے نظر طحاوی قلمبند کریں؟

(ج) صلوٰۃ الوتر کے حکم میں آئمہ احناف کا اختلاف تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوال کے متن میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

ابو عبید اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو درداء، حضرت فضالہ بن عبید اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ یہ حضرات مسجد میں داخل ہوئے اور لوگ اس وقت فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔یہ لوگ مسجد میں ایک ستون کے پاس کھڑے ہوئے ان میں سے ہر ایک نے ایک رکعت وتر ادا کیا' پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو گئے۔

(ب) تعداد رکعات وتر اور نظر طحاوی:

امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: صلٰوۃ رکعۃ واحدۃ الخ کا مطلب یہ ہے کہ ایک رکعت اس طرح پڑھے کہ اس نے پہلے دو رکعات پڑھ لیں تاکہ یہ رکعت شفع یعنی اس ایک رکعت سے پہلے پڑھی گئی دونوں رکعتوں کو طاق کر دے۔ایک رکعت علیحدہ نہ پڑھی جائے بلکہ دونوں رکعتوں کو طاق کر دے' گویا ایک رکعت علیحدہ نہ پڑھی جائے بلکہ دو رکعتوں کے ساتھ ملا کر پڑھی جائے۔

(ج) صلوٰۃ الوتر کے حکم میں آئمہ احناف کا اختلاف:

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صلوٰۃ الوتر واجب ہے جبکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سنت موکدہ ہے۔

سوال نمبر۳: عن سعد بن جبیر ان رجلا سال ابن عباس ان رجلا طلق امرته مائة

فقال ثلاث تحرمها عليه وسبعة وتسعون في رقبته انه اتخذ آيات الله هزوا

(الف) حدیث مذکورہ کا ترجمہ وتشریح کریں؟

(ب) آئمہ اربعہ کے نزدیک اکٹھی تین طلاقوں کا حکم تحریر کریں؟

(ج) کیا دور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں اکٹھی تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

سعد بن جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دی ہیں۔ انہوں نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعے وہ عورت اس پر حرام ہوگئی ہے اور ستانویں اس کی گردن پر ہیں۔ بیشک اس نے اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا ہے۔

تشریح الحدیث:

اس حدیث مبارکہ میں فرمایا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک ساتھ تین طلاقیں اپنی بیوی کو دیدے تو وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے۔ یعنی وہ اس سے اس وقت تک دوبارہ شادی نہیں کر سکتا جب تک وہ عورت دوسری شادی نہ کرلے۔ ایسا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ ایک ساتھ تین طلاقیں دینا سنت کے خلاف ہے جو تین سے زائد طلاقیں دے تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے حکم کا مذاق اڑایا ہے یعنی نافرمانی کی ہے، جس وجہ سے وہ گناہگار ہوگا۔

(ب) تین طلاقیں ایک ساتھ دینے کا حکم:

امام ابوحنیفہ کے نزدیک تین طلاق ایک ساتھ دینا بدعت اور حرام ہیں۔ امام شافعی کے نزدیک تین طلاق ایک ساتھ دینا حرام نہیں بلکہ خلاف اولیٰ ہے۔ امام احمد اور امام مالک کے نزدیک خلاف سنت ہے۔ سب اس پر متفق ہیں کہ تین اکٹھی طلاقیں تین ہی واقع ہوں گی ایک نہیں۔

(ج) عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں تین طلاقوں کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک آدمی نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دیں تو آپ نے اسے نافذ کردیا اور اس کو ایک شمار نہیں کیا۔ اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تین طلاقوں کو تین شمار کرتے تھے ایک نہیں۔

سوال نمبر ۴: (الف) امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات پر جامع نوٹ لکھیں؟

(ب) شرح معانی الآثار کی وجہ تصنیف تحریر کریں؟

(ج) ''معانی الآثار'' اور ''شرح معانی الآثار'' کا مفہوم بیان کریں؟

جوابات: (الف) امام طحاوی کے حالات زندگی:

آپ کا نام احمد بن محمد بن سلامہ بن عبدالملک ہے۔ آپ کی کنیت ''ابوجعفر'' ہے۔ ازدی مصری اور طحاوی آپ کے اسمائے منسوب ہیں۔ آپ کی پیدائش ۲۳۹ھ میں ہوئی۔ آپ نے فقہ شافعی پڑھنے کی ابتداء امام ابو ابراہیم مزنی سے کی جو امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر شاگرد تھے۔ پھر ۲۶۸ھ میں آپ نے مصر کے عظیم فقیہ احمد بن ابوعمران سے علمی استفادہ کیا اور ان سے فقہ حنفی کا درس لیا۔ پھر آپ شام تشریف لے گئے اور وہاں پر آپ نے قاضی القضاۃ ابو حازم سے علم فقہ میں استفادہ کیا۔ آپ کی زندگی میں جتنے بھی محدثین مصر آئے آپ نے ان سے بھرپور استفادہ کیا۔ بہت جلد آپ علم حدیث و فقہ کے ماہر کے طور پر معروف ہو گئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا۔ آپ کے شاگردوں میں ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، ابومحمد عبدالعزیز بن محمد الہیتمی الجوہری اور احمد بن قاسم بن عبداللہ بغدادی وغیرہم شامل ہیں۔

آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ اور کلام وغیرہ کے موضوعات پر بہت سی یادگار تصانیف لکھیں؟ جن میں احکام القرآن، مشکل الآثار، شرح معانی الآثار اور اختلاف العلماء جیسی کتب کے علاوہ اور بھی بہت سی تصانیف ہیں۔ آپ کا انتقال ۳۲۱ھ، ۸۲ سال کی عمر میں ہوا۔

(ب) شرح معانی الآثار کی وجہ تصنیف:

شرح معانی الآثار لکھنے کا سبب یہ تھا کہ اس کتاب کے ذریعے احناف کے مؤقف کے دلائل فراہم کیے جائیں اور جو روایات بظاہر احناف کے مؤقف کے خلاف ہیں ان کی تاویل پیش کی جائے یا ان کے منسوخ ہونے کو واضح کیا جائے۔

(ج) معانی الآثار کا مفہوم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے معانی و مطالب کی توضیحات کرنا۔

شرح معانی الآثار کا مفہوم:

احادیث مبارکہ کے معانی و مطالب کی تشریح کرنا اور روایتوں کے درمیان آنے والے ظاہری تعارض کو رفع کرنا اور ان میں تطبیق پیدا کرنا۔

☆☆☆☆

فقال ثلاث تحرمها عليه وسبعة وتسعون في رقبته انه اتخذ ايات الله هزوا

(الف) حدیث مذکورہ کا ترجمہ وتشریح کریں؟

(ب) آئمہ اربعہ کے نزدیک اکٹھی تین طلاقوں کا حکم تحریر کریں؟

(ج) کیا دور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میں اکٹھی تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

سعد بن جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دی ہیں۔ انہوں نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعے وہ عورت اس پر حرام ہوگئی ہے اور ستانویں اس کی گردن پر ہیں۔ بیشک اس نے اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا ہے۔

تشریح الحدیث:

اس حدیث مبارکہ میں فرمایا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک ساتھ تین طلاقیں اپنی بیوی کو دیدے تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔ یعنی وہ اس سے اس وقت تک دوبارہ شادی نہیں کر سکتا جب تک وہ عورت دوسری شادی نہ کرلے۔ ایسا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ ایک ساتھ تین طلاقیں دینا سنت کے خلاف ہے جو تین سے زائد طلاقیں دے تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے حکم کا مذاق اڑایا ہے یعنی نافرمانی کی ہے، جس وجہ سے وہ گناہگار ہوگا۔

(ب) تین طلاقیں ایک ساتھ دینے کا حکم:

امام ابو حنیفہ کے نزدیک تین طلاق ایک ساتھ دینا بدعت اور حرام ہیں۔ امام شافعی کے نزدیک تین طلاق ایک ساتھ دینا حرام نہیں بلکہ خلاف اولیٰ ہے۔ امام احمد اور امام مالک کے نزدیک خلاف سنت ہے۔ سب اس پر متفق ہیں کہ تین اکٹھی طلاقیں تین ہی واقع ہوں گی ایک نہیں۔

(ج) عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں تین طلاقوں کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک آدمی نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دیں تو آپ نے اسے نافذ کر دیا اور اس کو ایک شمار نہیں کیا۔ اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی [illegible] تین طلاقوں کو تین شمار کرتے تھے ایک نہیں۔

سوال نمبر۴: (الف) امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات پر جامع نوٹ لکھیں؟

(ب) شرح معانی الاثار کی وجہ تصنیف تحریر کریں؟

(ج) ''معانی الاثار'' اور ''شرح معانی الاثار'' کا مفہوم بیان کریں؟

جوابات: (الف) امام طحاوی کے حالات زندگی:

آپ کا نام احمد بن محمد بن سلامہ بن عبدالملک ہے۔ آپ کی کنیت ''ابوجعفر'' ہے۔ ازدی مصری اور طحاوی آپ کے اسمائے منسوب ہیں۔ آپ کی پیدائش ۲۳۹ھ میں ہوئی۔ آپ نے فقہ شافعی پڑھنے کی ابتداء امام ابوابراہیم مزنی سے کی جو امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر شاگرد تھے۔ پھر ۲۶۸ھ میں آپ نے مصر کے عظیم فقیہ احمد بن ابوعمران سے علمی استفادہ کیا اور ان سے فقہ حنفی کا درس لیا۔ پھر آپ شام تشریف لے گئے اور وہاں پر آپ نے قاضی القضاۃ ابوحازم سے علم فقہ میں استفادہ کیا۔ آپ کی زندگی میں جتنے بھی محدثین مصر آئے آپ نے ان سے بھرپور استفادہ کیا۔ بہت جلد آپ علم حدیث و فقہ کے ماہر کے طور پر معروف ہوگئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا۔ آپ کے شاگردوں میں ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، ابومحمد عبدالعزیز بن محمد التمیمی الجوہری اور احمد بن قاسم بن عبداللہ بغدادی وغیرہم شامل ہیں۔

آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ اور کلام وغیرہ کے موضوعات پر بہت سی یادگار تصانیف لکھیں؟ جن میں احکام القرآن، مشکل الاثار، شرح معانی الاثار اور اختلاف العلماء جیسی کتب کے علاوہ اور بھی بہت سی تصانیف ہیں۔ آپ کا انتقال ۳۲۱ھ، ۸۲ سال کی عمر میں ہوا۔

(ب) شرح معانی الاثار کی وجہ تصنیف:

شرح معانی الاثار لکھنے کا سبب یہ تھا کہ اس کتاب کے ذریعے احناف کے مؤقف کو دلائل فراہم کیے جائیں اور جو روایات بظاہر احناف کے مؤقف کے خلاف ہیں ان کی تاویل پیش کی جائے یا ان کے منسوخ ہونے کو واضح کیا جائے۔

(ج) معانی الاثار کا مفہوم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے معانی و مطالب کی توضیحات کرنا۔

شرح معانی الآثار کا مفہوم:

احادیث مبارکہ کے معانی و مطالب کی تشریح کرنا اور روایتوں کے درمیان آنے والے ظاہری تعارض کو رفع کرنا اور ان میں تطبیق پیدا کرنا۔

☆☆☆☆